Noman Iqbal

ہمارامقصد | احناف کا شجرہ و سند | مسئلہ تقلید | مسئلہ رفع الیدین | مسئلہ طلاقِ ثلاثہ | مسئلہ تراویح | مناظرہ قرأت خلف الامام | ناظرے
فروعی واختلافی مسائل پر بیانات | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ترکِ رفع یدین کی حدیث کے صحیح ہونے کی مکمل تحقیق | ترکِ رفع یدین کی حدیث کے صحیح ہونے کی مکمل تحقیق
حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ترکِ رفع یدین کی حدیث کے صحیح ہونے کی مکمل تحقیق | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ترکِ رفع یدین کی حدیث کے صحیح ہونے کی مکمل تحقیق
حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے مروی ترکِ رفع یدین کی حدیث پر کیئے جانے والے اشکالات کے مدلل جوابات | حضرت ابراہیم نخعیؒ سے مروی ترکِ رفع یدین کی حدیث کے صحیح ہونے کی مکمل تحقیق
اصول کرخی کی عبارت پر کیئے جانے والے اعتراض کی اصل حقیقت | روزہ کھولنے سے پہلے کی دعا کے صحیح ہونے کی جامع و مدلل تحقیق | بن منصور حلاج رحمہ اللہ تحقیق کے آئینے میں
"سیرتِ منصور حلاج رحمہ اللہ" پر زبیر علی زئی صاحب کے کیئے گئے اعتراضات کے مدلل جوابات

سب سے زیادہ دیکھی جانے والی پوسٹ۔

علماءِ حق، ورثۃ الانبیاءؑ، علماءِ اہلسنت والجماعت احناف کا شجرہ وسند
... شجرہ ڈاؤنلوڈ کرنے کے لئے یہاں کلک کریں بسم اللہ الرحمن الرحیم لِقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالیٰ: {فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا

بٹن دبائیں۔
Followers (9)

Unfollow

Monday, 18 July 2016

مسئلہ رفع الیدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس تحریر کی ابتداء میں ہی میں یہ بات واضح کرنا چاہوں گا کہ میری اس تحریر کا مقصد اُن معتدل لوگوں کی مخالفت کرنا ہرگز نہیں ہے جو رفع الیدین کرتے ہوئے اپنی نمازوں کو بھی سنت کے مطابق صحیح سمجھتے ہیں اور ترکِ رفع الیدین سے نماز پڑھنے والوں کی نمازوں کو بھی سنت کے مطابق اور صحیح قرار دیتے ہیں، بلکہ میری تحریر کا مقصد ان لوگوں کی مخالفت ورد کرناہے جورفع الیدین کرنے والی احادیث کی بنیاد پر صرف اپنی نمازوں کو صحیح اور سنت کے مطابق اور دوسروں کی نمازوں کو باطل اور ناقص قرار دیتے ہیں۔

آج کے اِس پُرفتن دور میں جہاں نوجوان مسجد میں آنا گوارہ نہیں کرتے وہاں کسی نوجوان کامسجد میں آکر نماز اداکرناہی غنیمت ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں ایسے کئی باطل فرقے اپنے ناپاک مقاصد میں سرگرم عمل ہیں جن کا کام امت مسلمہ کو گمراہ کرنا اور ان میں فساد برپا کرنا ہے۔ایسے ہی باطل فرقوں کے لوگ عام اور لاعلم مسلمانوں کے سامنے بخاری و مسلم کی چند احادیث پیش کرکے ان کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتے ہیں کہ اگروہ نماز میں رفع الیدین نہیں کریں گے تو ان کی نماز نہیں ہوگی۔ آج کا نوجوان جب لاعلمی کے ساتھ ایسے فتنے اور لامتناہی بحث میں مبتلاہوتاہے جس کے نتیجہ پر آج تک کوئی نہیں پہنچ سکاتو یا تو وہ نماز پڑھنے سے ہی چلاجاتا ہے یاپھراگر بچ بھی گیا تو ایسے باطل فرقوں کی باتوں میں آکران ہی کی سوچ کا حامی ہوجاتا ہے اور ان کے ناپاک مقاصد میں ان کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے۔

کیلئے اردوفونٹ

Do

ساتھ اللہ تعالیٰ
ے دیتا ہے۔ اور
تقسیم کرنے والا
یہ امت (مسلمہ)
کم (قیامت) آ
وں گے"۔ (صحیح
(۳۱۱

تعالیٰ نے تمہیں
تم پر بددعا نہیں
یہ کہ اہل باطل
ن کلی اور مجموعی
ع نہیں ہو گے"۔
الحدیث ۴۲۵۳)

▶ 2017 (6)
▼ 2016 (15
▶ Nove
▶ Octob

اپنی ناقص عقل و محدود علم کی بنیاد پر میں اس نتیجہ تک پہنچا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ہر ادا (سنت) پیاری تھی لہٰذا خالق کائنات نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی ہر ادا (سنت) کو قیامت تک کے لئے مسلمانوں کے عمل میں رفع الیدین کرنے اور نہ کرنے کی شکل میں زندہ و محفوظ کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ابتداءِ اسلام سے لیکر آج تک مسلمان ان دونوں سنتوں کے ساتھ نمازیں ادا کر رہے ہیں اور انشاءاللہ کرتے رہیں گے۔

موجودہ دور کے مسلمانوں کو چاہیے کہ کسی ایک سنت پر عمل کرتے ہوئے دوسرے پر اعتراض نہ کریں۔ کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے رفع الیدین کرنے یا نہ کرنے کا حکم کہیں بھی نہیں دیا لیکن فرقہ واریت سے بچنے کا حکم ضرور دیا ہے۔

"وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا "۔"اور تم سب آپس میں اللہ کی رسی سے چمٹ جاؤ اور تفرقے میں نہ پڑو"۔ (سورۃ آلِ عمران:۱۰۳)

احادیثِ مبارکہ کے مطالعے سے ہمیں نماز میں رفع الیدین کرنے کے دلائل بھی ملتے ہیں اور نہ کرنے کے بھی، اس لئے کرنے والے کی نماز بھی درست ہے اور نہ کرنے والے کی بھی بشرطیہ کہ نمازی اس مسئلے میں کسی مجتہد امام کی پیروی کرے، خود سے اس بات کا فیصلہ نہ کرے (کہ کرنا سنت عمل ہے اور نہ کرنے سے نماز نہیں ہوتی یا نہ کرنا سنت عمل ہے اور کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی)۔ اس مسئلے میں اگر مقتدی کسی معین مجتہد امام جیسا کہ امام شافعیؒ یا امام احمد ابن حنبلؒ کی پیروی کرتے ہوئے رفع الیدین کرتا ہے تو اس کی نماز درست ہوگی اور اگر کوئی امام ابوحنیفہؒ یا امام مالکؒ کی پیروی کرتے ہوئے رفع الیدین نہیں کرتا تو اس کی نماز بھی درست ہوگی (انشاءاللہ)۔ کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ:

۱۔ "جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے اکہرا ثواب ملتا ہے"۔ (الصحیح البخاری، کتاب الاعتصام، باب أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ، رقم الحدیث ۷۳۵۲)

۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس شخص نے (کسی کو) بغیر علم کے فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا"۔ (رواۃ ابی داؤد، جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر ۸۵۴، رقم الحدیث ۳۶۵۷)

پہلی حدیث کے مطابق اگر امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام ابو حنیفہؒ یا امام مالکؒ میں سے کسی ایک سے بھی اجتہاد کرنے میں غلطی ہوگئی تو بھی ان کو ایک اجر ملے گا لہٰذا ان کی پیروی کرنے والے کو بھی ایک اجر ملے گا کیونکہ مجتہد اجتہاد کرتا ہی عامی مسلمانوں کے لئے ہے۔ جبکہ دوسری حدیث کے مطابق بغیر علم کے فتویٰ دینے والا گناہ گار ہوگا لہٰذا بغیر علم کے اجتہاد کرنے والا بھی بطریق اولیٰ گناہ گار ہوگا کیونکہ فتویٰ دینا اجتہاد کرنے سے کم درجے کا عمل ہے۔ اس لئے بغیر علم کے فتویٰ دینے والا اور اجتہاد کرنے والا دونوں گناہ گار ہوئے اور جانتے بوجھتے کسی غیر عالم (جاہل) کے فتویٰ اور اجتہاد پر عمل کرنے والا بھی گناہ گار ہوگا۔ اگر احادیثِ مبارکہ سے واضح ہوجانے کے بعد بھی کوئی شخص یا فرقہ تعصبِ مسلکی کی وجہ سے ان احادیث پر عمل نہیں کرتا تو وہ جاہل ہے۔ انشاءاللہ قرآن و حدیث کی روشنی میں میں ثابت کروں گا کہ جس طرح احادیثِ مبارکہ کہ مطالعے سے نماز میں رفع الیدین کرنے کے دلائل ملتے ہیں بالکل اسی طرح نہ کرنے کے بھی دلائل صحیح اسناد کے ساتھ ملتے ہیں اور امت مسلمہ کی ایک بڑی جماعت صحابہ کرامؓ کے مبارک زمانے سے اس پر ۱۴۰۰ سالوں سے متفق اور عمل پیرا ہے۔

رفع الیدین کی نماز میں حیثیت اور اس کے کرنے پر آئمہ مجتہدین و محدثین کا موقف

نماز کی ابتداء میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین (دونوں ہاتھ اٹھانا) بالاتفاق مستحب ہے، الإمام النووي رحمہ اللہ یہی فرماتے ہیں: "قال الإمام النووي في شرح صحيح مسلم: أجمعت الأمة على استحباب رفع اليدين عند تكبيرة الإحرام"۔

لیکن نماز کی ابتداء میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کے حکم میں اختلاف ہے اس بارے میں دو قول ہیں۔

۱۔ نماز کی ابتداء میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین واجب ہے، امام الأوزاعیؒ اور امام الحمیدیؒ یعنی شیخ البخاریؒ اور امام داود الظاهریؒ اور ان کے بعض أصحاب اور بقول امام حاکمؒ امام ابن خزیمۃؒ اور أحمد بن سیار بن أیوب شوافعؒ میں سے اور امام ابن حزمؒ کا مذھب یہی ہے۔ امام الحمیدیؒ اور امام اوزاعیؒ کی طرف منسوب ہے کہ وہ رفع الیدین عندالرکوع اور عندرفع الراس مِن الرکوع کو واجب کہتے ہیں مگر یہ بعض غیر مقلدین کا مغالطہ ہے۔ ان دونوں حضرات سے رفع یدین کے وجوب کا جو قول منسوب ہے وہ افتتاح صلوٰۃ یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت والے رفع یدین کا ہے نہ کہ رفع الیدین عندالرکوع اور عندرفع الراس مِن الرکوع کا۔

۲۔ نماز کی ابتداء میں تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین سنت ہے، امام اعظم أبو حنیفۃؒ اور ان کے أصحاب اور امام مالکؒ، اور امام الشافعیؒ، اور امام أحمد بن حنبلؒ اور امام أبو عبیدؒ، اور امام أبی ثورؒ، اور امام إسحاقؒ، وابن المنذرؒ، وغیرھم کثیر کا یہی مذھب ہے۔ (تفصیل دیکھیئے: شرح صحیح مسلم للنووی، فتح الباری، نیل الأوطار، بدایۃ المجتھد، الاستذکار والتمھید)

علامہ ابن رشد المالکیؒ (متوفی ۵۹۰ھ) فرماتے ہیں: "وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ إِلَى رَفْعِهَا عِنْدَ السُّجُودِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ"۔ "بعض اہل حدیث علماء نے سجدہ کرتے وقت اور سجدہ سے اٹھتے وقت بھی رفع الیدین کی حمایت کی ہے"۔ (بدایۃ المجتھد ونہایۃ المقتصد: ج۱، الفصل الثانی، المسألۃ الأولیٰ [رفع الیدین]، ص۳۲۶)

▶ Septe
▼ July (
اق ثلاثہ
امر سیکھیے
ح الیدین
ئلہ تقلید
▶ May (

فرائض الصلاة لفعله ﷺ ، وذلك أن حديث أبي هريرة إنما فيه أنه قال له : « وكبر » ولم يأمره برفع يديه، وثبت عنه ﷺ من حديث ابن عمر[1] وغيره: « أنه كان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة » .

وأما اختلافهم في المواضع التي ترفع فيها فذهب أهل الكوفة: أبو حنيفة وسفيان الثوري وسائر فقهائهم إلى أنه لا يرفع المصلي يديه إلا عند تكبيرة الإحرام فقط ، وهي رواية ابن القاسم عن مالك ، وذهب الشافعي وأحمد وأبو عبيد وأبو ثور وجمهور أهل الحديث وأهل الظاهر إلى الرفع عند تكبيرة الإحرام، وعند الركوع ، وعند الرفع من الركوع ، وهو مروي عن مالك إلا أنه عند بعض أولئك فرض وعند مالك سنة . وذهب بعض أهل الحديث ، إلى رفعها عند السجود وعند الرفع منه . والسبب في هذا الاختلاف كله اختلاف الآثار الواردة في ذلك ومخالفة العمل بالمدينة لبعضها ، وذلك أن في ذلك أحاديث :

أحدها : حديث عبد الله بن مسعود[2] ، وحديث البراء بن ....

= وقد تقدم وهو حديث المسيء صلاته .

(١) أخرجه البخاري (٢ /٢١٩ رقم ٧٣٦) ، ومسلم (١ /٢٩٢ رقم ٢٢ /٣٩٠) . وغيرهم .

(٢) أخرجه أبو داود (١ /٤٧٧ رقم ٧٤٨) ، والترمذي (٢ /٤٠ رقم ٢٥٧) والنسائي (٢ /١٨٢) ، وأحمد (١ /٣٨٨) ، والطحاوي في شرح معاني الآثار (١ /٢٢٤) ، وابن حزم في المحلى بالآثار (٢ /٢٦٤ -٢٦٥) .
قال عبد الله بن مسعود: «ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ قال : فصلى ، فلم يرفع يديه إلا مرة » .
قال الترمذي : حديث حسن ، وصححه ابن حزم (٢ /٢٦٤) ، وابن القطان كما في الدراية (١ /١٥٠) وضعفه بعضهم بدون دليل .
قلت : والخلاصة أن الحديث صحيح . انظر الكلام عليه في (مرويات ابن مسعود) للدكتور الشريف منصور بن عون العبدلي (١ /٤٨٣ -٤٨٨) فقد أجاد وأفاد .

٣٢٦

فصل ثانی

افعال صلوٰۃ

اس فصل میں آٹھ بنیادی اصول وقواعد کا درجہ رکھنے والے مسائل ہیں:

پہلا مسئلہ: رفع یدین

نماز میں رفع یدین کے مسئلہ میں علمانے تین چیزوں میں اختلاف کیا ہے:

۱۔ حکم

۲۔ وہ مقامات جن میں رفع یدین کا حکم

بداية المجتهد و نهاية المقتصد 202

۳۔ ہاتھ کہاں تک اٹھائے جائیں

جمہور نے رفع یدین کو نماز کی ایک سنت قرار دیا ہے۔ امام داؤد اور ان کے اصحاب کی ایک جماعت کے نزدیک یہ فرض ہے۔ پھر یہ لوگ مختلف گروہوں میں منقسم ہو گئے: ایک گروہ نے صرف تکبیر تحریمہ میں اسے واجب کہا۔ بعض لوگوں نے آغاز نماز میں اور رکوع کے وقت رفع یدین کو ضروری قرار دیا۔ رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں وقت رفع یدین کیا جائے۔ بعض لوگوں نے آغاز نماز اور رکوع کے علاوہ سجدہ کے وقت بھی اسے واجب کہا ہے۔ گویا یہ اختلاف اُن مواقع اور مقامات پر منحصر ہے جن میں رفع یدین کرنے کا اختلاف ہے۔

اختلاف کا سبب حدیث ابو ہریرہؓ (جس میں فرائض نماز کی تعلیم موجود ہے) کے ظاہر کا عمل نبویؐ سے تعارض ہے۔ کیوں کہ اس حدیث میں تکبیر کہنے کا حکم ہے مگر رفع یدین کرنے کا حکم نہیں ہے۔ مگر حدیث ابن عمرؓ وغیرہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو رفع یدین کرتے۔

مقامات رفع یدین کے سلسلہ میں امام ابو حنیفہ، سفیان ثوری اور سارے فقہائے کوفہ کی رائے ہے کہ نمازی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرے گا۔ امام مالک سے ابن القاسم نے یہی روایت نقل کی ہے۔ امام شافعی، امام احمد، امام ابو عبید، امام ابو ثور اور تمام اہل حدیث اور اہل ظاہر علا تکبیر تحریمہ، اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اٹھتے ہوئے رفع یدین کے قائل ہیں۔ امام مالک سے بھی اسی طرح کا ایک قول منقول ہے مگر دوسروں کے نزدیک یہ فرض ہے اور امام مالک کے نزدیک یہ سنت ہے۔ بعض اہل حدیث علمانے سجدہ کرتے وقت اور سجدہ سے اٹھتے ہوئے بھی رفع یدین کی حمایت کی ہے۔

اس اختلاف کا سبب اس سلسلہ میں وارد احادیث کا اختلاف اور بعض احادیث سے اہل مدینہ کے عمل کا تعارض ہے۔ اس سلسلہ میں جو احادیث وارد ہیں ان میں ایک عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث ہے اور براء بن عازبؓ کی حدیث ہے کہ "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے وقت ایک بار رفع یدین کرتے تھے اس پر اضافہ نہیں کرتے تھے۔" دوسری حدیث ابن عمرؓ کی بواسطہ اپنے والد ہے کہ "اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے بالمقابل اٹھاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور کہتے تھے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد۔ سجدہ میں آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔" اس حدیث کی صحت پر اتفاق ہے لوگ کہتے ہیں کہ تیرہ صحابہ نے اس کی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔

تیسری حدیث وائل بن حجرؓ کی روایت ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث پر یہ اضافہ موجود ہے کہ "آپؐ مسعودؓ اور حدیث براء بن عازبؓ کو ترجیح دینے کی وجہ سے اسے تکبیر تحریمہ تک محدود رکھا ہے۔ اور یہ امام مالک کا مسلک ہے کیوں کہ اہل مدینہ کا عمل اس سے ہم آہنگ ہے۔

دوسرے گروہ نے حدیث ابن عمرؓ کو ترجیح دی ہے اور دو مقامات میں یعنی رکوع کے وقت اور نماز کا آغاز کرتے وقت رفع یدین کرنے کا موقف اختیار کیا ہے۔ کیوں کہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ مشہور ہے۔ اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ اس گروہ میں سے جن لوگوں کی رائے استحباب کی تھی انہوں نے اسے مستحب قرار دیا ہے اور جن لوگوں کی رائے فرضیت کی تھی انہوں نے اس کے فرض ہونے کا اعلان کیا ہے۔

بعض فقہا نے جمع وتطبیق کا طریقہ اختیار کیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث وائل بن حجرؓ کے مطابق احادیث میں جو اضافے ہیں ان

بداية المجتهد و نهاية المقتصد 203

بداية المجتهد و نهاية المقتصد
ابن رشد
www.KitaboSunnat.com
ترجمہ
ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی
ساجد حمید

رفع اليدين عندالركوع وعندرفع الراس مِن الركوع کے بارے میں مذاهب اربعه کی تصریحات

۱۔حنفیہ کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین مکروہ یعنی خلاف اولیٰ ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے۔

"(قوله إلا في سبع) أشار إلى أنه لا يرفع عند تكبيرات الانتقالات، خلافا للشافعي وأحمد، فيكره عندنا ولا يفسد الصلاة"۔صاحبِ درمختار نے اپنے قول "قوله إلا في سبع" سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ تکبیراتِ انتقالیہ کے وقت ہاتھ نہیں اٹھائے جائیں گے، اس مسئلہ میں امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا اختلاف ہے، پس ہاتھ اٹھانا ہمارے نزدیک مکروہ ہے، اور نماز فاسد نہیں ہوتی۔(شامی: جلد نمبر ۱، صفحہ نمبر۳۷۴؛ رد المحتار على الدر المختار: كتاب الصلاة، فصل في بيان تأليف الصلاة إلى انتهائها)

۲۔مالکیہ کے نزدیک بھی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین مکروہ وخلاف اولیٰ ہے، مذہب مالکیہ کی مستند کتاب المدونة الكبرى میں ہے۔

"فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ وَالْإِحْرَامِ قَالَ: وَقَالَ مَالِكٌ: لَا أَعْرِفُ رَفْعَ الْيَدَيْنِ فِي شَيْءٍ مِنْ تَكْبِيرِ الصَّلَاةِ لَا فِي خَفْضٍ وَلَا فِي رَفْعٍ إلَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ شَيْئًا خَفِيفًا وَالْمَرْأَةُ فِي ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ، قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ: وَكَانَ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ مَالِكٍ ضَعِيفًا إلَّا فِي تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ"۔ امام مالک

رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "میں نماز کی تکبیرات میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں جانتا نہ رکوع میں جاتے وقت اور نہ رکوع سے اٹھتے وقت مگر صرف نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت"، امام مالک کے صاحب وشاگرد ابن القاسم فرماتے ہیں کہ "امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں رفع الیدین کرنا ضعیف ہے مگر صرف تکبیر تحریمہ میں "۔(المدونۃ الکبری لِلامام مالک: ج۱، ص ۱۶۵ – دار الفکر بیروت)

المدونة الكبرى

للإمام مالك بن أنس الأصبحي

المتوفى سنة ١٧٩هـ

رواية الإمام سحنون بن سعيد التنوخي

عن الإمام عبد الرحمن بن قاسم

ويليها

مقدمات ابن رشد

لبيان ما اقتضته المدونة من الأحكام

للإمام الحافظ

أبي الوليد محمد بن أحمد بن رشد

المتوفى سنة ٥٢٠هـ

الجزء الأول

أضفنا إلى الجزء الأول كتابين أولهما كتاب تزيين الممالك بمناقب سيدنا الإمام مالك للإمام العلامة جلال الدين السيوطي وثانيهما كتاب مناقب سيدنا الإمام مالك للشيخ عيسى بن مسعود الزواوي ووضعنا في آخرهما ترجمة للعلامة سحنون وتعريفاً بالمدونة وسبب تدوينها وما يتعلق بذلك

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

كتاب الصلاة الأول ١٦٥

ذلك. قال ابن وهب عن عيسى بن يونس عن حسين المعلم عن بديل بن ميسرة عن أبي الجوزاء عن عائشة قالت: كان رسول الله ﷺ يفتتح الصلاة بالحمد لله رب العالمين، قال ابن وهب عن يونس بن يزيد عن ابن شهاب قال: أخبرني محمود بن ربيع عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول الله ﷺ: «لا صلاة لمن لم يقرأ بأم القرآن». قال ابن وهب عن مالك عن العلاء بن عبد الرحمن أنه سمع أبا السائب يحدث عن أبي هريرة أنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «من صلى صلاة لم يقرأ فيها بأم القرآن فهي خداج هي خداج هي خداج غير تمام». قال ابن وهب عن يحيى بن أيوب عن المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبيد الله بن عمرو بن العاص عن النبي ﷺ وخيثمة مثله، قال مالك بن أنس عن أبي نعيم وهب بن كيسان أنه سمع جابر بن عبد الله يقول: من صلى ركعة لم يقرأ فيها بأم القرآن فلم يصلِ إلاّ وراء إمام، قال وكيع عن الأعمش عن خيثمة، قال: حدثني من سمع عمر بن الخطاب يقول: لا تجزىء صلاة لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب وبشيء معها. قال وكيع عن ابن عون قال: سمعت إبراهيم يقول: لو صليت خلف إمام علمت أنه لم يقرأ شيئاً لأعدت صلاتي، قال: وكيع عن عيسى بن يونس عن أبي إسحاق عن الشعبي أن عمر بن الخطاب صلى المغرب فلم يقرأ فيها فأعاد الصلاة وقال: لا صلاة إلاّ بقراءة.

في رفع اليدين في الركوع والإحرام

قال: وقال مالك: لا أعرف رفع اليدين في شيء من تكبير الصلاة لا في خفض ولا في رفع إلاّ في افتتاح الصلاة يرفع يديه شيئاً خفيفاً والمرأة في ذلك بمنزلة الرجل، قال ابن القاسم: وكان رفع اليدين عند مالك ضعيفاً إلاّ في تكبيرة الإحرام. قلت لابن القاسم: وعلى الصفا والمروة وعند الجمرتين وبعرفات وبالموقف وفي المشعر وفي الاستسقاء وعند استلام الحجر؟ قال: نعم، إلاّ في الاستسقاء بلغني أن مالكاً رُؤي رافعاً يديه وكان قد عزم عليهم الإمام فرفع مالك يديه فجعل بطونهما مما يلي الأرض وظهورهما مما يلي وجهه، قال ابن القاسم وسمعته يقول: فإن كان الرفع فهكذا مثل ما صنع مالك. قلت لابن القاسم: قوله إن كان الرفع فهكذا في أي شيء يكون هذا الرفع؟ قال: في الاستسقاء وفي مواضع الدعاء، قلت لابن القاسم: فعرفة من مواضع الدعاء؟ قال: نعم والجمرتان والمشعر، قال: ولقد سألت مالكاً عن الرجل يمر بالركن فلا يستطيع أن يستلمه أيرفع يديه حين يكبر إذا حاذى الركن أم يكبر ويمضي؟ قال: بل يكبر ويمضي ولا يرفع يديه، قال ابن وهب وابن القاسم عن مالك عن ابن شهاب عن

امام مالک رحمہ اللہ کے الفاظ پر ذراغور کریں "لا أعرف" یعنی میں نہیں جانتا تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کرنا۔ یاد رہے کہ کتاب المُدَونۃ الکبری فقہ مالکی کی اصل وبنیاد ہے دیگر تمام کتابوں پر مقدم ہے اور مُوطأ الإمام مالک کے بعد اس کا دوسرا نمبر ہے اوراکثر علماء المالکیۃ کی جانب سے اس کتاب المدونۃ کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور فتاویٰ کے باب میں بھی علماء المالکیۃ کا اسی پراعتماد ہے اور روایت و درجہ کے اعتبار سے سب سے اَصدق واَعلیٰ کتاب ہے۔

ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب التمہید میں ہے کہ: "واختلف العلماء فی رفع الیدین فی الصلاۃ فروی ابن القاسم وغیرہ عن مالک أنہ کان یریٰ رفع الیدین فی الصلاۃ ضعیفًا الا في تکبیرۃ الاحرام وحدہا، وتعلق بہٰذہ الروایۃ عن مالک أکثر المالکیین"۔ اور نماز میں رفع یدین کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے چنانچہ ابن القاسم وغیرہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیاہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نماز میں رفع یدین کو ضعیف سمجھتے تھے مگر صرف تکبیر احرام میں، اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی اس روایت پر اکثر مالکیین کا اعتماد ہے۔ (التمہید: ج۹، ص۲۱۲)

التمهيد لما في الموطأ من المعاني والأسانيد

تأليف

الإمام الحافظ أبي عمر يوسف بن عبد الله

ابن محمد بن عبد البر النمري القرطبي

(368 - 463هـ)

الجزء التاسع

تحقيق

سعيد أحمد أعراب

8 جمادى الثانية 1401هـ - 13 أبريل 1981م

وهو الذى كان ربما وهم فيه. لان جماعة حفاظا. رووا عنه الوجهين جميعا.

قال أبو عمر :

هذا الحديث أحد الاحاديث الاربعة التي رفعها سالم. عن أبيه. عن النبي - عليه السلام. وأوقفها نافع على ابن عمر. فمنها ما جعله من قول ابن عمر وفعله. ومنها ما جعله عن ابن عمر عن عمر. والقول فيها قول سالم. ولم يلتفت الناس فيها الى نافع. فهذا أحدها. والثاني ، من باع عبدا وله مال. جعله نافع عن ابن عمر عن عمر - قوله (5). والحديث الثالث ، الناس كإبل مائة. لا تكاد تجد فيها راحلة. (6) والرابع ، فيما سقت السماء والعيون أو كان بعلا العشر. وما سقي بالنضح نصف العشر .(7)

وفي هذا الحديث من الفقه. رفع اليدين في المواضع المذكورة فيه . وذلك عند اهل العلم تعظيم لله وابتهال اليه. واستسلام له. وخضوع للوقوف بين يديه. واتباع لسنة رسوله - صلى الله عليه وسلم.

واختلف العلماء في رفع اليدين في الصلاة. فروى ابن القاسم وغيره عن مالك أنه كان يرى رفع اليدين في الصلاة ضعيفا. الا في تكبيرة الاحرام وحدها. وتعلق بهذه الرواية عن مالك أكثر المالكيين. وهو قول

1) وهم ، أ. اوهم ، ض. ممحوة في ش.
5) واوقفها ، ض ش. وارفعها ، ض. عن ابن عمر ، أ ض. على ابن عمر ، ش ـ وهي الصواب.
7) فيها ، ض ش. فيهما ، أ.
8) مال ، أ ش. ماله ، ض.
11) رسوله ، أ ش. رسول الله ، ض.

5) رواه مالك في الموطأ. انظر ص ، 421. حديث 1291.
6) أخرجه احمد والبخاري ومسلم والترمذي وابن ماجه.
7) رواه الجماعة.

- 212 -

علامہ ابن رشدالمالکیؒ (متوفی ۵۹۰ھ) فرماتے ہیں: "وَأَمَّا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْمَوَاضِعِ الَّتِي تُرْفَعُ فِيهَا فَذَهَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ أَبُو حَنِيفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَسَائِرُ فُقَهَائِهِمْ إِلَى أَنَّهُ لَا يَرْفَعُ الْمُصَلِّي يَدَيْهِ إِلَّا عِنْدَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ فَقَطْ، وَهِيَ رِوَايَةُ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ۔۔۔ وَالسَّبَبُ فِي هَذَا الِاخْتِلَافِ كُلِّهِ اخْتِلَافُ

الْآثَارِ الْوَارِدَةِ فِي ذَلِكَ، وَمُخَالَفَةُ الْعَمَلِ بِالْمَدِينَةِ لِبَعْضِهَا، وَذَلِكَ أَنَّ فِي ذَلِكَ أَحَادِيثَ: أَحَدُهَا: حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَحَدِيثُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ «أَنَّهُ كَانَ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ مَرَّةً وَاحِدَةً لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا»۔۔۔ فَمِنْهُمْ مَنِ اقْتَصَرَ بِهِ عَلَى الْإِحْرَامِ فَقَطْ تَرْجِيحًا لِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَحَدِيثِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ مَذْهَبُ مَالِكٍ لِمُوَافَقَةِ الْعَمَلِ بِهِ"۔ "**مقامات رفع یدین کے سلسلہ میں اختلافات پر امام ابوحنیفہؒ** سفیان ثوریؒ، اور سارے فقہائے کوفہ کی رائے ہے کہ نمازی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرے گا۔ امام مالک سے ابن القاسم نے یہی روایت نقل کی ہے۔۔۔ اس اختلاف کا سبب اس سلسلہ میں وارد احادیث کا اختلاف اور بعض احادیث سے اہل مدینہ کے عمل کا تعارض ہے۔ اس سلسلہ میں جو احادیث وارد ہیں ان میں ایک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ «اللہ کے رسول ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت ایک بار رفع یدین کرتے تھے اس پر اضافہ نہیں کرتے تھے»۔۔۔ پس اہل علم نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتے ہوئے صرف رفع یدین بوقت تحریمہ پر اکتفاء کیا ہے اور اہل مدینہ کے عمل کے ساتھ موافقت کی وجہ سے امام مالکؒ کا مذہب بھی یہی ہے"۔ (بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد: ج۱، الفصل الثانی، المسألۃ الاُولیٰ[رفع الیدین]، ص۳۲۶، ۳۲۸)

فرائض الصلاة لفعله ﷺ ، وذلك أن حديث أبي هريرة إنما فيه أنه قال له : « وكبر » ولم يأمره برفع يديه، وثبت عنه ﷺ من حديث ابن عمر[1] وغيره: « أنه كان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة » .

وأما اختلافهم في المواضع التي ترفع فيها فذهب أهل الكوفة: أبو حنيفة وسفيان الثوري وسائر فقهائهم إلى أنه لا يرفع المصلي يديه إلا عند تكبيرة الإحرام فقط ، وهي رواية ابن القاسم عن مالك ، وذهب الشافعي وأحمد وأبو عبيد وأبو ثور وجمهور أهل الحديث وأهل الظاهر إلى الرفع عند تكبيرة الإحرام، وعند الركوع ، وعند الرفع من الركوع ، وهو مروي عن مالك إلا أنه عند بعض أولئك فرض وعند مالك سنة . وذهب بعض أهل الحديث ، إلى رفعها عند السجود وعند الرفع منه . والسبب في هذا الاختلاف كله اختلاف الآثار الواردة في ذلك ومخالفة العمل بالمدينة لبعضها ، وذلك أن في ذلك أحاديث :

أحدها : حديث عبد الله بن مسعود[2] ، وحديث البراء بن .... عازب[1] « أنه كان ﷺ يرفع يديه عند الإحرام مرة واحدة ، لا يزيد عليها » .

= وقد تقدم وهو حديث المسيء صلاته .

(١) أخرجه البخاري (٢ /٢١٩ رقم ٧٣٦) ، ومسلم (١ /٢٩٢ رقم ٢٢ /٣٩٠) . وغيرهم .

(٢) أخرجه أبو داود (١ /٤٧٧ رقم ٧٤٨) ، والترمذي (٢ /٤٠ رقم ٢٥٧) والنسائي (٢ /١٨٢) ، وأحمد (١ /٣٨٨) ، والطحاوي في شرح معاني الآثار (١ /٢٢٤) ، وابن حزم في المحلى بالآثار (٢ /٢٦٤ -٢٦٥) .
قال عبد الله بن مسعود: «ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ قال : فصلى ، فلم يرفع يديه إلّا مرة » .
قال الترمذي : حديث حسن ، وصححه ابن حزم (٢ /٢٦٤) ، وابن القطان كما في الدراية (١ /١٥٠) وضعفه بعضهم بدون دليل .
قلت : والخلاصة أن الحديث صحيح . انظر الكلام عليه في (مرويات ابن مسعود) للدكتور الشريف منصور بن عون العبدلي (١ /٤٨٣ -٤٨٨) فقد أجاد وأفاد .

٣٢٦

فمن حمل الرفع هاهنا على أنه ندب أو فريضة ، فمنهم من اقتصر به على الإحرام فقط ؛ ترجيحا لحديث عبد الله بن مسعود وحديث البراء بن عازب ، وهو مذهب مالك لموافقة العمل به ، ومنهم من رجح حديث عبد الله بن عمر ، فرأى الرفع في الموضعين أعني في الركوع وفي الافتتاح لشهرته ، واتفق الجميع عليه ، ومن كان رأيه من هؤلاء أن الرفع فريضة ؛ حمل ذلك على الفريضة ، ومن كان رأيه أنه ندب ؛ حمل ذلك على الندب ، ومنهم من ذهب مذهب الجمع وقال : إنه يجب أن تجمع هذه الزيادات بعضها إلى بعض على ما في حديث وائل ابن حجر . فإذاً العلماء ذهبوا في هذه الآثار مذهبين : إما مذهب الترجيح ، وإما مذهب الجمع . والسبب في اختلافهم في حمل رفع اليدين في الصلاة : هل هو على الندب أو على الفرض ؟ هو السبب الذي قلناه قبل من أن بعض الناس يرى أن الأصل في أفعاله ﷺ أن تحمل على الوجوب حتى يدل الدليل على غير ذلك . ومنهم من يرى أن الأصل أن لا يزاد فيما صح بدليل واضح من قول ثابت أو إجماع أنه من فرائض الصلاة إلا بدليل واضح ، وقد تقدم هذا من قولنا ، ولا معنى لتكرير الشيء الواحد مرات كثيرة .

وأما الحدُّ الذي تُرفَعُ إليه اليدان ، فذهب بعضهم إلى أنه المنكبان[1] ، وبه قال مالك والشافعي وجماعة ، وذهب بعضهم إلى رفعهما إلى الأذنين[2] ، وبه

= لعله كان فعله مرة ... فالحديث معلق .
وأخرجه الدارقطني (١ /٢٩١ رقم ١٣) ، والبيهقي (٢ /٨١) من جهة جرير ، عن حصين بن عبد الرحمن ، قال : دخلنا على إبراهيم فحدثه عمرو بن مرة ، عن علقمة بن وائل ، عن أبيه أنّه رأى رسول الله ﷺ يرفع يديه حين يفتتح الصلاة وإذا ركع وإذا سجد . فقال إبراهيم : ما أرى أباه رأى رسول الله ﷺ إلا ذلك اليوم الواحد .

(١) قلت : أما الرفع حذو المنكبين ، فتقدم قريباً من حديث ابن عمر . وورد من حديث عمر وعلي وأبي حميد الساعدي ...

(٢) قلت : أما الرفع إلى الأذنين فقد ورد من حديث مالك بن الحويرث ، الذي أخرجه =

٣٢٨

تأليف الإمام القاضي أبي الوليد
محمد بن أحمد بن محمد بن رشد الحفيد
٥٢٠ - ٥٩٥ هـ

تعليق وتحقيق وتخريج
محمد صبحي حسن حلاق
غفر الله له ولوالديه ولمشايخه

الجزء الأول

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تعجیل المنفعۃ، صفحہ نمبر۹ پر امام حسینی پر رد کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ: "پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے عدم رفع کو نقل کرنے میں ابن عون متفرد نہیں ہیں، بلکہ ان کی متابعت ابن وہب اور ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے جیسا کہ گزر چکا"۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم کے اندر ذکر کیاہے کہ:"قال أبوحنيفة وأصحابه وجماعةٌ من أہل الكوفة: لا يستحب الرفع في غير تكبيرة الافتتاح، وہو أشہر الروايات عن مالک"۔ "امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اوران کے اصحاب اور اہل کوفہ کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ میں رفع یدین مستحب نہیں ہےاوریہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مشہور روایت ہے"۔ (حاشیہ صحیح مسلم شریف: ج۱،ص۱۶۸)

الجواہر النقی مع سنن بیہقی (ج۲،ص۷۶) میں امام قرطبی رحمۃ اللہعلیہ کی شرح مسلم سے نقل کیاگیا ہے کہ ترک رفع امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور مذہب ہے، قواعد ابن رشد میں بھی اسی کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب قرار دیاہے۔

"المالكية قالوا: رفع اليدين حذو المنكبين عند تكبيرة الاحرام مندوب، وفيما عدا ذلك مكروه الخ الفقه على المذاهب الاربعة ' لعبد الرحمن الجزيري"۔ "علامہ عبد الرحمن الجزیری نے بھی یہی تصریح کی ہے کہ مالکیہ کے نزدیک رفع یدین دونوں کندھوں تک تکبیر تحریمہ کے وقت مستحب ہے اس کے علاوہ مکروہ ہے"۔ (الجزءالاول، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین)

وقال الحاكم بن عبد الله: لا نعلم سنة اتفق على روايتها عن رسول الله ﷺ، الخلف الأربعة، ثم العشرة المشهود لهم بالجنة، فمن بعدهم من أكابر الصحابة على تفرقهم في البلاد الشاسعة غير هذه السنة ، وقال البيهقي: وهو كما قال شيخنا: فقد رويت هذه السنة عن أبي بكر، وعمر، وعثمان، وعليّ، وطلحة، والزبير، وسعد بن أبي وقاص، وسعيد، وعبد الرحمن بن عوف، وأبي عبيدة، ومالك بن الحويرث، وزيد بن ثابت، وأبيّ بن كعب، وابن مسعود، وأبي موسى، وابن عباس، والحسين بن عليّ، وسهل بن سعد، وأبي سعيد، وأبي قتادة، وسلمان الفارسي، وعقبة بن عامر، وبريدة، وابن عمر، وأبي هريرة، وعمار، وأبي أمامة، وعمير بن قتادة الليثي، وأبي مسعود، وعائشة، وأعرابي له صحبة ، وقال أبو بكر بن إسماعيل الفقيه: رفع اليدين قد صحّ عن النبي ﷺ، ثم عن الخلفاء الراشدين، ثم عن الصحابة والتابعين وقال القاضي أبو الطيب: قال أبو علي: روى الرفع عن النبي ﷺ/ نيف وثلاثون صحابياً. زاد ابن حزم: وأم الدرداء، والنعمان بن عياش، وجملة الصحابة ، وقال أبو حنيفة وأصحابه: لا يرفع يديه إلّا في تكبيرة الإحرام خاصة، وبه قال الثوري: وابن أبي ليلى قال ابن شدا في الدلائل: وبه قال النخعي، والشعبي، والمشهور،

[۷۷۹/ ب]

(۱) تقدّم . انظر المجمع (۲/ ۱۰۲)، ص۱٤٦٢.

۱٤٦٦

والمعمول به عند مالك في رواية ابن القاسم ، وفي كتاب ابن حزم: الرفع رواية أشهب وابن وهب وأبي المصعب وغيرهم عن مالك أنه كان يفعله ويفتي به ، وقال الخطابي: قال به مالك في آخر أمره استدلّ لأبي حنيفة بما رواه وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة قال : قال عبد الله بن مسعود : « ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ قال: فصلى؛ فلم يرفع يديه إلّا في أول مرة ، قال الترمذي وأبو عليّ الطوسي: حديث ابن مسعود حديث حسن ، وبه يقول غير واحد من أهل العلم من أصحاب النبي ﷺ التابعين وهو قول سفيان وأهل الكوفة. انتهى. اعترض على هذا بما ذكره أبو داود في رواية ابن العبد قال: هذا حديث مختصر من حديثه، وليس بصحيح على هذا اللفظ .
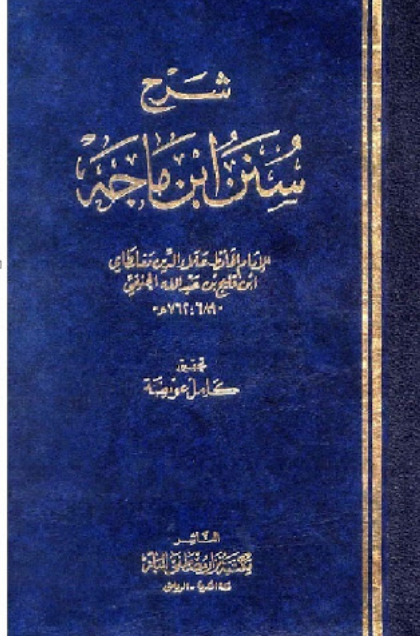
امام مالکؒ عندالرکوع و عندرفع الراس مِن الرکوع ترکِ رفع الیدین کے قائل ہیں اگرچہ امام مالکؒ سے ایک روایت رفع الیدین عندالرکوع و عندرفع الراس مِن الرکوع کی منقول ہے لیکن خود امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ کا مسلک ترکِ رفع کا تھا۔ بہرحال مالکیہ کے نزدیک ترکِ رفع کا قول مفتیٰ بہٖ ہے جیساکہ ان کے شاگردابن القاسمؒ اور ابن رشدالمالکیؒ وابن عبدالبرؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔

خلفاءِراشدینؓ، عشرہ مبشرہ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ابراہیم نخعیؒ، سفیان ثوریؒ، عبدالرحمٰن ابن لیلیٰؒ، عاصم بن کلیبؒ اور اکثرفقہاء کرامؒ کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی کہیں رفع یدین جائز نہیں ہے۔

۳۔**شافعیہ** کے نزدیک رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت مؤکدہ ہے ، امام شافعی کی کتاب الاُم میں یہی تصریح موجود ہے اوردیگرعلماءشافعیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

قال سألت الشافعي: أين ترفع الأيدي في الصلاة؟ قال: يرفع المصلي يديه في أول ركعة ثلاث مرات، وفيما سواها من "الصلاة مرتين مرتين يرفع يديه حين يفتتح الصلاة مع تكبيرة الافتتاح حذو منكبيه ويفعل ذلك عند تكبيرة الركوع وعند قوله " سمع الله لمن حمده " حين يرفع رأسه من الركوع ولا تكبيرة للافتتاح إلا في الأول وفي كل ركعة تكبير ركوع، وقول سمع الله لمن حمده عند رفع رأسه من الركوع فيرفع يديه في هذين الموضعين في كل صلاة الخ"۔ (کتاب الاُم: باب رفع الیدین فی الصلاۃ)

"(قال الشافعي) وبهذا نقول فنأمر كل مصل إماما، أو مأموما، أو منفردا؛ رجلا، أو امرأة؛ أن يرفع يديه إذا افتتح الصلاة؛ وإذا كبر للركوع؛ وإذا رفع رأسه من الركوع ويكون رفعه في كل واحدة من هذه الثلاث حذو منكبيه؛ ويثبت يديه مرفوعتين حتى يفرغ من التكبير كله ويكون مع افتتاح التكبير، ورد يديه عن الرفع مع انقضائه"۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں: "یہی ہمارا مذہب ہےچنانچہ ہم ہر نمازی کو حکم دیتے ہیں، خواہ امام ہو یا مقتدی، یا منفرد مرد ہو یا عورت، کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے جب نماز شروع کرے، جب رکوع کے لئے تکبیر کہے، اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھائے۔ (کتاب الاُم: باب رفع الیدین فی التکبیر فی الصلاۃ)

امام شافعیؒ نے صراحت فرمائی ہے کہ مذکورہ بالا تین جگہوں کے علاوہ نماز میں کسی اور جگہ رفع یدین نہیں ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ: "اور ہم نمازی کو رفع یدین کا حکم کسی تکبیر کے وقت نہیں دیتے ہیں ، رکوع سجدہ والی نماز میں مگر ان تین جگہوں میں"۔

مگر شوافع کے نزدیک مذکورہ بالا تین جگہوں کے علاوہ ایک اور جگہ بھی رفع یدین مستحب ہے، اور وہ ہے تیسری رکعت کے شروع میں۔

امام نوویؒ شرح مہذب میں لکھتے ہیں کہ " مذکورہ بالا تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو،اُس وقت رفع یدین کو مستحب ماننا ضروری ہے"۔ (المجموع: جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر۴۴۸)

۴۔**حنابلہ** کے نزدیک بھی رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین سنت ہے۔

"مسألة: قال: (ويرفع يديه كرفعه الأول) يعني يرفعها إلى حذو منكبيه، أو إلى فروع أذنيه، كفعله عند تكبيرة الإحرام، ويكون ابتداء رفعه عند ابتداء تكبيره، وانتهاؤه عند انتهائه"۔ (كتاب المُغني لابن قدامة الحنبلي: كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة)

علامہ جزیریؒ کتاب الفقہ میں لکھتے ہیں کہ:"حنابلہ کہتے ہیں کہ مرد کے لئے بھی اور عورت کے لئے بھی دونوں مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا مسنون ہے، تکبیر تحریمہ کے وقت، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت "۔ (الفقہ: جلد نمبر ا، صفحہ نمبر۲۵۰)

صحیح مسلم شریف جلد دوم — نماز کے مسائل

(۸۶۱) ☆ امام نوویؒ نے کہا ہے کہ نماز کی ابتداء میں رفع الیدین (کندھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے) کرنے کے لیے پوری امت کا اجماع ہے لیکن اور دوسرے مقامات میں ان کا باہمی اختلاف ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام مالکؒ اور دیگر جمہور علماء کے نزدیک رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا مستحب ہے نیز امام شافعی نے کہا کہ جب تشہد پڑھ کر کھڑا ہو تو بھی رفع یدین کرے کیونکہ امام بخاری نے بحوالہ عبداللہ بن عمر لکھا ہے کہ رسول اللہؐ ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ابو حمید ساعدی نے بھی باسانید صحیحہ یہی بیان کیا ہے جنہیں ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے تحریر کیا ہے علاوہ ازیں ابو بکر بن منذر ابو علی طبری اور بعض اہلحدیث کے نزدیک دونوں سجدوں کے درمیان میں بھی رفع یدین کرنا مستحب ہے امام ابو حنیفہ اہل کوفہ اور امام مالک کی مشہور روایت یہی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت کے علاوہ دیگر اوقات میں رفع یدین نہیں ہے اور بالا جماع رفع الیدین کرنا کسی وقت بھی واجب نہیں ہے (ہاں سنت نبوی ضرور ہے)۔ اس کے برخلاف امام داؤد ظاہری نے بوقت تکبیر تحریمہ رفع الیدین کرنے کو واجب لکھا ہے نیز امام ابوالحسن احمد بن سیار کا قول ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین واجب ہے۔

ابتدائی دور کے دو جلیل القدر امام یعنی امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ جن دونوں کا دور رسول اللہ ﷺ سے سب سے قریب کا ہے وہ صرف تکبیر تحریمہ کے رفع یدین کو سنت مانتے ہیں جبکہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کو مکروہ کہتے ہیں جبکہ بعد کے دو امام یعنی امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ جن کا دور امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ سے کافی بعد کا ہے تکبیر تحریمہ کے ساتھ ساتھ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کو بھی سنت کہہ کر اس پر عمل کرنے کے قائل ہیں۔

رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتےوقت رفع یدین کرنے اور نہ کرنے سے متعلق سلف صالحین وائمہ محدیث کے مابین اختلاف ہے اور دوراول یعنی صحابہ وتابعین وتبع تابعین رضی اللہ عنھم سےاس میں اختلاف چلا آرہا ہے اوراس اختلاف کی اصل وجہ یہ ہے کہ رفع یدین کے بارے مختلف روایات وارد ہوئی ہیں لہٰذا جس مجتہد نے اپنے دلائل کی روشنی میں جس صورت کوزیادہ بہتر وراجح سمجھااس کو اختیار کیا اورکسی بھی مجتہد نے دوسرے مجتہد کے عمل واجتہاد کو باطل وغلط نہیں کہا اور یہی حال ان مجتہدین کرام کا دیگراختلافی مسائل میں بھی ہے کہ باوجوداختلاف کے ایک دوسرے کے ساتھ محبت وعقیدت واحترام کا رشتہ رکھتے تھے جیسا کہ گذشتہ سطور میں گذر چکا کہ امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں لیکن بہت سارے اجتہادی مسائل میں ان سے اختلاف رکھتے ہیں حتیٰ کہ رفع یدین کے مسئلہ میں بھی دونوں استاذ وشاگرد کا اجتہاد مختلف ہے امام شافعی رحمہ اللہ رفع یدین کے قائل ہیں اورامام مالک رحمہ اللہ رفع یدین کے قائل نہیں ہیں وغیر ذالک اور دوراول سے لےکر آخرتک یہی حالت رہی، حتیٰ کہ ہمارے اس آخر زمانہ میں ہندوستان کے اندر کچھ نفوس پرمشتمل ایک جماعت نمودار ہوئی جس نے بڑے زور وشور سے ان اختلافی مسائل کو لےکرعوام الناس کو ان ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم ابوحنیفہؒ وعلماء احناف کے منہج وطریق سے ہٹانے کا بھرپور سلسلہ شروع کیا اورمختلف حیلوں بہانوں سے عوام کو یہ باور کرایا اورآج تک کرارہے ہیں کہ احناف کی فقہ اوران کا عمل حدیث رسول ﷺ کے بالکل مخالف ہے ان کا مشہورطریقہ واردات اس بارے میں یہ ہوتا ہے کہ مثلاً ایک اختلافی مسئلہ میں وہ روایت عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کے ساتھ احناف بوجوہ استدلال نہیں کرتے اوراس مسئلہ میں احناف کی متدل روایات کو جہالت یا ضد وتعصب کی وجہ سے پیش نہیں کرتے مثلاً رفع یدین کا مسئلہ لے لیں ایک عام آدمی کے سامنے حدیث پڑھتے ہیں کہ دیکھو حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ وسلم رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سےاٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے اور حنفی اس حدیث پرعمل نہیں کرتے لہٰذا ان کو چھوڑدو اور اہل حدیث جماعت میں شامل ہوجاؤجن کا مقصد صرف اور صرف حدیث رسول ﷺ پر عمل کرنا ہے لہٰذا عموماً ایک عام ناواقف شخص جسے نہ قرآن و حدیث کے ناسخ و منسوخ کا پتہ ہے اور نہ ہی صحیح و ضعیف احادیث کےفرق کی کچھ خبر ہے، وہ اسی وسوسہ کو قبول کرکے ٹھوکر کھا لیتا ہے،جیسا کہ معلوم ہے کہ مسئلہ رفع یدین سے متعلق علماء کرام کی مفصل ومختصر بہت ساری کتب موجود ہیں جن میں اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث وکلام موجود ہے لہٰذا میں اس مختصر مقالہ میں صرف ائمہ اربعہ کی آراء اور ائمہ احناف کے کچھ دلائل ذکرکروں گا تاکہ ایک عام آدمی کومعلوم ہوجائے کہ حنفی تکبیر تحریمہ کےعلاوہ رفع یدین کیوں نہیں کرتے اور ان کے پاس رفع یدین کے منسوخ ہونے کے کیا دلائل ہیں۔

رفع یدین کرنے کی سب سے قوی روایت

رفع یدین کرنے کی روایات متعدد ہیں، مگر قائلین رفع کے نزدیک سب سے قوی ترین روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہے۔جس کے الفاظ بخاری شریف میں یہ ہیں:

"عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ اِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرَّكُوْعِ وَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَه' مِنَ الرَّكُوْعِ وَ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' وَ لاَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ"۔ "عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کودیکھا کہ وہ شروع نماز میں اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سراٹھاتے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے اور سجدہ میں آپ ایسا نہیں کرتے تھے"۔ (صحیح البخاري: كتاب الصلاة، باب رفع اليدين، جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۱۰۲)

یہ حدیث رفع یدین کے سلسلہ میں سب حدیثوں سے قوی حدیث سمجھی گئی ہےاور اس کی سند سلسلۃ الذہب ہے مگر اس کے باوجود حنفیہ ترکِ رفع یدین کو اس لئے ترجیح دیتے ہیں کہ خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات باہم اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا مشکل ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات میں کل سات قسم کا اضطراب ہے۔
۱۔ مدونۃ الکبریٰ میں اسی روایت کو نقل کیا گیا ہے جس میں صرف عندالافتتاح کے رفع یدین کا ذکر ہےاور مدونۃ میں صرف اسی کے اثبات کے لئے اسے نقل کیاگیاہے۔ امام طحاویؒ نے بھی شرح المعانی الآثارمیں حضرت ابن عمررضی اللہ عنہ سے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت کے رفع یدین کی روایت نقل کی ہے جس سے صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمررضی اللہ عنہ کے پاس اس معاملہ میں کوئی مرفوع حدیث ضرورہوگی۔ اسی طرح کی ایک اورروایت بیہقی بحوالہ نصب الرایہ میں بھی آئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر افتتاح کے بعد رفع یدین کااعادہ نہیں فرماتے تھے۔
۲۔ امام مالکؒ سے اس روایت کو امام شافعیؒ، عبداللہ بن مسلمہ القعبنیؒ اور یحیٰ سیوطیؒ نے نقل کیا ہےاس میں صرف دو مرتبہ رفع یدین کا ذکر ملتا ہے۔ ایک تکبیر تحریمہ کے وقت اور دوسرا رکوع سے اٹھتے وقت، مگر رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کا ذکر نہیں ہے۔
۳۔ صحیح بخاری میں حضرت نافع کے طریق سے اس روایت میں چار جگہ رفع یدین کا ذکرملتا ہے۔ عندالافتتاح، عندالرکوع، عندرفع من الرکوع اور چوتھے اذا قامہ من الرکعتین یعنی پہلے قعدے سے قیام کے لئے کھڑے ہوتےوقت۔
۴۔ صحاح ستہ کی کتابوں میں ابن وھب عن القاسم عن مالک کی سند سے تین مواقع پر رفع یدین نقل ہوا ہے۔ عندالافتتاح، عندالرکوع اور بعدالرکوع۔
۵۔ امام بخاریؒ نے اس روایت کو جزءرفع الیدین میں نقل کیاہےجس میں سجدہ میں جاتے وقت بھی رفع یدین کا ذکرملتاہے۔ (بحوالہ معارف السنن: ج۲، ص۴۷۴)
۶۔ امام طحاویؒ مشکل الآثارمیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث مرفوع اس طرح نقل کرتے ہیں کہ اس میں مذکورہ مقامات کے علاوہ عندکل خفض ورفع وبین السجدتین میں بھی رفع یدین کاذکرموجودہے۔
۷۔ مندرجہ بالامقامات کے علاوہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہراونچ نیچ میں رفع یدین کا ذکر بھی ملتا ہے جس کی روایت امام بخاریؒ نے جزءرفع الیدین میں نقل کی ہے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات کے علاوہ سنن النسائی میں حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے، ابن ماجہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابوداؤدمیں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایات میں بھی سجدوں کےرفع یدین کاذکر صحیح سند سے ملتاہے۔
اس کے علاوہ ابن ماجہ میں حضرت عمیربن قتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کا ذکر بھی ملتاہے۔

ترکِ رفع یدین کی سب سے قوی روایت

رفع یدین نہ کرنے کے بارے میں صحیح وصریح روایات پانچ ہیں، ان میں سے ایک درج ذیل یہ ہے۔
''حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلاَ أُصَلِّي بِكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ۔ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ۔ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَالتَّابِعِينَ۔ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ''۔ ''حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہمانے فرمایا: کیامیں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کیسے نمازپڑھتے تھے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔ اس باب میں براءبن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن صحیح ہےاور یہی قول ہے بہت سارے صحابہؓ و تابعینؒ میں اہل علم کا سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے''۔(جامع ترمذی: باب مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَرْفَعْ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ، ج ۱،ص ۱۸۵؛ سنن النسائی: ج۱، ص۱۵۸؛ سنن ابی داوٗد:ج۱،ص۱۱۶؛ مشکاۃالمصابیح علامہ ناصرالدین البانیؒ: ج۱، باب صفۃ الصلاۃ ، الأصل، رقم الحدیث ۸۰۹)
اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن کہاہے، اور ابنِ حزم ظاہریؒ (غیر مقلد عالم) نےاپنی مشہور کتاب ''المحلی'' میں صحیح کہا ہے۔مشہور غیر مقلد محدث علامہ ناصرالدین البانیؒ نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔کچھ حضرات نے اس حدیث پر کلام کیا ہے مگر علامہ احمد محمد شاکرؒ نے اس کو مسترد کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:''یہ حدیث صحیح ہے، ابنِ حزمؒ اور دیگر حفاظ حدیث نے اس کو صحیح کہا ہے، اور لوگوں نے اس کی تعلیل میں جو کچھ کہا ہےوہ علت (خرابی) نہیں ہے''۔(جامع ترمذی: جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۱)
رفع یدین کا مسئلہ چونکہ معرکۃ الآراء ہے اس لئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح مندرجہ بالاحضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر بھی کچھ لوگوں نے کلام کیا ہے، مگر ہمارے نزدیک صحیح بات یہ ہے جو علامہ ابنِ ہمامؒ (حنفی) نے ہدایہ کی شرح میں تحریر فرمائی ہے:''ساری بحث کے بعد تحقیقی بات یہ ہے کہ دونوں روایتیں حضوراکرم ﷺ سے ثابت ہیں یعنی رکوع میں جاتے وقت ہاتھ اٹھانا اورنہ اٹھانا، لہٰذا تعارض کی وجہ سے ترجیح کی ضرورت پیش آئے گی''۔
امام العصرعلامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں: ''دونوں باتوں پر متواتر عمل ہورہا ہے۔صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین کے زمانے سے، اور اختلاف صرف اس بات میں ہے کہ دونوں میں سے افضل کیا ہے؟''۔

روایات کس طرف زیادہ ہیں اور عمل کس طرف زیادہ ہے؟

واقعہ یہ ہے کہ رفع یدین کی روایات ترکِ رفع سے زیادہ ہیں، قائلین کہتے ہیں کہ ۵۰ پچاس صحابہ کرامؓ سے رفع یدین کرنے کی روایات مروی ہیں، مگر یہ بات صحیح نہیں ہے، کیونکہ اس میں ان صحابہ کرامؓ کو بھی شمار کرلیا گیاہے جن سے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین مروی ہے، صحیح تعداد امام شوکانیؒ کی تصریح کے مطابق ۲۰ بیس ہے۔ اور اس میں بھی نقد کی گنجائش ہے۔ امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی تحقیق کے مطابق بحث و تمحیص کے بعد پندرہ صحابہ یا اس سے بھی کم رہ جاتے ہیں۔ اور ترکِ رفع یدین کی تصریح روایات پانچ ہیں۔
مگر عمل کی صورت اس سے بالکل مختلف ہے، مدینہ منورہ جو مہبطِ وحی ہے، اور کوفہ جو عساکر اسلام کی چھاؤنی ہے، اور جس میں ۵۰۰ پانچ سو صحابہ کرامؓ کا فروکش ہونا ثابت ہے، ان دو شہروں کے بارے میں موافق و مخالف سب تسلیم کرتے ہیں کہ کوفہ میں تو کوئی بھی رفع یدین نہیں کرتا تھا، اور

مدینہ منورہ میں اکثریت رفع یدین نہیں کرتی تھی، چنانچہ امام مالکؒ جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں، مجبور ہوئے کہ تعامل مدینہ کے پیش نظر ترکِ رفع یدین کو اختیار کریں۔اور باقی بلادِ اسلامیہ میں رفع یدین کرنے والے بھی تھے اور نہ کرنے والے بھی۔

موطأ الإمام مالك
المتوفى ۱۷۹ھ
رواية محمد بن الحسن الشيباني
مع
التعليق الممجد على موطأ محمد
شرح العلامة عبد الحي اللكنوي
تعليق وتحقيق
الدكتور تقي الدين الندوي
المجلد الأول
دار السنة والسيرة بومباي — دار القلم دمشق

ثم لا يرفع(۱) في شيء من الصلاة(۲) بعد ذلك، وهذا كله قول أبي حنيفة(۳) ــ رحمه الله تعالى ــ وفي ....

(۱) قوله: ثم لا يرفع: ولو رفع لا تفسد صلاته كما في «الذخيرة» وفتاوى الولوالجي وغيرهما من الكتب المعتمدة، وحكى بعض أصحابنا عن مكحول النسفي أنه روي، عن أبي حنيفة فساد الصلاة به، واغترّ بهذه الرواية أمير الكاتب الإتقاني صاحب «غاية البيان» فاختار الفساد، وقد ردّ عليه السبكي في عصره أحسن ردّ كما ذكره ابن حجر في «الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة»، وصنّف محمود بن أحمد بن مسعود القونوي الحنفي رسالة نفيسة في إبطال قول الفساد، وحقق فيها أن رواية مكحول شاذة مردودة، وأنه رجل مجهول لا عبرة لروايته، وقد فصلتُ في هذا الباب تفصيلاً حسناً في ترجمة مكحول في كتاب: «طبقات الحنفية» المسمّى بالفوائد البهية في تراجم الحنفية، فليرجع إليه.

(۲) أي: في جزء من أجزاء الصلاة.

(۳) قوله: قول أبي حنيفة، ووافقه في عدم الرفع إلا مرة الثوريُّ والحسنُ بن حَيّ وسائر فقهاء الكوفة قديماً وحديثاً، وهو قول ابن مسعود وأصحابه، وقال أبو عبد الله محمد بن نصر المَرْوزي: لا نعلم مصراً من الأمصار تركوا بإجماعهم رفعَ اليدين عند الخفض والرفع إلا أهل الكوفة، واختلفت الرواية فيه، عن مالك، فمرة قال: يرفع، ومرة قال: لا يرفع، وعليه جمهور أصحابه، وقال الأوزاعي والشافعي وأحمد وأبو عبيد وأبو ثور وابن راهويه ومحمد بن جرير الطبري وجماعة أهل الحديث بالرفع إلا أن منهم من يرفع عند السجود أيضاً، ومنهم من لا يرفع عنده. ورُوي الرفع في الرفع والخفض، عن جماعة من الصحابة، منهم ابن عمر وأبو موسى وأبو سعيد الخدري وأبو الدرداء وأنس وابن عباس وجابر، وروَى الرفعَ، عن النبي ﷺ نحوُ ثلاثة وعشرين رجلاً من الصحابة كما ذكره جماعة من أهل الحديث، كذا في «الاستذكار»(۱) لابن عبد البر. وذكر السيوطي في رسالته،

(۱) ۲/۱۲۳ ــ ۱۲۵.

۳۸٤

کوفہ اسلام کا دار الخلافہ بن گیا تھا۔ اسی کوفہ کے بارے میں امام عراقی نے شرح التقریب میں امام محمد بن نصر المروزی سے نقل کیا ہے۔

لَا نَعْلَمُ مِصْرًا مِّنَ الْاَمْصَارِ تَرَکُوْا بِاِجْمَاعِہِمْ رَفْعَ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْخَفْضِ وَالرَّفْعِ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَّا اَھْلَ الْکُوْفَۃِ۔ فَکُلُّھُمْ لَا یَرْفَعُ اِلَّا فِی الْاِحْرَامِ (اتحاف شرح احیاء العلوم صہ ۵۴ ج ۳)

ترجمہ۔ ہمیں شہروں میں سے کوئی شہر معلوم نہیں کہ وہاں کے لوگوں نے نماز کے جھکنے اور اٹھنے کے وقت رفع الیدین بالا جماع ترک کیا ہو۔ سوائے اہل کوفہ کے کہ وہ سب کے سب تحریمہ کے سوا کسی جگہ رفع یدین نہیں کرتے۔

اور یہ سورتِ حال اس لئے تھی کہ جو عمل جس قدر زیادہ رائج ہوتا ہے اس کے بارے میں روایات کم ہوجاتی ہیں، کیونکہ تعامل خود بہت بڑی دلیل ہے، اس کی موجودگی میں روایت کی چنداں ضرورت نہیں رہتی، اسلئے وہ بات بغیر کسی لیت لعل کے تسلیم کرلینی چاہیئے جو علامہ ابنِ ہمامؒ کے حوالہ سے پہلے گذرچکی ہے کہ حضوراکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے رفع بھی ثابت ہے اور عدم رفع بھی۔

اختلاف کا سبب

علامہ ابن رشد المالکی نے یہی تصریح کی ہے اور فرمایا کہ رفع یدین میں اختلاف کا سبب دراصل اس باب میں وارد شدہ مختلف روایات کی وجہ سے ہے یعنی چونکہ روایات مختلف ہیں لہٰذا ائمہ مجتہدین کا عمل بھی ہوگا۔ جولوگ یہ کہتے ہیں کہ رفع یدین نہ کرنے والوں کی نماز غلط ہے تو ایسے لوگ جاہل وکاذب ہیں۔

اختلاف کی پہلی وجہ

مجتہدین ومحدثین کرام نے جب مختلف روایات اور قرونِ اولیٰ کے لوگوں کے عمل پر غور کیا تو دونقطۂ نظر سامنے آئے۔

پہلا نقطۂ نظر

کچھ حضرات نے یہ سمجھا کہ رفع یدین تکبیر فعلی ہے یعنی تعظیم عملی ہے، اور نماز کے لئے زینت ہے،امام شافعیؒ سے ایک موقع پر پوچھا گیا کہ رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرنے کی کیاوجہ ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ’’اس کی وہی حکمت ہے جو تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرنا، اور یہ ایک معمول بہا سنت ہے جس میں صواب کی امید ہے، اور جیسے صفا و مروہ پر اور دوسرے موقعوں پر رفع یدین کیا جاتا ہے‘‘۔(نیل الفرقدین: ص۴)

حضرت سعید بن جبیرؒنے رفع یدین کی حکمت بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ ’’رفع یدین کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس کے ذریعہ آدمی اپنی نماز کو مزین کرتا ہے‘‘۔(نیل الفرقدین: ص۵)

جن حضرات کا یہ نقطۂ نظر بنا انھوں نے رفع یدین کی روایات کو ترجیح دی، اور ان کو معمول بہابنایا۔

دوسرا نقطۂ نظر

دوسرا نقطۂ نظر یہ ہے کہ رفع یدین کا مقصد تحرُّم ہے جیسے سلام کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنے کا مقصد تحلّل ہے، چنانچہ نماز کے شروع میں تحرُّم قولی یعنی تکبیر تحریمہ اور تحرُّم فعلی یعنی رفع یدین کو جمع کیا گیا ہے، تاکہ قول و عمل میں مطابقت ہوجائے،اس موقع کے علاوہ نماز کے درمیان تحرُّم فعلی کے کوئی معنٰی نہیں ہیں، بلکہ وہ محض ایک حرکت ہےاور حرکت نماز کے منافی ہے۔مسلم شریف میں ہے کہ حضوراکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ لوگ نماز پڑھتے ہیں اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے وقت دونوں جانب ہاتھ سے اشارہ کرتے ہیں، اس پر آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایاکہ:"کیا بات ہے کہ آپ لوگ ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرتے ہیں جیسے کہ وہ بدکے ہوئے گھوڑوں کی دمیں ہوں؟ آپ لوگوں کے لئے یہ کافی ہے کہ ہاتھ رانوں پر رکھے ہوئے دائیں بائیں اپنے بھائیوں کو سلام کریں"۔(صحیح مسلم، جلد نمبر ۲، کتاب الصلاۃ، باب عَنِ الإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ، رقم الحدیث ۹۷۰)

علاوہ ازیں ترمذی شریف کی روایت میں نماز کی حقیقت یہ بیان کی گئی ہے:

"نماز دو دو،دو دو رکعتیں ہیں یعنی ہر رکعت پر قعدہ ہے، اور فروتنی ہے، اور گڑگڑانا ہے، اور مسکین بننا ہے، اور آپ اپنے دونوں ہاتھ اپنے پروردگار کے سامنے اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیاں چہرے کی طرف ہوں اور آپ کہیں اے میرے رب! اے میرے رب! اور جس نے ایسانہیں کیا وہ ایسا اور ایسا ہے (یعنی ناپسندیدہ بندہ ہے اور اس کی نماز ناقص ہے)"۔(جامع ترمذی: جلد نمبر ا، صفحہ نمبر ۵۱)

اس روایت میں نماز کی جو حقیقت بیان کی گئی ہےوہ اس بابت کی مُقتضِی ہے کہ نماز میں زیادہ سے زیادہ سکون ہونا چاہیئے، اور نماز میں بار بار ہاتھ اٹھاناظاہر ہے کہ اس مقصد کوفوت کرتا ہے۔جن حضرات کا یہ نقطۂ نظر بنا انھوں نے ترکِ رفع یدین کی روایات کوترجیح دی۔

اختلاف کی دوسری وجہ

اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مجتہدین کے درمیان اس بات میں اختلاف ہوا ہے کہ حضوراکرم ﷺ کاپہلا عمل کونسا تھا اور آخری عمل کونسا؟ یعنی رفع اصل ہے یا ترکِ رفع اصل ہے؟کچھ حضرات کا خیال یہ ہے کہ پہلے رفع صرف تکبیر تحریمہ کے وقت تھا، پھر تدریجاًدوسری جگہوں میں بھی بڑھایا گیا۔ اس کے بالمقابل دوسرا نقطۂ نظر اس سے بالکل مختلف ہے کہ پہلے نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا جاتا تھا، پھر تدریجاًاس کو ختم کیا گیا۔اور صرف تکبیر تحریمہ کے وقت باقی رہا، لہٰذا حضور اکرم ﷺ کا آخری عمل ترکِ رفع ہے۔

اوریہی دوسرانقطۂ نظر قرینِ صواب ہے کیونکہ احناف کے پاس اس کی معقول توجیہ بھی موجود ہےوہ یہ کہ نماز کے احکامات کا احادیث سے اگر جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتاہے کہ نماز کے احکام تدریجاًحرکت سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ ابتداءِ اسلام میں نماز میں بات چیت کرنا جائز تھالیکن بعد میں اسے منسوخ کرکے بات چیت کرنے پر پابندی لگادی گئی۔ پہلے عمل کثیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی تھی لیکن بعد میں اسے مفسدصلوٰۃ قرار دے دیا گیا۔ پہلے نماز میں التفات کی گنجائش تھی لیکن بعد میں وہ بھی منسوخ ہوگیا۔اسی طرح شروع میں کثرت رفع یدین کی بھی اجازت تھی کہ ہر خفض ورفع اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھاپھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مواقع پر جائزرکھاگیا۔ پھر بعد میں مزید کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا۔ پھر اسی طرح اس میں مسلسل کمی کی جاتی گئی یہاں تک کہ وہ صرف تکبیرتحریمہ تک ہی باقی رہ گیا۔

احادیث کا اگرجائزہ لیاجائے تو درج ذیل مواقع پر رفع یدین کرنے کا ذکر ملتا ہےاور ان ہی مواقع پر ترکِ رفع کا بھی ذکر ملتا ہے۔

ا۔ سلام پھیرتےوقت۔ (صحیح مسلم، کمافی روایۃحضرت جابر بن سمرۃؓ)

۲۔ سجدے میں جاتےوقت۔ (سنن نسائی، کمافی روایۃحضرت مالک بن حویرثؓ)

۳۔ سجدے سے سراٹھاتے وقت (یعنی دو سجدوں کے درمیان)۔ (سنن نسائی، کمافی روایۃحضرت مالک بن حویرثؓ)

۴۔ دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت (یعنی دوسری اورچوتھی رکعت کے شروع میں)۔ (سنن نسائی،کمافی روایۃحضرت عبداللہ بن عباسؓ) (سنن ابی داوٗد، کمافی روایۃ حضرت وائل بن حُجرؓ)

۵۔ ہرتکبیراورہراونچ نیچ پر۔ (سنن ابی داوٗد، کمافی روایۃ حضرت وائل بن حُجرؓ) (سنن ابن ماجہ، کمافی روایۃحضرت عبداللہ بن عباسؓ، حدیث عُمَیربن قتادۃؓ حبیب و لفظہ یَرفَعُ یدیہ مع کل تکبیر)

۶۔ تیسری رکعت کے شروع میں۔ (صحیح بخاری، کمافی روایۃحضرت عبداللہ بن عمرؓ)

۷۔ رکوع میں جاتے وقت اوررکوع سے اٹھتے وقت ۔ (صحیح بخاری، کمافی روایۃحضرت عبداللہ بن عمرؓ)

۸۔ صرف تکبیرتحریمہ کے وقت۔ (جامع ترمذی،کمافی روایۃ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ) (صحیح البخاری، کمافی روایۃ حضرت ابو حمید ساعدیؓ)

رفع یدین کے یہ تمام مواقع احادیث کی کتابوں میں مروی ہیں، لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ آج موجودہ دور کے غیر مقلدین حضرات صرف تین موقعوں پر رفع یدین کو فرض قرار دیتے ہیں حالانکہ بقول غیرمقلدین حضرات کے رفع یدین نماز کی زینت ہے اورباعثِ اجروصواب ہےتو پھر یہ حضرات صرف تین مقامات پر یہ زینت و صواب حاصل کیوں کرتے ہیں بقیہ مقامات پر کیوں نہیں لہٰذا یہ بات ثابت ہوگئی کہ یقیناً باقی جگہوں پر یہ حضرات بھی رفع یدین کو منسوخ ہی مانتے ہونگے، تب ہی تو ان جگہوں پر یہ بھی رفع یدین کرنا پسند نہیں کرتے۔لہٰذافی الجملہ نسخ تو ان حضرات نے بھی تسلیم کرلیایعنی مذکورہ بالا سات جگہوں میں سےپانچ جگہوں میں قائلینِ رفع بھی نسخ تسلیم کرتے ہیں، اور آٹھویں جگہ یعنی تکبیر تحریمہ کے بارے میں تو سب کااتفاق ہے کہ نسخ نہیں ہوا ہے۔

اب اختلاف صرف یہ ہے کہ رکوع میں جاتے،رکوع سے اٹھتےاور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین معمول بہا ہےیا منسوخ؟ مذکورہ بالا تمام مباحث کی روشنی میں معقول نقطۂ نظر صرف دو ہی ہوسکتے ہیں، یا توصرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین مانا جائے، باقی روایات کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ سب روایات صحیح ہیں مگر منسوخ ہوگئی ہیں، یا پھر رفع یدین کرنے کی تمام روایات کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے ہر تکبیراورہر اونچ نیچ میں رفع یدین کیا جائے۔ رفع یدین کی صرف چند ایک روایات کو لےکر درمیان میں (یعنی رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے) رفع یدین کرنااور باقی تمام روایات کو چھوڑکر دیگر مقامات پر رفع یدین ترک کردینا کوئی معقول نقطۂ نظر نہیں ہے۔

امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ نے یہ سمجھا کہ رفع یدین تدریجاً ختم کیاگیا ہے، اور آخر میں صرف ایک جگہ یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت رہ گیا ہے، اور ان کا یہ سمجھنا زیادہ مدلل اور قابل قبول ہے کیونکہ مذاہبِ اربعہ کے دوسرے دو بڑے امام یعنی امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بھی فی الجملہ نسخ تسلیم کرتے ہیں۔اور ان کے ساتھ غیر مقلدین حضرات بھی اسی کے قائل ہیں۔
لیکن امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور موجودہ دور کے غیر مقلدین حضرات کا نقطۂ نظر قابل قبول نہیں ہے کیونکہ وہ ایک طرف نسخ بھی تسلیم کرتے ہیں، اور دوسری طرف آخری روایات بھی نہیں لیتے، بلکہ درمیانی مرحلہ کی ایک روایت لیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کی یہ بات کسی طرح معقول نہیں ہوسکتی۔
اب میں انشاءاللہ صحیح احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات ثابت کرونگا کہ رفع یدین ابتداءِ اسلام میں نماز کی ہر اونچ نیچ اور سلام پھیرتے وقت کیا جاتا تھااور اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب تک چاہایہ عمل نمازمیں کیا جاتا رہا، پھر یہ عمل منسوخ ہوگیا اور آہستہ آہستہ نماز میں اپنے ہر مقام سے ترک کردیا گیا۔
رفع یدین کی منسوخیت کو سمجھنے کے لئے ہمیں سب سے پہلے ناسخ اور منسوخ کو سمجھنا پڑے گا کہ ناسخ و منسوخ کیا ہے، اور قرآن و حدیث میں یہ کس طرح سے بیان ہوا ہے۔

ناسخ اور منسوخ کی لغوی تعریف

لغوی اعتبار سے نسخ کے دو معنیٰ ہیں۔ ایک تو "ازالہ" ہے یعنی کسی چیز کو زائل کرنا جیسے سورج نے سائے کو زائل کر دیا۔ دوسرا معنیٰ ہے کسی چیز کو نقل کرنا جیسا کہ اگر کسی کتاب میں سے کوئی بات نقل کی جائے تو کہا جائے گا کہ میں نے کتاب کو نسخ کر دیا ہے۔ ناسخ، منسوخ کو زائل کر دیتا ہے یا پھر اسے منتقل کر دیتاہے۔

ناسخ اور منسوخ کی اصطلاحی تعریف

اصطلاحی مفہوم میں شریعت کے ایک حکم کی جگہ دوسرا حکم جاری کرنے کا نام 'نسخ' ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

مَا نَنسَخْ مِنْ ءَايَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ أَوْ مِثْلِهَآ ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ ٱللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ۔ {سورۃ البقرہ ۱۰۴}
ترجمہ: جس آیت کو ہم منسوخ کردیں، یا بھلا دیں تو بھیج دیتے ہیں اس سے بہتر یا اسکے جیسی ،کیاتجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں نسخ کے معنیٰ بدل کے ہیں، مجاہدؒفرماتے ہیں مٹانے کے معنیٰ ہیں جو (کبھی) لکھنے میں باقی رہتا ہے اور حکم بدل جاتا ہے، حضرت ابن مسعودؓ کے شاگرد اور ابو العالیہؒ اور محمد بن کعب قرظیؒ سے بھی اسی طرح مروی ہے، ضحاکؒ فرماتے ہیں بھلا دینے کے معنیٰ ہیں، عطاؒ فرماتے ہیں چھوڑ دینے کے معنیٰ ہیں ، سدیؒ کہتے ہیں اٹھا لینے کے معنیٰ ہیں، جیسے آیت" الشیخ والشیختہ اذا زنیا فارجمو ھما البتتہ" یعنی زانی مرد و عورت کو سنگسار کر دیا کرو اور جیسے آیت"لو کان لابن ادم و ادیان من ذھب لابتغی لھما ثالثا"یعنی ابن آدم کو اگر دو جنگل سونے کے مل جائیں جب بھی وہ تیسرے کی جستجو میں رہے گا۔ امام ابن جریرؒ فرماتے ہیں کہ احکام میں تبدیلی ہم کر دیا کرتے ہیں حلال کو حرام، حرام کو حلال، جائز کو ناجائز، ناجائز کو جائز وغیرہ امر و نہی، روک اور رخصت، جائز اور ممنوع کاموں میں نسخ ہوتا ہے ہاں جو خبریں دی گئی ہیں واقعات بیان کئے گئے ہیں ان میں رد و بدل و ناسخ و منسوخ نہیں ہوتا۔
نسخ کے لفظی معنیٰ نقل کرنے کے بھی ہیں جیسے کتاب کے ایک نسخے سے دوسرا نقل کر لینا۔ اسی طرح یہاں بھی چونکہ ایک حکم کے بدلے دوسرا حکم ہوتا ہے اس لئے نسخ کہتے ہیں خواہ وہ حکم کا بدل جانا ہو خواہ الفاظ کا۔ علماء اصول کی عبارتیں اس مسئلہ میں گو مختلف ہیں مگر معنیٰ کے لحاظ سے سب قریب قریب ایک ہی ہیں۔نسخ کے معنیٰ کسی حکم شرعی کا پچھلی دلیل کی رو سے ہٹ جانا ہے کبھی ہلکی چیز کے بدلے بھاری اور کبھی بھاری کے بدلہ ہلکی اور کبھی کوئی بدل ہی نہیں ہوتا ہے۔ نسخ کے احکام اس کی قسمیں اس کی شرطیں وغیرہ ہیں اس کے لئے اس فن کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے تفصیلات کی بسط کی جگہ نہیں طبرانی میں ایک روایت ہے کہ "دو شخصوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سورت یاد کی تھی اسے وہ پڑھتے رہے ایک مرتبہ رات کی نماز میں ہر چند اسے پڑھنا چاہا لیکن یاد نے ساتھ نہ دیا گھبرا کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا یہ منسوخ ہوگئی اور بھلا دی گئی دلوں میں سے نکال لی گئی تم غم نہ کرو بے فکر ہو جاؤ "۔(تفسیر ابن کثیرؒ)

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ حَدِيثُهُ بَعْضُهُ بَعْضًا، كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا"۔

"سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہماری (بعض) احادیث بعض (احادیث) کو اس طرح منسوخ کرتی ہیں جیسا کہ منسوخ کرتا ہے قرآن کا بعض حصہ بعض کو"۔[صحیح مسلم: كِتَاب الْحَيْضِ، بَاب إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ، رقم الحديث ۵۲۵]

حدیث میں ہے کہ "إنما الماء من الماء" (صحیح بخاری) یعنی غسل انزال سے واجب ہوگا۔

(دلیلِ حدیث سے) باجماعِ امت منسوخ ہے۔ محض جماع سے غسل واجب ہوجاتا ہے انزال ہو یا نہ ہو۔

دلیل:" لما في الصحيحين من حديث أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا جلس بين شعبها الأربع ثم جهدها فقد وجب الغسل أنزل أو لم ينزل وأما قوله عليه الصّلاة والسلام إنما الماء من الماء فمنسوخ بالإجماع وفي حاشية مسلم: ۱۱/۲۹۶ (۸/۸۱/۳۴۳) وقد عقب الإمام مسلم على هذا الحديث فروى بإسناده عن ابن الشخير قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينسخ حديثه بعضه بعضاً كما ينسخ القرآن بعضه بعضاً ۔ (شامی: ج۱، ص۲۹۹، ط۔ زکریا دیوبند، کتاب الطھارۃ)

اور امام نووی لکھتے ہیں" اعلم أنالأمة مجتمعة الآن على وجوب الغسل بالجماع وإن لم يكن معه إنزال " (مسلم شریف: ج۱، ص۱۵۵)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: "یہ حکم، غسل انزال کے بعد ہی واجب ہوتا ہے ابتدائے اسلام میں آسانی کی وجہ سے تھا، پھر اسے منع فرما دیا گیا، (یعنی یہ حکم منسوخ قرار دے دیا گیا)"۔ (جامع ترمذی ، سنن ابوداؤد، دارمی)[مشکوۃ شریف:جلد اول،رقم الحدیث ۴۲۱ (۳۶۸۲۰)-پاکی کا بیان : غسل کا بیان]

اصولِ حدیث: ناسخ و منسوخ احادیث کی پہچان کا طریقہ

ذكر مسلم رحمه الله تعالى - في هذا الباب الأحاديث الواردة بالوضوء مما مست النار ، ثم عقبها بالأحاديث الواردة بترك الوضوء مما مست النار ، فكأنه يشير إلى أن الوضوء منسوخ ، وهذه عادة مسلم وغيره من أئمة الحديث يذكرون الأحاديث التي يرونها منسوخة ، ثم يعقبونها بالناسخ۔[شرح مسلم للنووي: كتاب الحيض، باب الوضوء مما مست ۲/۱۷۹]

ترجمہ: امام مسلمؒ اس باب میں پہلے ان احادیث کو لائے ہیں جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کرنے کا حکم ہے، پھر ان احادیث کو لائے ہیں جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنے کے ترک (چھوڑدینے، وضو نہ کرنے) کا ذکر ہے، یہ عادت ہے امام مسلم اور ان کے علاوہ ائمہ حدیث (حدیث کے اماموں) کی کہ پہلے وہ ان احادیث کو لاتے ہیں، جن کو وہ منسوخ سمجھتے ہیں پھر ان کو (لاتے ہیں) جو ناسخ ہوتی ہیں۔ [شرح مسلم للنووی : ص ۱۵٦]

كتاب الحيض ١٧٩ باب الوضوء مما مست النار

[٢٣- باب الوضوء مما مست النار]

٧٨٧- (١) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي. حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

٧٨٨- (٢) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: إِنَّمَا أَتَوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا؛ لأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ".

٢٣- باب الوضوء مما مست النار

ذكر مسلم رحمه الله في هذا الباب الأحاديث الواردة بالوضوء مما مست النار، ثم عقبها بالأحاديث الواردة بترك الوضوء مما مست النار، فكأنه يشير إلى أن الوضوء منسوخ، وهذه عادة مسلم وغيره من أئمة الحديث، يذكرون الأحاديث التي يرونها منسوخة ثم يعقبونها بالناسخ. وقد اختلف العلماء في قوله ﷺ: "توضؤوا مما مست النار".

مذهب الجمهور عدم نقض الوضوء مما مست النار: فذهب جماهير العلماء من السلف والخلف إلى أنه لا ينتقض الوضوء بأكل ما مسته النار. ممن ذهب إليه أبو بكر الصديق رضي الله عنه، وعمر بن الخطاب، وعثمان بن عفان، وعلي ابن أبي طالب، وعبد الله بن مسعود، وأبو الدرداء، وابن عباس، وعبد الله بن عمر، وأنس بن مالك، وجابر بن سمرة، وزيد بن ثابت، وأبو موسى، وأبو هريرة، وأبي بن كعب، وأبو طلحة، وعامر بن ربيعة، وأبو أمامة، وعائشة رضي الله عنهم أجمعين، وهؤلاء كلهم صحابة. وذهب إليه جماهير التابعين وهو مذهب مالك، وأبي حنيفة، والشافعي، وأحمد، وإسحاق بن راهويه، ويحيى بن يحيى، وأبي ثور، وأبي خيثمة رحمهم الله.

وذهب طائفة إلى وجوب الوضوء الشرعي وضوء الصلاة بأكل ما مسته النار، وهو مروي عن عمر بن عبد العزيز، والحسن البصري، والزهري وأبي قلابة، وأبي مجلز، واحتج هؤلاء بحديث: "توضؤوا مما مسته النار" واحتج الجمهور بالأحاديث الواردة بترك الوضوء مما مسته النار. وقد ذكر مسلم هنا منها جملة، وباقيها في كتب أئمة الحديث المشهورة.

الجواب عن حديث الوضوء مما مست النار: وأجابوا عن حديث: "الوضوء مما مست النار" بجوابين: أحدهما: أنه منسوخ بحديث جابر رضي الله عنه قال: كان آخر الأمرين من رسول الله ﷺ ترك الوضوء مما مست النار، وهو حديث صحيح رواه أبو داود والنسائي وغيرهما من أهل السنن بأسانيدهم الصحيحة. والجواب الثاني: أن المراد= =بالوضوء غسل الفم والكفين، ثم إن هذا الخلاف الذي حكيناه كان في الصدر الأول، ثم أجمع العلماء بعد ذلك على أنه لا يجب الوضوء بأكل ما مسته النار، والله أعلم.

جن کتب میں صرف ایک قسم کی احادیث ہیں (مثلًا: صحیح بخاری) ان سے کسی کا ناسخ و منسوخ ہونا معلوم نہیں ہو گا، اس لئے ان کتب کو دیکھنا پڑے گا جن میں دونوں (منسوخ و ناسخ) قسم کی احادیث مروی ہوں۔ (مثلًا: موطا امام محمد، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن طحاوی وغیرہ) جن میں پہلے رفع یدین کرنے کی روایات لائی گئی ہیں پھر ترکِ رفع یدین کی روایات لائی گئی ہیں۔

مندرجہ بالا بیان کردہ قرآن کی آیت اور احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ بعض آیاتِ قرآنی نے بعض آیات کو منسوخ کردیا ، اسی طرح کتبِ احادیث میں موجود ایسی بہت سی احادیث ہیں جنھیں دوسری احادیث نے منسوخ کردیا۔ یہاں یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ احادیث مبارکہ میں اگر کسی عمل کے کرنے کا حکم آیا ہے اور کسی دوسری حدیث سے اس عمل کے نہ کرنے کی دلیل ملتی ہے تو اس کا مطلب بعد والے حکم نے پہلے دیئے گئے حکم کو منسوخ کردیا، کیونکہ جب تک کوئی عمل کیا نہ جائے تب تک اس کے کرنے سے روکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رفع یدین کرنے اور نہ کرنے کے معاملے میں بھی ہمیں اسی قسم کی احادیث ملتی ہیں جن میں بعض احادیث سے اس کے کرنے کی دلیل ملتی ہے اور بعض سے اس کے نہ کرنے کی بھی دلیل ملتی ہے اور اس کے کرنے سے منع کرنے کی بھی۔ اب میں آپ کے سامنے احادیث مبارکہ کی روشنی میں رفع الیدین کے نسخ کے دلائل پیش کرتا ہوں جن کی بناء پر احناف رفع الیدین کو مکروہ عمل کہتے ہیں۔

۱۔ قرآن مجید سے رفع الیدین کی منسوخیت کی پہلی دلیل

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ“۔ (سورۃ المومنون:۱،۲)

ترجمہ: تحقیق وہ ایمان والے کامیاب ہوگئے، جو اپنی نمازوں کو خشوع وخضوع سے ادا کرتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت امام حسن بصریؒ تابعی بیان کرتے ہیں: ”خاشعون الذين لايرفعون ايديهم فی الصلوٰة الا فی التكبيرة الاولیٰ“۔ (تفسیر سمرقندی: ج۲، ص۴۰۸)

ترجمہ: خشوع وخضوع کرنے والے وہ لوگ ہیں جو نماز کی ابتداء میں صرف ایک بار رفع یدین کرتے ہیں۔

٤٠٨ سورة المؤمنون/الآيات ١ ـ ١١

﴿قد أفلح المؤمنون﴾ إلى عشر آيات[1] وروي عن كعب الأحبار قال: إن الله تعالى لما خلق الجنة قال لها: تكلمي فقالت (قد أفلح المؤمنون)[2] وروي عن غيره أنها قالت: أنا حرام على كل بخيل ومرائي وروي عن رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم ـ نحو هذا وقوله قد أفلح المؤمنون أي: سعد وفاز ونجا المصدقون بإيمانهم ثم نعتهم ووصف أعمالهم فقال: ﴿الذين هم في صلاتهم خاشعون﴾ يعني: متواضعين وقال الزهري سكون المرء في صلاته لا يلتفت يميناً ولا شمالاً وقال الحسن البصري: أي: خائفون وروي عنه أنه قال خاشعون الذين لا يرفعون أيديهم في الصلاة إلا في التكبيرة الأولى وروي عن علي رضي الله عنه أنه قال الخشوع في الصلاة أن لا تلتفت في صلاتك يميناً ولا شمالاً وذكر عن النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ أنه كان إذا قام في الصلاة رفع بصره إلى السماء فلما نزلت هذه الآية رمى ببصره نحو مسجده وروي عن أبي هريرة أن النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ رأى رجلاً يعبث بلحيته في الصلاة فقال لو خشع قلبه لخشعت جوارحه ثم قال عز وجل[3] ﴿والذين هم عن اللغو معرضون﴾ يعني الحلف والباطل من الكلام تاركون قال قتادة كل كلام أو عمل لا يحتاج إليه فهو لغو يقال: الذين هم عن الشتم والأذى معرضون كقوله عز وجل (وإذا مروا باللغو مروا كراماً)[4] ثم قال ﴿والذين هم للزكاة فاعلون﴾ يعني: مؤدون ﴿والذين هم لفروجهم حافظون﴾ عن الفواحش وعن ما لا يحل لهم ثم استثنى فقال ﴿إلا على أزواجهم﴾ يعني على نسائهم الأربع وذكر عن الفراء أنه قال: على بمعنى من يعني إلا من نسائهم مثنى وثلاث ورباع ﴿أو ما ملكت أيمانهم﴾ يعني: الإماء ﴿فإنهم غير ملومين﴾ لا يلامون على الحلال ﴿فمن ابتغى وراء ذلك﴾ يعني: طلب بعد ذلك ما سوى نسائه وإمائه ﴿فأولئك هم العادون﴾ يعني المعتدين من الحلال إلى الحرام ويقال: وأولئك هم الظالمون الجائرون الذين تعمدوا الظلم ﴿والذين هم لأماناتهم وعهدهم راعون﴾ يعني: ما ائتمنوا عليه من أمر دينهم مما لا يطلع عليه أحد ومما يأتمن الناس بعضهم بعضاً (وعهدهم) يعني: وفاء بالعهد راعون يعني: حافظين وأصل الرعي في اللغة[5] القيام على إصلاح ما يتولاه قرأ ابن كثير والذين هم لأمانتهم بلفظ الوحدان وقرأ الباقون بلفظ الجمع[6] يعني: بيع الأمانات ثم قال عز وجل: ﴿والذين هم على صلاتهم يحافظون﴾ يعني على المواقيت

= بأمر النبي ـ صلى الله عليه وسلم ـ أن يغض عن سوء معاملتهم ويدفعها بالتي هي أحسن ويسأل المغفرة للمؤمنين وذلك هو الفلاح الذي ابتدئت به السورة. انظر التحرير ١٨/٦٠، ٧.

(١) أخرجه الترمذي ٣٠٥/٥ كتاب التفسير باب ومن سورة المؤمنين (٣١٧٣) وأحمد في المسند ٢٢٣. والحاكم في المستدرك ٥٣٥/١، ٣٩٣/٢ وصححه وأقره الذهبي وذكره السيوطي في الدر المنثور ٢/٥. والبغوي في تفسيره ٣٠١/٣ وفي سنده يونس بن سليم الصنعاني وهو مجهول ويونس بن يزيد الأيلي في روايته عن الزهري وهم قليل.

(٢) ذكره السيوطي في الموضع السابق وعزاه لعبد الرزاق وابن جرير.

(٣) ذكره السيوطي في الجامع الصغير عن حكيم عن أبي هريرة ورمز له بالضعف وقال المناوي في شرحه ٣١٩/٥ رواه الحكيم الترمذي في النوادر عن صالح بن محمد عن سليمان بن عمر عن ابن عجلان عن المقبري عن أبي هريرة قال رأى رسول الله ـ صلى الله عليه وسلم ـ رجلاً يعبث بلحيته في الصلاة فذكره قال العراقي في شرح الترمذي وسليمان بن عمر وهو أبو داود النخعي متفق على ضعفه وإنما يعرف هذا عن ابن المسيب وقال في المغني ضعيف والمعروف أنه من قول سعيد ورواه ابن أبي شيبة في مصنفه وفيه رجل لم يسم وقال ولده فيه سليمان بن عمر مجمع على ضعفه وقال الزيلعي بن عدي أجمعوا على أنه يضع الحديث.

(٤) سورة الفرقان: الآية ٧٢.

(٥) لسان العرب ١٦٧٦/٣.

(٦) وحجة من قرأ لأمانتهم، قوله تعالى: ﴿وعهدهم راعون﴾ ولم يقل (وعهودهم) وقال بعض النحويين: وجه الإفراد أنه مصدر واسم جنس فيقع على الكثرة وإن كان مفرداً في اللفظ ومن هذا قوله ﴿كذلك زينا لكل أمة عملهم﴾ فأفرد وحجة الباقين إجماع الجميع

تفسير السمرقندي
المسمى
بحر العلوم
لأبي الليث نصر بن محمد بن أحمد بن ابراهيم السمرقندي
المتوفى سنة ٣٧٥ هـ

تحقيق وتعليق
الشيخ علي محمد معوض — الشيخ عادل أحمد عبد الموجود
الدكتور زكريا عبد المجيد النوتي
كلية اللغة العربية - جامعة الأزهر

الجزء الثاني

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

یعنی بار بار رفع یدین کرنا نماز میں خشوع وخضوع کے منافی ہے، اس لیئے صرف ایک بار شروع میں ہی رفع یدین کرنا چاہیئے۔اس کے بعد رکوع وسجود کے وقت رفع یدین کرنا درست نہیں سوائے تکبیر اولیٰ کے۔

اسی آیت کے بیان میں امام بیہقی علیہ الرحمۃ نماز میں خشوع و خضوع کا باب رقم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جماع ابواب الخشوع فی الصلوٰۃ والاقبال علیہا: قال اللہ جل ثناؤہ،قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلوٰتہم خاشعون...عن جابر بن سمرۃ...قال دخل علینا رسول اللہا ونحن رافعی ایدینا فی الصلوٰۃ فقال مالی ارٰکم رافعی ایدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ“۔ (السنن الکبریٰ: ج۲، جماع ابواب الخشوع فی الصلوٰۃوالاقبال علیہا،ص۲۷۹،۲۸۰)

ترجمہ:”نماز میں خشوع وخضوع کرنے کا بیان۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تحقیق وہ ایماندار فلاح پاگئے جو اپنی نمازیں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔حضرت جابربن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے۔ (ہم نماز پڑھ رہے تھے) فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں شمس قبیلے کے شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ نماز میں سکون سے رہا کرو“۔

السنن الكبرى

للإمام

أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

المتوفى سنة ٤٥٨هـ

تحقيق

محمد عبد القادر عطا

الجزء الثاني

المحتوى

تتمة كتاب الصلاة

منشورات

محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

كتاب الصلاة / جماع أبواب الخشوع في الصلاة والإقبال عليها ——— ٣٩٧

[٣٦٥] - جماع أبواب الخشوع (١) في الصلاة والإقبال عليها

قال الله جل ثناؤه: ﴿قد أفلح المؤمنون الذين هم في صلاتهم خاشعون﴾.

٣٥٢٠ - أخبرنا أبو القاسم بن أبي هاشم العلوي، وأبو بكر بن الحسن القاضي، قالا: ثنا أبو جعفر بن دحيم، ثنا إبراهيم بن عبد الله، أنبأ وكيع، عن الأعمش، عن المسيب بن رافع، عن تميم بن طرفة، عن جابر بن سمرة قال: رآنا رسول الله ﷺ ونحن رافعي أيدينا في الصلاة فقال: «اسكنوا في الصلاة».

٣٥٢١ - وأخبرنا أبو عبد الله الحافظ، ثنا أحمد بن جعفر، ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، حدثني أبي، ثنا وكيع فذكره بإسناده قال: دخل علينا رسول الله ﷺ ونحن رافعي أيدينا في الصلاة فقال: «مالي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة».

رواه مسلم في الصحيح عن الأشج عن وكيع.

(١) في ب: «باب الخشوع...».

سورۃ المؤمنون کی تفسیر پر جلیل القدر تابعی حضرت حسن بصریؒ کا بیان اور امام بیہقیؒ کااسی آیت کی وضاحت میں حضرت جابر بن سمرۃؓ کی حدیث بیان کرنا رفع الیدین کی منسوخیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

غیر مقلدین حضرات حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا حدیث پر احناف (دیوبند) کے جید علماء شیخ الہند جناب انور شاہ کشمیریؒ کی کتاب نیل الفرقدین، حضرت محمود الحسن دیوبندیؒ کی کتاب تقاریر شیخ الہنداور حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی کتاب درس ترمذی کے حوالے پیش کرتے ہوئے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ”حضرت جابربن سمرۃ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث رفع عندالسلام ہی سے متعلق ہے“۔

غیر مقلدین حضرات کی یہ بات بالکل غلط اور جھوٹ پر مبنی ہے کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت جابربن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے اس باب میں دو احادیث رقم ہیں، ایک حدیث میں سلام کے رفع یدین کا ذکر ہے جبکہ دوسری حدیث میں سلام کا کوئی ذکر نہیں، لہٰذا شیخ الہندجناب انور شاہ کشمیریؒ، حضرت محمود الحسن دیوبندیؒ اور حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے اقوال اس حدیث کے بارے میں ہیں جس میں سلام کا ذکر ہے، دوسری حدیث کے بارے میں نہیں جس کو امام بیہقیؒ نے سورۃ المؤمنوں کی تفسیر میں بیان کیا ہے۔ دونوں احادیث کی سنداور متن ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالاَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ "مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلاَةِ"۔ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حَلَقًا فَقَالَ" مَا لِي أَرَاكُمْ عِزِينَ"۔ قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ "أَلاَ تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا"۔ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلاَئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ "يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ"۔ ”حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے۔ (ہم نماز پڑھ رہے تھے) فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں شمس قبیلے کے شریر گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ نماز میں سکون سے رہا کرو“۔ (صحیح مسلم، جلد نمبر ۲، کتاب الصلاۃ، باب الأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلاَةِ، رقم الحدیث ۹۶۸)

۲۔ وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ فُرَاتٍ، يَعْنِي الْقَزَّازَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلاَمُ عَلَيْكُمُ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ "مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلاَ يُومِئْ بِيَدِهِ"۔ ”حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ہم نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ ملاحضہ فرماکر جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں۔ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہاکرو“۔(صحیح مسلم، جلد نمبر ۲، کتاب الصلاۃ، باب عَنِ الإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلاَمِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالأَمْرِ بِالاِجْتِمَاعِ، رقم الحدیث ۹۷۰)

بَاب الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ

باب: نماز میں بیجا حرکت' سلام کے لیے ہاتھ اٹھانے کی ممانعت نیز اگلی صف پوری کرنے اور باہم مل کر کھڑے ہونے کے احکام

۹۶۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَا لِي أَرَاكُمْ رَافِعِي أَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حَلَقًا فَقَالَ ((مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ)) قَالَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ ((يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ)).

۹۶۸- حضرت جابرؓ بیان ہے کہ رسول اکرمؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں تم کو اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دم ہیں تم لوگ نماز میں حرکت نہ کیا کرو۔ پھر ایک مرتبہ آپ نے ہم کو حلقہ باندھے دیکھ فرمایا تم لوگ الگ الگ کیوں ہو؟ پھر ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا تم لوگ اس طرح صف باندھا کرو جس طرح بارگاہ الٰہی میں فرشتے صف بستہ رہتے ہیں۔ تم لوگ سب سے پہلے اگلی صف پوری کیا کرو اور صف میں مل کر کھڑے ہوا کرو۔

صحیح مسلم شریف (جلد دوم) نماز کے مسائل

بَاب الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ

باب: نماز میں بیجا حرکت' سلام کے لیے ہاتھ اٹھانے کی ممانعت نیز اگلی صف پوری کرنے اور باہم مل کر کھڑے ہونے کے احکام

۹۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَامَ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ)).

۹۷۰- حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ جب ہم لوگ نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ ملاحظہ فرما کر حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں۔ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔

۹۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهِ)).

۹۷۱- حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے ہم لوگ رسالت مآبؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ختم نماز پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر رحمت دو عالمؐ نے فرمایا تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم میں سے جب کوئی نماز ختم کرے تو اپنے بھائی کی جانب منہ کر کے صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

چونکہ دونوں احادیث میں ”كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ“ کا فقرہ آ گیا ہے جس کی وجہ سے حضرات کا ذہن اس طرف منتقل ہو گیا ہے کہ یہ دونوں احادیث ایک ہی واقع سے متعلق ہیں، لیکن جو شخص ان دو حدیثوں کے سیاق و سباق پر غور کرے گا تو اسے یقیناً یہ سمجھنے میں دشواری نہیں ہوگی کہ یہ دونوں احادیث الگ الگ واقعہ سے متعلق ہیں اور ان دونوں کا مضمون ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔ دونوں احادیث کی سند اور متن میں زمین و آسمان کا فرق ہے، لہٰذا ان دونوں احادیث کو ایک کہنا اور دونوں احادیث سے ایک ہی مسئلہ اخذ کرنا عقل سے بالاتر ہے۔ دونوں احادیث میں فرق ملاحضہ فرمائیں:

۱۔ پہلی حدیث میں ہے کہ ہم اپنی نماز میں مشغول تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ہم نماز پڑھتے۔

۲۔ پہلی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا اور اس پر نکیر فرمائی اور دوسری حدیث میں ہے کہ صحابہ کرامؓ سلام پھیرتے وقت دائیں بائیں ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرتے تھے جس پر رسول اللہ ﷺ نے نکیر فرمائی۔

۳۔ پہلی حدیث میں آپ ﷺ نے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم فرمایا اور دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے دائیں بائیں ہاتھ اٹھاکر اشارہ کرنے سے منع فرمایا۔

۴۔ دونوں احادیث الگ الگ سندوں سے مذکور ہیں۔ اس لئے دونوں حدیثوں کو جن کا الگ الگ مخرج ہے۔ الگ الگ واقعہ ہے۔ الگ الگ حکم ہے، ایک ہی واقعہ سے متعلق کہہ کر دل کو تسلی دینا کسی بھی لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔

مزید اس حدیث مبارکہ پر جو یہ اشکال کیا جاتا ہے کہ اس حدیث کے بارے میں محدثین کی رائے یہ ہے کہ یہ حدیث تشہد کے بارے ہے۔یہ اشکال بالکل غلط ہے،کیونکہ کسی محدث کا کسی حدیث کو کسی باب کے تحت نقل کرنا، یہ محدث کی اپنی ذاتی رائے اور تحقیق ہے۔جس سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔اس کا یہ معنیٰ نہیں ہوتا کہ اس حدیث کا وہی مطلب نکلتا ہے جو وہ محدث بیان کررہا ہے،بعض مرتبہ ایک محدث کسی روایت کو ایک باب کے تحت نقل کرتا ہے اور دوسرا محدث اسی حدیث کو کسی دوسرے عنوان کے تحت لکھتا ہے یہ بات علم حدیث کے ایک عام طالب علم سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ یہی بات حدیث مذکورہ کے متعلق بھی ہے۔ کیونکہ اس حدیث (جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ والی روایت) کو اگر بعض محدثین نے تشہد وغیرہ کے باب میں نقل کیا ہے توکیا ہوا کئی دوسرے محدثین نے اسے خشوع وخضوع، نماز میں سکون اور حرکت نہ کرنے کے عنوان کے تحت بھی نقل کیا ہے اور اسے رفع یدین نہ کرنے کی بھی دلیل بنایا ہے۔مثلاً:

ا۔ امام بخاریؒ ومسلمؒ کے استاذ امام ابن ابی شیبہؒ نے اسے "من کرہ رفع الیدین فی الدعا" کے تحت لکھا ہے۔(مصنف ابن ابی شیبہ: ج۲،ص۴۷۰،طبع ملتان)

۲۔ امام سراجؒ نے اسے "باب فی السکون فی الصلوٰۃ" میں نقل کیا ہے۔(مسند سراج :ص ۲۴۲،۲۴۳)

۳۔ امام بیہقیؒ نے اسے "جماع ابواب الخشوع فی الصلوٰۃ والاقبال علیہا" کے تحت "باب الخشوع فی الصلوٰۃ" میں درج کیا ہے۔ (سنن کبریٰ :ج۲،ص۲۷۹)

۴۔ امام ابوعوانہؒ نے اسے"بیان النہی عن الاختصار فی الصلوٰۃ وایجاب الانتصاب والسکون فی الصلوٰۃ الا لصاحب العذر"کے تحت لکھا ہے۔ (مسند ابی عوانہ:ج۲،ص۸۵)

۵۔ غیر مقلد عالم امام شوکانیؒ نے اسے رفع یدین نہ کرنے کی روایات میں نقل کیا ہے۔ (نیل الاوطار :ج۲، ص۱۸۴،باب رفع الیدین وبیان صفتہ ومواضعہ)

۶۔ امام بخاریؒ کی طرف منسوب کتاب"جزء رفع الیدین"سے ثابت ہے کہ اسے "رفع یدین" نہ کرنے کی دلیل اس دور میں بھی بنایا گیا تھا۔ (ملاحظہ ہو: ص۳۲،طبع گرجاکھی کتب خانہ گوجرانوالہ)

۷۔ ابن حجر عسقلانیؒ نے بھی اس روایت کو رفع یدین نہ کرنے کی روایات میں ذکر کرکے اس چیز کو تسلیم کیا ہے کہ ان کے زمانے یا اس سے بھی قبل کے لوگوں نے اس روایت سے رفع یدین نہ کرنا مراد لیا ہے۔(تلخیص الحبیر: ج۱،ص۲۲۱)

۸۔ علامہ نوویؒ کے عمل سے بھی یہ بات ظاہر ہے۔(ملاحظہ ہو: المجموع شرح المہذب ،ج۳،ص؛ السندھی علی النسائی ج۱،ص۱۷۶)

۹۔ امام ابن حبانؒ نے اس حدیث کو "ذکر مایستحب للمصلی رفع الیدین عند قیامہ من الرکعتین من صلوٰ تہ "میں درج کیا ہے۔ (صحیح ابن حبان :ج۴ ،ص۱۷۸)

اگر بالفرض دونوں مواقعوں کی احادیث کو ایک تسلیم کرلیا جائے تب بھی سلام کے وقت کے رفع یدین پر دیگر مواقع کے رفع یدین کو قیاس کیا جاسکتا ہے، کیونکہ جب سلام کے وقت رفع یدین نماز کے مُنافی ہے اور سکون کو ختم کرنے والا ہے تو دوسرے مواقع میں رفع دیدین کا حال بھی یہی ہوگا، لہٰذا سب کا ایک ہی حکم ہوگا، اس لئے یہ روایت علاوہ دیگر قرائن کے نسخ کی واضح دلیل ہے۔

غیر مقلدین حضرات کے اشکالات کے جوابات

پہلا اشکال: غیر مقلدین حضرات حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے رفع یدین کی منسوخیت کے ثبوت پر یہ اشکال پیش کرتے ہیں کہ، "اس حدیث کے حکم سے تو دیگر مقامات کے رفع یدین سمیت تکبیر اولیٰ کا رفع یدین بھی منسوخ ہوجاتا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سکون سے رہنے کا حکم دیا ہے اور رفع یدین کرنے سے منع فرمایا ہے، تو پھر حنفی حضرات تکبیر اولیٰ کا رفع یدین کیوں کرتے ہیں"؟

جواب: تمام غیر مقلدین حضرات سے گزارش ہے کہ وہ حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیں۔رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ "نماز میں سکون سے رہا کرو"یعنی نماز کے اندر سکون سے رہنے کا حکم ہے جبکہ جس وقت نمازی تکبیر اولیٰ کہتے ہوئے رفع یدین کر رہا ہوتا ہے اس وقت وہ نماز میں داخل ہی نہیں ہوا ہوتا۔ جب تک کہ نمازی اللہ اکبر کا حرف 'ر' زبان سے ادا نہیں کرلیتا، تب تک وہ نماز میں داخل نہیں ہوتا اور تب تک اس پر دیگر حلال اشیاء حرام نہیں ہوتی۔یہی وجہ ہے کہ تکبیر اولیٰ کا رفع یدین اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ وہ نماز کے اندر والے رفع یدین میں نہیں بلکہ نماز کے باہر والے رفع یدین میں آتا ہے۔اس کی دلیل ہمیں ذیل میں پیش کردہ حدیث سے ملتی ہے۔

"حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ ثنا وکیع عن سفیان عن ابی عقیل عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلوۃ اطہور و تحریمھا التکبیرو تحلیلھا التسلیم"۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز کی کلید صرف وضو ہے اور اس کا تحریمہ صرف اللہ اکبر کہنا ہے اور نماز سے صرف السلام علیکم و رحمۃ اللہ ہی سے نکلا جاسکتا ہے"۔(ابوداوٗد: جلد ا، صفحہ۲۷۹، حدیث۶۱۴، باب فی تحریم الصلوۃ و تحلیلھا) (ابن ماجہ: جلد ا، صفحہ ۱۸۱، باب فی مفتاح الصلوۃ الطھور) (صحیح الترمذی: جلد ا،صفحہ ۱۸۰، باب ماجاء فی تحریم الصلاۃ و تحلیلھا)

دوسرا اشکال: غیر مقلدین حضرات حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے رفع یدین کی منسوخیت کے ثبوت پر یہ اشکال بھی کرتے ہیں،"کہ اس حدیث کے حکم سے تو نمازِ عیدین میں کہی جانے والی (۶) زائد تکبیرات کے رفع یدین اور نمازِ وتر میں دعاءِ قنوت سے پہلے کیا جانے والا رفع یدین بھی منسوخ ہوجاتا ہے تو پھر حنفی حضرات ان نمازوں میں رفع یدین کیوں کرتے ہیں؟"۔

جواب: میری اس بات سے تو تمام غیر مقلدین حضرات بھی اتفاق کریں گے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نمازِ پنجگانہ کے بارے میں ہے کسی خاص نماز (یعنی نمازِ عیدین یا نمازِ وتر) کے بارے میں نہیں۔یہی وجہ ہے کہ تمام محدثین نے اس حدیث کو باب الصلاۃ میں رقم کیا ہے باب الصلاۃ العیدین یا باب الصلاۃ الوتر میں نہیں۔لہٰذا یہ بات واضح ہوگئی کہ رسول اکرم ﷺ نے یہ حکم نمازِ پیجگانہ (یعنی پانچ فرض نمازوں کے ساتھ پڑھی جانی والی نمازوں) کے بارے میں ہے کسی خاص نماز (یعنی نمازِ عیدین یا نمازِ وتر) کے بارے میں نہیں۔

دوسری بات یہ کہ احناف نماز میں جن مواقعوں (یعنی رکوع میں جاتے وقت، رکوع سے اٹھتے وقت، سجدے میں جاتے اوراٹھتے وقت، دونوں سجدوں کے درمیان، دوسری رکعت کے شروع میں، تیسری رکعت کے شروع میں اور سلام پھیرتے وقت) کے رفع یدین کو منسوخ مانتے ہیں ان تمام مواقعوں پر رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین کرنا بھی ثابت ہے اورنہ کرنا بھی ثابت ہے جبکہ اس کے برعکس نمازِ عیدین اور نمازِ وتر میں جن مواقعوں پر احناف رفع یدین کرتے ہیں ان مواقعوں پر رسول اللہ ﷺ سے رفع یدین کرنے کی دلیل تو ملتی ہے لیکن نہ کرنے کی نہیں ملتی۔ اسی لئے ہم (احناف) ان مواقعوں پر رفع یدین کرتے ہیں۔

تیسری بات یہ کہ نمازِ عیدین میں نہ اذان دی جاتی ہے اور نہ اقامت (تکبیر) کہی جاتی ہے اوراس کے پڑھنے کا طریقہ بھی عام نمازوں سے مختلف ہے لہٰذا اس کو نمازِ پنجگانہ سے مشابہت دینااوراس کے حکم کا اطلاق کرنا عقل سے بالاتر ہے۔

چوتھی بات یہ کہ ہم (احناف) نمازِ عیدین اور نمازِوتر میں جن مقامات پر رفع یدین کرنے کے قائل ہیں وہ نمازِ پنجگانہ میں کیئے جانے والے رفع یدین کے مقامات سے بالکل الگ ہیں۔ لہٰذااگر ہم نمازِ عیدین اور نمازِوتر میں ان مقامات پر رفع یدین کے قائل ہوتے جن مقامات پر منسوخ سمجھتے ہیں تو اعتراض کی صورت بنتی تھی لیکن جب ہم ان نمازوں میں بھی ان مقامات پر رفع یدین کے قائل نہیں تو پھر اعتراض کس بات کا؟

غیر مقلدین حضرات کے اس اشکال پر ہمارا بھی حق بنتاہے کہ ہم بھی کچھ اشکال پیش کریں۔غیر مقلدین حضرات جو وتر کی تیسری رکعت میں بعدازرکوع رفع یدین کرنے کے بجائے عام دعاکی طرح ہاتھ اٹھاکردعائے قنوت پڑھتے ہیں، کیا اس عمل کے بارے میں زبیر علی زئی صاحب یا کسی غیر مقلد کے پاس کوئی ایک صحیح صریح مرفوع حدیث ہے؟ اگرہے تو ذراپیش فرمائیں ورنہ اس قسم کے سطحی اعتراضات سے گریز فرمائیں۔

دعاءِ قنوت میں رفع یدین کرنا صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، فتاویٰ علمائے حدیث

دعاء قنوت میں رفع یدین کرنا صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے چنانچہ اسود سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دعائے قنوت میں سینہ تک اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے اور ابوعثمان نہدی سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں ہمارے ساتھ دعاء قنوت پڑھتے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں بازو ظاہر ہو جاتے اور خلاص سے روایت ہے کہ میں نےعبداللہ بن عباس کو دیکھا کہ نماز فجر کی دعاء قنوت میں اپنے بازو آسمان کی طرف لمبے کرتے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ماہِ رمضان میں دعاء قنوت کے وقت اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور ابو قلابہ اور مکحول بھی رمضان شریف کے قنوت میں اپنے ہاتھوں کواٹھاتے اورابراہیم سے قنوت وتر سے مروی ہے کہ وہ قرأۃ سے فارغ ہوکر تکبیر کہتے اور ہاتھ اٹھاتے پھر دعائے قنوت پڑھتے پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرتے اور روایت ہےوکیع سے وہ روایت کرتا ہے محل سے وہ ابراہیم سے کہ ابراہیم نے محل کو کہا کہ قنوت وتر میں یوں کہا کرو اور وکیع نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے قریب تک اٹھا کربتلایااور کہا کہ پھر چھوڑ دیوے ہاتھ اپنے عمر بن عبدالعزیز نے نماز صبح میں دعاء قنوت کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور سفیان سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بات کو دوست رکھتے تھے کہ وتر کی تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھ کر پھر تکبیر کہے اوردونوں ہاتھ اٹھاوے پھر دعائے قنوت پڑھے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھاگیا کہ قنوت میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاوے کہا ہاں مجھے یہ پسند آتا ہے۔ ابوداؤدنے کہا کہ میں نے امام احمد رحمہ اللہ کو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اسی طرح شیخ احمد بن علی المقریزے کی کتاب مختصر قیام اللیل میں ہے اور ابو مسعود اورابوہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی ان قاریوں کے بارے میں جو معونہ کے کنوئیں میں مارے گئے قنوت وتر میں دونوں ہاتھوں کااٹھانا مروی ہے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں پر جنہوں نے قاریوں کو قتل کیا تھاہاتھ اٹھا کر بد دعاء کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ ایسے ہی بیہقی کی کتاب مسمیٰ معرفت میں ہے۔
حررہ عبدالجبار العزنوی عفی عنہ (فتاویٰ غزنویہ: ص ۵۱)(فتاویٰ علمائے حدیث : جلد ۴ ،ص ۲۸۳)

۲۔ سلام پھیرتے وقت رفع الیدین کی منسوخیت کی دوسری دلیل

وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ فُرَاتٍ، يَعْنِي الْقَزَّازَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ السَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ "مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلاَ يُومِئْ بِيَدِهِ"۔ ”حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ہم نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ ملاحضہ فرماکر جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں۔ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہا کرو“۔(صحیح مسلم، جلد نمبر ۲، کتاب الصلاۃ، باب عَنِ الإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلاَمِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالأَمْرِ بِالاِجْتِمَاعِ، رقم الحدیث ۹۷۰)

صحیح مسلم شریف (جلد دوم) — نماز کے مسائل

بَاب الْأَمْرِ بِالسُّكُونِ فِي الصَّلَاةِ وَالنَّهْيِ عَنْ الْإِشَارَةِ بِالْيَدِ وَرَفْعِهَا عِنْدَ السَّلَامِ وَإِتْمَامِ الصُّفُوفِ الْأُوَلِ وَالتَّرَاصِّ فِيهَا وَالْأَمْرِ بِالِاجْتِمَاعِ

باب: نماز میں بیجا حرکت' سلام کے لیے ہاتھ اٹھانے کی ممانعت نیز اگلی صف پوری کرنے اور باہم مل کر کھڑے ہونے کے احکام

۹۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَامَ تُومِئُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِنَّمَا يَكْفِي أَحَدَكُمْ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ مَنْ عَلَى يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ)).

۹۷۰- حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ کے ساتھ جب ہم لوگ نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ ملاحظہ فرماکر حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں۔ تمہیں یہی کافی ہے کہ تم قعدہ میں اپنی رانوں پر ہاتھ رکھے ہوئے دائیں اور بائیں منہ موڑ کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا کرو۔

۹۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَنَظَرَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ تُشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُومِئْ بِيَدِهِ)).

۹۷۱- حضرت جابر بن سمرہؓ کا بیان ہے ہم لوگ رسالت مآبؐ کے ساتھ نماز پڑھتے تو ختم نماز پر السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر رحمت دو عالمؐ نے فرمایا تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرتے ہو گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں۔ تم میں سے جب کوئی نماز ختم کرے تو اپنے بھائی کی جانب منہ کر کے صرف زبان سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے اور ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

احادیث مبارکہ کا جائزہ لینے سے یہ بات صراحۃً معلوم ہوتی ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں نماز میں بہت سی چیزیں جائز تھیں جو بعد میں ختم کردی گئیں۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نماز میں تطبیق کا عمل (یعنی رکوع میں دونوں رانوں کے درمیان

ہاتھ جوڑ کر رکھنا) ثابت ہے جس کو تمام صحابہؓ سمیت پوری امت نے اجماعی طور پر منسوخ تسلیم کیا۔ اسی طرح ابو داؤد میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں نماز میں تین تغیرات کا ذکر ملتا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ پہلے مسبوق (یعنی مقتدی فرض نماز میں شامل ہونے) جب آتا تھا تو کسی نمازی سے پوچھ لیتا تھا کہ کتنی رکعتیں ہوئی ہیں، پھر وہ فوت شدہ رکعتوں کو پڑ کر جماعت میں شامل ہو جاتا تھا۔ اسی طرح پہلے نماز میں سلام کا جواب دینا جائز تھا، پھر جب آیت "قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ" نازل ہوئی تو نماز میں بولنے کی ممانعت فرمادی گئی۔ اسی طرح پہلے دورانِ نماز سلام کا اشارہ سے جواب دینا جائز تھا، مسجد ضرار کے قصے میں حضوراکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبا کی مسجد میں تشریف لے گئے تو اہل قُبا میں سے جو بھی آتا آں حضرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو سلام کرتا تھا اور آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نماز پڑھتے ہوئے اشارہ سے ان کو جواب دیتے تھے۔

اوپر صحیح مسلم کے حوالے سے جو حدیث ذکر کی گئی ہے، اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نماز میں صرف تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین نہیں کیا جاتا تھا بلکہ سلام پھیرتے وقت بھی رفع یدین کیا جاتا تھا، جس پر رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے نکیر فرمائی اور نماز میں پُر سکون رہنے کا حکم دیا۔

غیر مقلدین حضرات کے اشکالات کے جوابات

بعض غیر مقلدین حضرات مندرجہ بالا حدیث پر یہ اشکال پیش کرتے ہیں کہ، "صحابہ کرامؓ نماز میں سلام پھیرتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے رفع یدین نہیں جو کہ خطا پر مبنی تھا جس پر رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرامؓ کو ایسا کرنے سے منع فرمایا"۔

جواب: غور طلب بات یہ ہے کہ اگر صحابہ کرامؓ سلام پھیرتے ہوئے ہاتھ سے صرف اشارہ کیا کرتے تھے رفع یدین نہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسا اشارہ تھا جس کو نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے شریر گھوڑوں کی ہلتی ہوئی دُموں سے تشبیح دیا؟ لگتا ہے غیر مقلدین حضرات نے کبھی گھوڑے کی ہلتی ہوئی دُم نہیں دیکھی اس لئے انھیں گھوڑے کی ہلتی ہوئی دُم کی باقائدہ منظر کشی کر کے سمجھانا پڑے گا کہ جب گھوڑا دُم ہلاتا ہے تو اپنے دائیں اور بائیں جانب دُم کو گھڑی کے پینڈولم کی طرح ہلاتا ہے۔ اب آپ خود یہ تجربہ کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو باری باری اس انداز میں اٹھائیں کہ جیسے گھوڑے کی دُم ہلتی ہے یا گھڑی کا پینڈولم ہلتا ہے تو آپ کو اس بات کا بآسانی مشاہدہ ہو جائے گا کہ ایسا کرنا عین رفع یدین کرنے کے مشابہ ہے۔ عربی میں 'رفع' کا مطلب اٹھانا اور 'ید' کا مطلب ہاتھ کے ہیں اور 'یدین' جمع کا صیغہ ہے یعنی کہ دونوں ہاتھ۔ اب اگر کوئی ہاتھ اٹھا کر اشارہ کرے تو بھی رفع یدین کا ہی مطلب نکلتا ہے۔

دوسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کے اس عمل کو خطا (غلطی) کہنا بہت بڑی حماقت ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ جو عمل نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو نماز میں کرتے دیکھتے تھے ویسے ہی خود بھی کیا کرتے تھے اور حدیث کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ صحابہ کرامؓ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جب نماز پڑھتے تو نماز کے ختم پر دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتے تھے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت خود سے نماز میں کوئی ایسا عمل شروع کر دے جسے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے کبھی نہ کیا ہو۔

۳۔ سجدے میں جاتے وقت رفع الیدین کی منسوخیت کی تیسری دلیل

سب سے پہلے میں وہ منسوخ احادیث پیش کرونگا جن سے سجدے میں جاتے وقت رفع یدین کرنے کی دلیل ملتی ہے پھر اس کے نسخ کی احادیث پیش کرونگا جس سے اس موقع پر رفع یدین نہ کرنے کی دلیل ملتی ہے۔

۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلاَتِهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔ "حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے دیکھا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے نماز میں (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا اور جب **سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا کانوں کی لو تک**"۔ (سنن نسائی: جلد نمبر ۲، کتاب الافتتاح، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُودِ، رقم الحدیث ۱۰۸۵)

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلسُّجُوْدِ — سجدے کے وقت ہاتھ اٹھانا

۱۰۸۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

مالک بن الحویرث سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے نماز میں (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا اور جب سجدہ کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا کانوں کی لو تک۔

۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالاَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ـ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو نماز میں کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے دیکھا، جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب **سجدہ کرتے**"۔ (سنن ابن ماجہ: جلد نمبر ۱، کتاب اِقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیھا، رقم الحدیث ۸۶۰)

٨٦٠- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالاَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلاَةِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلاَةَ، وَحِينَ يَرْكَعُ، وَحِينَ يَسْجُدُ.

٨٦٠- حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے دیکھا' جب نماز شروع کرتے' جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے۔

٣۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ مَيْمُونٍ الْمَكِّيِّ، أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى بِهِمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صَلاَةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا فَوَصَفْتُ لَهُ هَذِهِ الإِشَارَةَ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَاقْتَدِ بِصَلاَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔ "قتیبہ بن سعید اپنی سند سے میمون مکی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے (یعنی رفع یدین کرتے تھے)۔جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے، جب سجدہ کرتےاور جب قیام کے لئے اُٹھتے اور قیام کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے۔ چنانچہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ میں نے ابن زبیرؓ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا کہ ان کی طرح کسی اور کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہیں اشاروں (رفع یدین) کی تفصیل بتائی تو حضرت ابن عباسؓ نے جواباً کہا: اگر تم رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھنا پسند کرتے ہو تو حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نماز کی اقتداء کرو"۔ (صحیح سنن أبي داوٗد: علامہ ناصرالدین البانی، جلد نمبر١، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصّلاۃِ، رقم الحدیث ٧٣٩)

٧٣٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابنُ لَهِيعَةَ عن أَبِي هُبَيْرَةَ، عن مَيْمُونٍ المَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ الله بنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى بِهِمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: إِنِّي رَأَيْتُ ابنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صلاةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا، فَوَصَفْتُ لهُ هَذِهِ الْإِشَارَةَ، فقال: إنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صلاةِ رسولِ الله ﷺ فَاقْتَدِ بصلاةِ عَبْدِ الله بنِ الزُّبَيْرِ.

٧٣٩- قتیبہ بن سعید اپنی سند سے میمون مکی سے راوی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتے تھے۔(یعنی رفع الیدین کرتے تھے۔) جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے، جب رکوع کرتے، جب سجدہ کرتے اور جب قیام کے لیے اُٹھتے اور قیام کرتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتے تھے۔ چنانچہ میں حضرت ابن عباس ؓ کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ میں نے ابن زبیر کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ ان کی طرح کسی اور کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہیں ان اشاروں (رفع الیدین) کی تفصیل بتائی تو حضرت ابن عباس ؓ نے جواباً کہا: اگر تم رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھنا پسند کرتے ہو تو حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی نماز کی اقتدا کرو۔

صَحِيحُ سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ

لِلإِمَامِ الحَافِظِ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيِّ المتوفى سنة ٢٧٥هـ رحمه الله

تأليف
محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الأول

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

« صحيح سنن أبي داود »

٧٣٢ - عن محمدِ بنِ عمرو العامريّ ؛ بهذا الحديث . . . قالَ: فإذا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غيرَ مُفْتَرِشٍ ، ولا قابِضِهِما واستَقْبَلَ بأطرافِ أصابعِهِ القِبْلَةَ.

- صحيح :خ.

٧٣٤ - عَنْ عبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ ، قالَ: اجتمعَ أبو حُمَيْدٍ وأبو أُسَيْدٍ وسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ومُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، فذكَرُوا صلاةَ رسُولِ الله ﷺ ، فقالَ أبو حُمَيْدٍ: أنا أعلمُكُمْ بصلاةِ رسُولِ الله ﷺ فذكَرَ بعْضَ هذا.

قالَ: ثُمَّ ركَعَ فوضَعَ يدَيْهِ على رُكْبَتَيْهِ ، كأنَّهُ قابِضٌ عليْهِما ، ووتَّرَ يدَيْهِ فتجافَى عن جَنْبَيْهِ ، قالَ: ثُمَّ سجَدَ ، فأمكَنَ أنفَهُ وجبهَتَهُ ، ونَحَّى يدَيْهِ عن جَنْبَيْهِ ، ووضَعَ كَفَّيْهِ حذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ رفَعَ رأسَهُ حتَّى رجَعَ كُلُّ عظْمٍ في موضِعِهِ ، حتَّى فرَغَ ، ثُمَّ جلَسَ فافترَشَ رِجْلَهُ اليُسْرَى ، وأقبَلَ بصدْرِ اليُمْنَى على قِبْلَتِهِ ، ووضَعَ كَفَّهُ اليُمْنَى على رُكْبَتِهِ اليُمْنَى ، وكَفَّهُ اليُسْرَى على رُكْبَتِهِ اليُسْرَى ، وأشارَ بأُصْبُعِهِ.

- صحيح.

٧٣٩ - عَنْ مَيْمُونٍ المَكِّيِّ ، أنَّهُ رأى عَبْدَ الله بْنَ الزُّبَيْرِ - وصَلَّى بِهِمْ - يُشيرُ بكَفَّيْهِ حينَ يقُومُ ، وحينَ يركَعُ ، وحينَ يسْجُدُ ، وحينَ ينْهَضُ للقِيامِ ؛ فيقُومُ فيُشيرُ بيدَيْهِ ، فانطلقْتُ إلى ابْنِ عبَّاسٍ فقلْتُ: إنِّي رأيْتُ ابنَ الزُّبَيْرِ صلَّى صلاةً لمْ أرَ أحدًا يُصلِّيها ، فوصَفْتُ لهُ هذهِ الإشارةَ فقالَ: إنْ أحْبَبْتَ أنْ تنظُرَ إلى صلاةِ رسُولِ الله ﷺ ؛ فاقتَدِ بصلاةِ عبْدِ الله بْنِ الزُّبَيْرِ .

- صحيح.

٢١٣

۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّهُ "رَأَى نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ، إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ رُكُوعِهِ وَإِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ سُجُودِهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهَا فُرُوعَ أُذُنَيْ"۔ ''حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے وقت، **سجدہ کرتے وقت** اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر کرلیتے تھے''۔ (مسند أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمَكِّيِّينَ، حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، رقم الحدیث ۱۵۶۸۵)

مسند امام احمد بن حنبل مترجم ۴۵۹ مُسْنَدُ الْمَكِّيِّينَ

ثانی مسند المکیین والمدنیین

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(۱۵۶۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ رُكُوعِهِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ سُجُودِهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ [صححه مسلم (۳۹۱)]. [انظر: ۱۵۶۸۹، ۲۰۸۰۵، ۲۰۸۰۹، ۲۰۸۱۰، ۲۰۸۱۱].

(۱۵۶۸۵) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے وقت، سجدہ کرتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر کر لیتے تھے۔

۵۔ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔ ''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود میں رفع الیدین کرتے تھے''۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: الجزء الأول، کتاب الصلاۃ، باب مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، صفحہ نمبر ۵۸، رقم الحدیث ۲۴۵۲)

المُصَنَّف لابن أبي شيبة

الإمام الحافظ
أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن أبي شيبة العبسي
۱۵۹-۲۳۵هـ

تحقيق
أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد

المجلد الثاني
الصلاة – الجمعة
۲۱۳۶ – ۵۶۳۲

الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

۵۸ كتاب الصلاة

يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ(۱).

۲۴۵۰- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابن أبي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الحَسَنِ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاتِهِمْ كَأَنَّ أَيْدِيَهُمُ الْمَرَاوِحُ إِذَا رَكَعُوا، وَإِذَا رَفَعُوا رُءُوسَهُمْ(۲).

۲۴۵۱- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ(۳).

۲۴۵۲- حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ(۴).

۲۴۵۳- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ أَشْعَثَ، قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَفْعَلُهُ.

۲۴۵۴- حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، عَنِ ابنِ عَوْنٍ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدٌ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

۲۴۵۵- حَدَّثَنَا ابن عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

۲۴۵۶- حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ أَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الأَنْصَارِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ الْقُرَشِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ مَعَ عَشَرَةِ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ، عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: هَاتِ، قَالَ: رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ عِنْدَ فَاتِحَةِ الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَمْكُثُ قَائِمًا حَتَّى يَقَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ، ثُمَّ يَهْبِطُ سَاجِدًا وَيُكَبِّرُ(۵).

(۱) في إسناده أبو حمزه عمران بن أبي عطاء، وليس بالقوي.
(۲) في إسناده عنعنة قتادة، وابن أبي عروبة وهما مدلسان.
(۳) إسناده صحيح.
(۴) إسناده صحيح. حميد يدلس عن أنس -رضي الله عنه- لكن عامة ما دلسه عنه أخذه من ثابت وهو ثقة.
(۵) أخرجه البخاري: (۲/ ۳۵۵ - ۳۵۶)

مصنف ابن ابی شیبہ کی اس روایت کو البانی رحمہ اللہ نے بھی "ارواء الغلیل (۲/ ۶۸)" میں صحیح کہا ہے۔
حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "سجدوں میں رفع الیدین کرنے سے متعلق صحیح ترین روایت سنن نسائی کی ہے"۔ اس کے بعد سنن نسائی کی روایت نقل کی۔ اس حدیث کو البانیؒ نے " صحیح نسائی" میں بھی نقل کیا ہے۔
مندرجہ بالااحادیث میں سجدےمیں جاتے ہوئے رفع یدین کرنااورذیل میں پیش کردہ صحیح بخاری کی احادیث میں عین اس موقع پر(یعنی سجدے میں جاتےہوئے) رفع یدین نہ کرنااس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے سجدے میں جاتے ہوئے رفع یدین کیا جاتا تھا اور بعد میں اس موقع پر رفع یدین کرناترک کردیا گیا۔ ذیل میں رقم احادیث میں سجدہ میں جاتے ہوئے رفع یدین کی لفظ ''لا'' سے نفی ومنع اور نسخ وترک ثابت ہے جوکہ رفع یدین کی منسوخیت کی تیسری واضح دلیل ہے۔
۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"۔ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔ ''ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے ابن شہاب زہری سے، انہوں نے

سالم بن عبداللہ سے ، انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے ، اسی طرح جب رکوع کے لیے « اللہ اکبر » کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے (رفع یدین کرتے) اور رکوع سے سرمبارک اٹھاتے ہوئے « سمع اللہ لمن حمدہ ، ربنا ولک الحمد » کہتے تھے ۔ **سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے**"۔(صحیح البخاری: جلد نمبر ا،کتاب الآذان، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى مَعَ الاِفْتِتَاحِ سَوَاءً، رقم الحدیث ۷۳۵)

۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضى الله عنهما ۔ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلاَةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"۔ وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلاَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔ "ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری سے خبر دی ، انہوں نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے اور تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر لے جاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب « سمع اللہ لمن حمدہ » کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور « ربنا ولک الحمد » کہتے ۔ **سجدہ کرتے وقت یا سجدے سے سر اٹھاتے وقت اس طرح رفع یدین نہیں کرتے تھے**"۔ (صحیح البخاری: جلد نمبر ا،کتاب الآذان، باب إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، رقم الحدیث ۷۳۸)

۳۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ"۔ وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔ "ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا ، کہا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی ، کہا کہ ہم کو یونس بن یزید ایلی نے زہری سے خبر دی ، انہوں نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی ، انہوں نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر تحریمہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں (کندھوں) تک اٹھے اور اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے لیے تکبیر کہتے اس وقت بھی (رفع یدین) کرتے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے « سمع اللہ لمن حمدہ »۔ **البتہ سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے**"۔(صحیح البخاری: جلد نمبر ا،کتاب الآذان، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ، رقم الحدیث ۷۳۶)

٨٤- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ

٧٣٦- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

[راجع: ٧٣٥]

باب رفع یدین تکبیر تحریمہ کے وقت' رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت (سنت ہے)

(۷۳۶) ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا' کہا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبردی۔ کہا کہ ہم کو یونس بن یزید ایلی نے زہری سے خبر دی' انہوں نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبردی' انہوں نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر تحریمہ کے وقت آپ نے رفع یدین کیا۔ آپ کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں تک اٹھے اور اسی طرح جب آپ رکوع کے لئے تکبیر کہتے اس وقت بھی رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اس وقت بھی کرتے۔ اس وقت آپ کہتے سمع اللہ لمن حمدہ۔ البتہ سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

٨٣- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مَعَ الِافْتِتَاحِ سَوَاءً

٧٣٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ

669 اذان کا بیان (نماز کے مسائل)

يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)). وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

[أطرافه في: ٧٣٦، ٧٣٨، ٧٣٩].

باب تکبیر تحریمہ میں نماز شروع کرتے ہی برابر دونوں ہاتھوں کا (کندھوں یا کانوں تک) اٹھانا۔

(۷۳۵) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا' انہوں نے امام مالک سے' انہوں نے ابن شہاب زہری سے' انہوں نے سالم بن عبداللہ سے' انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھاتے' اسی طرح جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے اور رکوع سے سرمبارک اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہتے تھے۔ سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

٨٥- بَابُ إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ؟

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فِي أَصْحَابِهِ: ((رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ)).

٧٣٨- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

باب ہاتھوں کو کہاں تک اٹھانا چاہیے۔

اور ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھایا۔

(۷۳۸) ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری سے خبردی' انہوں نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبردی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے اور تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں تک اٹھا کر لے جاتے اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور ربنا ولک الحمد کہتے۔ سجدہ کرتے وقت یا سجدے سے سر اٹھاتے وقت اس طرح رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

۴۔سجدے سے سر اٹھاتے وقت (یعنی دو سجدوں کے درمیان) رفع الیدین کی منسوخیت کی چوتھی دلیل

سب سے پہلے میں وہ منسوخ احادیث پیش کرونگا جن سے سجدوں کے درمیان رفع یدین کرنے کی دلیل ملتی ہے پھر اس کے نسخ کی احادیث پیش کرونگا جس سے سجدوں کے درمیان رفع یدین نہ کرنے کی دلیل ملتی ہے۔

ا۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ كُنْتُ غُلاَمًا لاَ أَعْقِلُ صَلاَةَ أَبِي قَالَ فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ - قَالَ - ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيْضًا رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلاَتِهِ۔ قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ فَقَالَ هِيَ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هَمَّامٌ عَنِ

ابْنِ جُحَادَةَ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ مَعَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ۔ "جناب عبد الجبار بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نو عمر لڑکا تھا، اپنے والد کی نماز کو نہ سمجھتا تھا، تو مجھے وائل بن علقمہ نے میرے والد وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔۔۔بتایا کہ۔۔۔ پھر آپ نے اپنا کپڑالپیٹ لیا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑااور اپنے ہاتھوں کو اپنے کپڑوں میں کرلیا۔۔۔ کہا کہ۔۔۔ جب رکوع کرناچاہتےتو اپنے دونوں ہاتھوں کو (کپڑے سے باہر) نکالتے پھر انھیں اوپر اٹھاتے۔ اورجب رکوع سے اپنا سر اٹھانا چاہتےتو اپنے دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اٹھاتے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور اپنے چہرے مبارک کو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان میں رکھا۔اور **جب سجدوں سے سراٹھاتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے**، حتیٰ کہ آپ ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوگئے۔
محمد (بن جحادہ) نے کہا کہ میں نے یہ حدیث حسن بن ابی الحسن(بصری) سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: یہی ہے رسول اللہ ﷺ کی نماز، جس نے اسے اختیار کیا، اختیار کیااور جس نے اسے چھوڑدیا، چھوڑدیا"۔(صحیح سنن اَبي داوٗد: علامہ ناصرالدین البانی ، جلد نمبر۱، کتاب الصلاۃ ، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، رقم الحدیث ۷۲۳)

۷۲۳- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ الله بنُ عُمَرَ بنِ مَيْسَرَةَ الْجُشَمِيُّ: حدثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بنُ سَعِيدٍ: حدثنا مُحَمَّدُ بنُ جُحَادَةَ: حدثني عَبْدُ الْجَبَّارِ بنُ وَائِلِ بنِ حُجْرٍ قال: كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبي، فحدَّثَني وائِلُ ابنُ عَلْقَمَةَ عن أبي وَائِلِ بنِ حُجْرٍ قال: صَلَّيتُ مع رسولِ الله ﷺ فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ. قال: ثُمَّ الْتَحَفَ ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ في ثَوْبِهِ. قال: فإِذَا أَرادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَهُمَا، وَإِذَا أَرادَ أَنْ يَرْفَعَ رأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ، وَإِذَا رفَعَ رأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ أَيضًا رفَعَ يَدَيْهِ، حتَّى فَرَغَ مِنْ صلَاتِهِ.

قال مُحَمَّدٌ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بنِ أَبي الْحَسَنِ فقال: هِيَ صلَاةُ رسولِ الله ﷺ، فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ.

۷۲۳- جناب عبد الجبار بن وائل بن حجر بیان کرتے ہیں کہ میں نوعمر لڑکا تھا' اپنے والد کی نماز کو نہ سمجھتا تھا، تو مجھے وائل بن علقمہ نے میرے والد وائل بن حجر ﷛ سے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ جب تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے...... بتایا کہ...... پھر آپ نے اپنا کپڑا لپیٹ لیا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے دائیں سے پکڑا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کپڑے میں کر لیا...... کہا کہ...... جب رکوع کرنا چاہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو (کپڑے سے باہر) نکالتے پھر انہیں اوپر اُٹھاتے۔ اور جب رکوع سے اپنا سر اُٹھانا چاہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اسی طرح اُٹھاتے۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور اپنے چہرے کو اپنی ہتھیلیوں کے درمیان میں رکھا۔ اور جب سجدوں سے سر اُٹھاتے تو بھی اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے، حتیٰ کہ آپ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے۔

محمد (بن جحادہ) نے کہا کہ میں نے یہ حدیث حسن بن ابی الحسن (بصری) سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: یہی ہے رسول اللہ ﷺ کی نماز، جس نے اسے اختیار کیا اختیار کیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا، چھوڑ دیا۔

صحيح سنن أبي داود

أبْوَاب تَفْرِيعِ اسْتِفْتَاحِ الصَّلاةِ

١١٦- بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلاةِ

٧٢٣ - عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: كُنْتُ غُلامًا لا أَعْقِلُ

٢٠٩

٢- كتاب الصلاة

صَلاةَ أَبِي ، قَالَ : فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، قَالَ: ثُمَّ الْتَحَفَ ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ ، وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ سَجَدَ ، وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ - أَيْضًا- رَفَعَ يَدَيْهِ ، حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ.

قَالَ مُحَمَّدٌ [راويه]: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، فَقَالَ: هِيَ صَلاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ ، وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ.

- صحيح.

٧٢٥ - عَنْ وَائِلِ بنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرَةِ.

- صحيح.

٧٢٦ - عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: قُلْتُ: لأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، ثُمَّ جَلَسَ ، فَافْتَرَشَ

صَحِيحُ سُنَنِ أَبِي دَاوُد

لِلإِمَامِ الحَافِظِ سُلَيْمَانَ بنِ الأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيّ

المتوفى سنة ٢٧٥هـ رحمه الله

تأليف

محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الأول

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع

لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد

الرياض

۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، - الْمَعْنَى - قَالاَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ، - يَعْنِي السَّعْدِيَّ - قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ فَقَالَ لَهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَلاَ أَعْلَمُ إِلاَّ أَنَّهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَصْنَعُهُ۔ ”جناب نضر بن کثیر یعنی سعدی نے بیان کیا کہ جناب عبداللہ بن طاؤس(تابعی) نے مسجد خیف میں میرے پہلو میں نماز پڑھی۔ وہ جب پہلا سجدہ کرلیتے اور اس سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے سامنے اُٹھاتے۔ مجھے ان کا یہ عمل منکر (عجیب اور غلط) محسوس ہوا تو میں نے وہیب بن خالد کو ان کا یہ عمل بتایا۔ جناب وہیب نے ان سے کہا کہ آپ ایسا کرتے ہیں جو میں نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ تو عبداللہ بن طاؤس نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کرتے دیکھااور میرے والد نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو یہ کرتے دیکھااور میں نہیں جانتا مگر انہوں نے کہاکہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ وہ یہ کرتے تھے“۔(صحیح سنن أبي داوٗد: علامہ ناصرالدین البانی ، جلد نمبر۱، کتاب الصلاۃ ، باب افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رقم الحدیث ۷۴۰)

٧٤٠- حَدَّثَنا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بنُ أَبَانٍ المَعْنَى قالا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بنُ كَثِيرٍ يَعْني السَّعْدِيَّ، قال: صَلَّى إلَى جَنْبِي عَبْدُ الله بنُ طَاوُسٍ في مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَكَانَ إذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الأُولى فَرَفَعَ رأْسَهُ مِنْهَا رفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، فأَنْكَرْتُ ذلِكَ، فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بنِ خَالِدٍ: فقال لهُ وُهَيْبُ بنُ خَالِدٍ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ؟ فقال ابنُ طَاوُسٍ: رَأَيْتُ أَبي يَصْنَعُهُ، وقال أَبي: رَأَيْتُ ابنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ، ولا أَعْلَمُ إلَّا أنَّهُ قال: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُهُ.

558

۷۴۰- جناب نضر بن کثیر یعنی سعدی نے بیان کیا کہ جناب عبداللہ بن طاؤس (تابعی) نے مسجد خیف میں میرے پہلو میں نماز پڑھی۔ وہ جب پہلا سجدہ کر لیتے اور اس سے اپنا سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے کے سامنے اُٹھاتے۔ مجھے ان کا یہ عمل منکر (عجیب اور غلط) محسوس ہوا تو میں نے وہیب بن خالد کو ان کا یہ عمل بتایا۔ جناب وہیب نے ان سے کہا کہ آپ ایسا کرتے ہیں جو میں نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا۔ تو عبداللہ بن طاؤس نے کہا: میں نے اپنے والد کو یہ کرتے دیکھا اور میرے والد نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کرتے دیکھا اور میں نہیں جانتا مگر انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ وہ یہ کرتے تھے۔

صحيح سنن أبي داود

٧٤٠ - عَنِ النَّضْرِ بْنِ كَثِيرٍ - يَعْنِي : السَّعْدِيَّ -، قَالَ: صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ الله بْنُ طَاوُسٍ فِي مَسْجِدِ الخَيْفِ ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الأُولَى ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا ، رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ، فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ ، فَقُلْتُ لِوُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ ! فَقَالَ لَهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَ أَحَدًا يَصْنَعُهُ ! فَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: رَأَيْتُ أَبِي يَصْنَعُهُ ، وَقَالَ أَبِي: رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ ، وَلا أَعْلَمُ إِلا أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُهُ .

- صحيح .

٧٤١ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ الله لِمَنْ حَمِدَهُ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَيَرْفَعُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ الله ﷺ .

وفي لفظ : وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُهُمَا إِلَى ثَدْيَيْهِ .

- صحيح :خ .

٧٤٢ - عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ عَبْدَ الله بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلاةَ ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا دُونَ ذَلِكَ .

- صحيح .

١١٨- بَاب مَنْ ذَكَرَ أَنَّهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ

٧٤٣ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ الله ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ ، كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ .

- صحيح .

٢١٤

صَحِيحُ سُنَنِ أَبِي دَاوُدَ

لِلإِمَامِ الحَافِظِ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيِّ
المتوفى سنة ٢٧٥هـ رحمه الله

تأليف
محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الأول

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلَّهُ يَعْنِي رَفْعَ يَدَيْهِ۔ ”حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے“۔(سنن نسائی: جلد نمبر۲، کتاب الافتتاح، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الأُولَى ، رقم الحدیث۱۱۴۶)

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولَى — جب پہلا سجدہ کرکے سر اٹھاوے تو دونوں ہاتھ اٹھاوے

١١٤٦- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ كُلِّهِ يَعْنِي رَفْعَ يَدَيْهِ۔

مالک بن حویرث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تب بھی ایسا ہی کرتے یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّهُ "رَأَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ"۔ ”**حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ** عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے وقت، سجدہ کرتے وقت اور **سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا**، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر کرلیتے تھے“۔ (مسند أحمد بن حنبل، مُسْنَدُ الْمَكِّيِّينَ، حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، رقم الحديث ۱۵۶۸۹)

مسند امام احمد بن حنبل مترجم — ۴۵۹ — مسند المكيين

ثانی مسند المكيين والمدنيين

حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی اللہ عنہ

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(١٥٦٨٩) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ السُّجُودِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ [راجع: ١٥٦٨٥].

(١٥٦٨٩) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو نماز میں رکوع سے سر اٹھاتے وقت، سجدہ کرتے وقت اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا ہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر کر لیتے تھے۔

۵۔ قال ابن أبي شيبة في المصنف: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ **دوسجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے**“۔(مصنف ابن ابی شیبہ: الجزءالاول، کتاب الصلاۃ، باب فی رفع الیدین بین السجدتین، صفحہ نمبر۱۱۶، رقم الحدیث۲۸۱۵)

۶۔ قال ابن أبي شيبة في المصنف: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الأُولَى۔ ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ **جب پہلے سجدے سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے تھے**“۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: الجزء الاول، کتاب الصلاۃ، باب فی رفع الیدین بین السجدتین، صفحہ نمبر۱۱۶، رقم الحدیث۲۸۱۶)

۷۔ قال ابن أبي شيبة في المصنف: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: رَأَيْتُ نَافِعًا وَطَاوُوسا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ ”حضرت نافعؒ اور طاوسؒ **دوسجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے**“۔(مصنف ابن ابی شیبہ: الجزء الاول، کتاب الصلاۃ، باب فی رفع الیدین بین السجدتین، صفحہ نمبر۱۱۶-۱۱۷، رقم الحدیث۲۸۱۷)

۸۔ قال ابن أبي شيبة في المصنف: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ؛ أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ ”ابن سیرینؒ دوسجدوں کے درمیان رفع یدین کرتے تھے“۔(مصنف ابن ابی شیبہ: الجزءالاول، کتاب الصلاۃ، باب فی رفع الیدین بین السجدتین، صفحہ نمبر۱۱۷، رقم الحدیث۲۸۱۸)

المصنف لابن أبي شيبة

الإمام الحافظ

أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن أبي شيبة العبسي

١٥٩-٢٣٥هـ

تحقيق

أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد

المجلد الثاني

الصلاة – الجمعة

٢١٣٦ – ٥٦٣٢

الناشر

الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

١١٦ ———— كتاب الصلاة

٨٦- فِي رَفْعِ اليَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

٢٨١٤- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْت النَّبِيَّ ﷺ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ(٢).

٢٨١٥- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ(٣).

٢٨١٦- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابن عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الأُولَى(٤).

٢٨١٧- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: رَأَيْت نَافِعًا

مصنف ابن أبي شيبة ———— ١١٧

وَطَاوُسا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

٢٨١٨- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

٢٨١٩- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: رَأَيْته يَفْعَلُهُ.

(١) كذا في الأصول، ووقع في المطبوع: [نا].
(٢) أخرجه مسلم: (٤/ ١٢٣-١٢٤).
(٣) إسناده لا بأس به.
(٤) إسناده صحيح.

المصنف لابن أبي شيبة

الإمام الحافظ

أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن أبي شيبة العبسي

١٥٩-٢٣٥هـ

تحقيق

أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد

المجلد الثاني

الصلاة – الجمعة

٢١٣٦ – ٥٦٣٢

الناشر

الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

١١٦ ———— كتاب الصلاة

٨٦- فِي رَفْعِ اليَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

٢٨١٤- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْت النَّبِيَّ ﷺ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ(٢).

٢٨١٥- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ(٣).

٢٨١٦- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابن عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الأُولَى(٤).

٢٨١٧- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: رَأَيْت نَافِعًا

مصنف ابن أبي شيبة ———— ١١٧

وَطَاوُسا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

٢٨١٨- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

٢٨١٩- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: رَأَيْته يَفْعَلُهُ.

(١) كذا في الأصول، ووقع في المطبوع: [نا].
(٢) أخرجه مسلم: (٤/ ١٢٣-١٢٤).
(٣) إسناده لا بأس به.
(٤) إسناده صحيح.

مندرجہ بالااحادیث میں دوسجدوں کے درمیان رفع یدین کرنااورذیل میں پیش کردہ صحیح مسلم کی احادیث میں عین اس موقع پر(یعنی سجدوں سے سراٹھاتے ہوئے) رفع یدین نہ کرنااس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین کیا جاتا تھا اور بعد میں اس موقع پر رفع یدین کرناترک کردیا گیا۔ذیل میں رقم احادیث میں دوسجدوں کے درمیان رفع یدین کی لفظ ''لا'' سے نفی ومنع اور نسخ و ترک ثابت ہے جوکہ رفع یدین کی منسوخیت کی چوتھی واضح دلیل ہے۔

ا۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، - عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلاَ يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ ''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز پڑھتے تواپنے مونڈھوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتےاور اسی طرح رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سراٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھےاور سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے''۔(صحیح مسلم، جلد نمبر ۲، کتاب الصلاۃ، باب اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لاَ يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ، رقم الحدیث ۸۶۱)

صحیح مسلم شریف جلد دوم — نماز کے مسائل

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنْ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنْ السُّجُودِ

باب: تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کے احکام

٨٦١– عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَقَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ مِنْ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

٨٦١– عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ جب نماز پڑھتے تو اپنے مونڈھوں تک اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور اسی طرح رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

٢۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ لِلصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلاَ يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔ "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں تک اٹھاکے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے یعنی رفع یدین سجدوں کے درمیان نہ کرتے"۔(صحیح مسلم، جلد نمبر ۲، کتاب الصلاۃ، باب اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لاَ يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُودِ، رقم الحدیث ۸۶۲)

صحیح مسلم شریف جلد دوم — نماز کے مسائل

بَابُ اسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ مَعَ تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ وَالرُّكُوعِ وَفِي الرَّفْعِ مِنْ الرُّكُوعِ وَأَنَّهُ لَا يَفْعَلُهُ إِذَا رَفَعَ مِنْ السُّجُودِ

باب: تکبیر تحریمہ، رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت مونڈھوں تک دونوں ہاتھ اٹھانے اور سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھانے کے احکام

٨٦٢– عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ مِنْ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ السُّجُودِ.

٨٦٢– ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرمؐ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں مونڈھوں تک اٹھا کے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع کا ارادہ فرماتے تب بھی ایسا ہی کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو ایسا نہ کرتے یعنی رفع یدین سجدوں کے درمیان نہ کرتے۔

٣۔ حَدَّثَنَاأَبُو بَكْرٍقَالَ: حَدَّثَنَاابْنِ عُيَيْنَةَ،عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ "رسول اللہ ﷺ دوسجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے"۔(مصنف ابن ابی شیبہ: الجزء الاول، کتاب الصلاۃ، باب فی رفع الیدین بین السجدتین، صفحہ نمبر۱۱۶، رقم الحدیث ۲۸۱۴)

المصنف لابن أبي شيبة
الإمام الحافظ
أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن أبي شيبة العبسي
١٥٩-٢٣٥هـ
تحقيق
أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد
المجلد الثاني
الصلاة – الجمعة
٢١٣٦ – ٥٦٣٢
الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

١١٦ — كتاب الصلاة

٨٦- في رَفْعِ اليَدَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

٢٨١٤- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ(٢).

٢٨١٥- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ(٣).

٢٨١٦- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الأُولَى(٤).

٢٨١٧- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: رَأَيْتُ نَافِعًا

مصنف ابن أبي شيبة — ١١٧

وَطَاوُسًا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

٢٨١٨- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ.

٢٨١٩- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: رَأَيْتُه يَفْعَلُهُ.

(١) كذا في الأصول، ووقع في المطبوع: [لنا].
(٢) أخرجه مسلم: (٤/ ١٢٣-١٢٤).
(٣) إسناده لا بأس به.
(٤) إسناده صحيح.

۵۔ سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت (یعنی دوسری اورچوتھی رکعت کے شروع میں) رفع الیدین کی منسوخیت کی پانچویں دلیل

سب سے پہلے میں وہ منسوخ احادیث پیش کرونگا جن سے سجدوں سے کھڑے ہوتے ہوئے (یعنی دوسری اورچوتھی رکعت کے شروع میں) رفع یدین کرنے کی دلیل ملتی ہے پھر اس کے نسخ کی احادیث پیش کرونگا جس سے سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین نہ کرنے کی دلیل ملتی ہے۔

ا۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ مَيْمُونٍ الْمَكِّيِّ، أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى بِهِمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنِّي رَأَيْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صَلاَةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا فَوَصَفْتُ لَهُ هَذِهِ الإِشَارَةَ فَقَالَ إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَاقْتَدِ بِصَلاَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ۔ ”قتیبہ بن سعید اپنی سند سے میمون مکی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے (یعنی رفع یدین کرتے تھے)۔جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے، جب سجدہ کرتےاور جب قیام کے لئے اُٹھتے اور قیام کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرتے تھے۔ چنانچہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور انہیں کہاکہ میں نے ابن زبیرؓ کو اس اس طرح نماز پڑھتے دیکھا کہ ان کی طرح کسی اور کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہیں اشاروں (رفع یدین) کی تفصیل بتائی تو حضرت ابن عباسؓ نے جواباً کہا: اگر تم رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھنا پسند کرتے ہو توحضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی نماز کی اقتداء کرو“۔ (صحیح سنن اَبی داوٗد: علامہ ناصرالدین البانی، جلد نمبر۱، کتاب الصلاۃ، باب افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رقم الحدیث ۷۳۹)

۷۳۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا ابنُ لَهِيعَةَ عن أبي هُبَيْرَةَ، عن مَيْمُونٍ المَكِّيِّ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ الله بنَ الزُّبَيْرِ وَصَلَّى بِهِمْ يُشِيرُ بِكَفَّيْهِ حِينَ يَقُومُ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ يَسْجُدُ وَحِينَ يَنْهَضُ لِلْقِيَامِ فَيَقُومُ فَيُشِيرُ بِيَدَيْهِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى ابنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ: إِنِّي رَأَيْتُ ابنَ الزُّبَيْرِ صَلَّى صلاةً لَمْ أَرَ أَحَدًا يُصَلِّيهَا، فَوَصَفْتُ لهُ هَذِهِ الْإِشَارَةَ، فقال: إِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى صلاةِ رسولِ الله ﷺ فَاقْتَدِ بصلاةِ عَبْدِ الله بنِ الزُّبَيْرِ.

۷۳۹- قتیبہ بن سعید اپنی سند سے میمون مکی سے راوی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتے تھے۔(یعنی رفع الیدین کرتے تھے۔)جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے، جب رکوع کرتے، جب سجدہ کرتے اور جب قیام کے لیے اُٹھتے اور قیام کرتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتے تھے۔ چنانچہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور انہیں کہا کہ میں نے ابن زبیر کو اس اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ ان کی طرح کسی اور کو نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا اور انہیں ان اشاروں (رفع الیدین) کی تفصیل بتائی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواباً کہا: اگر تم رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھنا پسند کرتے ہو تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کرو۔

۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بِن صَالِحْ حَدَّثَنَا اللَيْث اَخْبَرْنِی نَافَعْ اَن عَبْدُاللَّهِ بِن عُمر كَانَ اِذَااَستَقبَل الصَّلاَةَ رَفَع يَدَيْهِ قَالَ وَ اِذَا رَكَعَ و اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَ اِذَاقَامَ مِنَ الْسِجْدَتَيْن كَبْر۔ ”نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمررضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتےاور کہاکہ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتےاور جب دو سجدوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتےاور رفع یدین کرتے (دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں)“۔(جزرفع الیدین للبخاری:ص۲۷۲)

جزء رفع الیدین للبخاریؒ ﴿۲۷۲﴾

(۱٤) ......حدثنا عبد اللہ بن صالح حدثنا اللیث اخبرنی نافع ان عبد اللہ بن عمر کان اذا استقبل الصلاۃ رفع یدیہ قال و اذا رکع و اذا رفع رأسہ من الرکوع و اذا قام من السجدتین کبر۔

ترجمہ......نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب نماز شروع کرتے تو رفع یدین کرتے اور کہا کہ جب وہ رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب دو سجدوں سے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے (دوسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں)۔

اس سے معلوم ہوا کہ عبداللہ بن عمر دو سجدوں سے کھڑے ہو کر بھی رفع یدین کیا کرتے تھے۔

مندرجہ بالا احادیث میں سجدوں سے کھڑے ہوتے ہوئےرفع یدین کرنااورذیل میں پیش کردہ احادیث میں عین اس موقع پر(یعنی سجدوں سے کھڑے ہوتے ہوئے) رفع یدین نہ کرنااس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے سجدوں سے کھڑے ہوتےہوئے بھی رفع یدین کیا جاتا تھا اور بعد میں اس موقع پر

رفع یدین کرنا ترک کر دیا گیا۔ ذیل میں رقم احادیث میں سجدوں سے کھڑے ہوتے ہوئے رفع یدین کی لفظ "لا" سے نفی ومنع اور نسخ و ترک ثابت ہے جو کہ رفع یدین کی منسوخیت کی پانچویں واضح دلیل ہے۔

۱۔ أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ الدَاوُدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ صَدْرِهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُهُ بَعْدَ ذَلِكَ"۔ "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور اس کے بعد (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کرتے تھے"۔ (ناسخ ومنسوخ من الحدیث لابن شاھین، بَابٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، صفحہ نمبر ۱۵۳)

لنجاشي سلَّمنا عليه فلمْ يَرُدَّ علينا وقال: إنَّ في الصلاةِ لشغلاً(۱).

۲٤۱ — حدَّثنا عبد الله بن محمد قال (نا) أحمد بن جعفر قال حدثني أبي قال حدثني إبراهيم بن طَهْمان عن أبي الزبير عن محمد بن علي بن حسين قال: كان النبيُّ ﷺ يُصلِّي تطوعاً فمرّ عليه عمّارٌ فسلَّم عليه فردّ عليه النبيُّ ﷺ(۲).

۲٤۲ — حدَّثنا عبد الله بن محمد بن زياد النيسابوري قال (نا) عبد الرحمن بن بشر بن الحكم قال (نا) سفيان عن عمرو عن محمد بن علي أبي جعفر أن عماراً سلَّم على النبيِّ ﷺ وهو يُصَلِّي فَرَدَّ عليه.

۲٤۳ — حدَّثنا عبد الله قال (نا) الحسن بن يحيى (أنا) عبد الرزاق (أنا) ابن جريج أخبرني عون بن عبد الله عن حميد الحميري أن ابن مسعود سلَّم على النبيِّ ﷺ بمكةَ والنبيُّ ﷺ يُصلي فردَّ عليه السَّلامَ.

[باب رفع اليدين في الصلاة]

۲٤٤ — حدَّثنا القاضي أبو بكر الداوودي قال (نا) عمر بن أحمد بن عثمان (نا) أحمد بن عبد الله الرَّقيّ (نا) رزق الله بن موسى (نا) يحيى بن سعيد القطَّان (نا) مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمرَ قال:

كان رسولُ اللهِ ﷺ إذا دخلَ في الصلاةِ رَفَعَ يديه نحو صدْرِه وإذا رَكَعَ وإذا رَفعَ رَأْسَهُ من الركُوعِ، ولا يرفعُ بعْد ذلك(۳).

انتهى الجزء الثالث.

(۱) أخرجه البخاري ۳/۷۲ في كتاب العمل في الصلاة باب ما ينهى من الكلام في الصلاة ۱۱۹۹ ومسلم (۱/۳۸۲) في المساجد باب تحريم الكلام في الصلاة ۳٤/۵۳۸.

(۲) أخرجه النسائي ۳/٦ (۱۱۸۸).

(۳) في إسناده رزق الله بن موسى صدوق يهم التقريب (۱/۲۵۰) والحديث بهذا المتن أخرجه البخاري ۲/۲۵۵ في كتاب الأذان باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء (۷۳۵ ـ ۷۳٦ ـ ۷۳۸ ـ ۷۳۹) وأخرجه مسلم (۱/۲۹۲) في كتاب الصلاة باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين ۲۱/۳۹۰.

۱۵۳

۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهُمَا كَذَلِكَ فَيَرْكَعُ ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلاَتُهُ. "حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے حتیٰ کہ وہ کندھوں کے برابر آجاتے۔ پھر [اللہ اکبر] کہتے اور انہیں ویسے ہی اُٹھاتے اور رکوع کرتے پھر جب اپنی کمر اُٹھانا چاہتے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر آجاتے پھر کہتے: [سَمِعَ اللہُ لِمَن حَمِدَہ] اور سجدوں میں اپنے ہاتھ نہ اُٹھاتے اور رکوع سے پہلے ہر تکبیر میں اپنے ہاتھ اُٹھاتے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کی نماز پوری ہوجاتی"۔ (صحیح سنن اَبی داوَد: علامہ ناصر الدین البانی، جلد نمبر ۱، کتاب الصلاۃ، بابٌ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، رقم الحدیث ۷۲۲)

۲- كتاب الصلاة

افتتاح نماز اور رفع الیدین کے احکام ومسائل

۷۲۲ - حَدَّثَنَا مُحمَّدُ بنُ الْمُصَفَّى الْحِمْصِيُّ: حدثنا بَقِيَّةُ: حدثنا الزُّبَيْدِيُّ عن الزُّهْرِيِّ، عن سَالِمٍ، عن عَبْدِ الله بنِ عُمَرَ قال: كَانَ رسولُ الله ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ وَهُما كَذَلِكَ فَيَرْكَعُ، ثُمَّ إِذَا أَرادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قال: «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ»، ولا يَرْفَعُ يَدَيْهِ في السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا في كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ.

۷۲۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے حتیٰ کہ وہ کندھوں کے برابر آجاتے۔ پھر [اللہ اکبر] کہتے اور انہیں ویسے ہی اُٹھاتے اور رکوع کرتے پھر جب اپنی کمر اُٹھانا چاہتے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے، حتیٰ کہ آپ کے کندھوں کے برابر آجاتے پھر کہتے: [سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہ] اور سجدوں میں اپنے ہاتھ نہ اُٹھاتے اور رکوع سے پہلے ہر تکبیر میں اپنے ہاتھ اُٹھاتے، حتیٰ کہ آپ کی نماز پوری ہوجاتی۔

۷۲۲۔ تخريج: [صحيح] أخرجه الدارقطني: ۱/ ۲۸۷، ح: ۱۰۹۸ من حديث بقية به، ورواه ابن أخي الزهري عن لزهري به عند أحمد: ۲/ ۱۳۳، ۱۳٤، وابن الجارود، ح: ۱۷۸، وسنده صحيح.

۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضى الله عنه - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَىْءٍ مِنْ صَلاَتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ . قَالَ أَبُو دَاوُدَ فِي حَدِيثِ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ حِينَ وَصَفَ صَلاَةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ۔

”سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو [اللہ اکبر] کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے۔ اور جب اپنی قراءت پوری کر لیتے اور رکوع کرنا چاہتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے اُٹھتے تو اسی طرح کرتے۔ اور **نماز میں بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں آپ ﷺ رفع الیدین نہ کرتے تھے** اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اُٹھتے تو اپنے ہاتھ اُٹھاتے اور [اللہ اکبر] کہتے“۔ (سنن اَبي داوٗد: تحقیق و تخریج زبیر علی زئی، جلد نمبر۱، کتاب الصلاۃ، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، رقم الحدیث ۷۴۴)

۲- کتاب الصلاة — افتتاح نماز اور رفع الیدین کے احکام ومسائل

٧٤٤- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ، عن عَبْدِ الله بنِ الْفَضْلِ بنِ رَبِيعَةَ ابنِ الْحَارِثِ بنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عن عَبْدِ الرَّحْمَنِ الأَعْرَجِ، عن عُبَيْدِالله بنِ أبي رافِعٍ، عن عَلِيِّ بنِ أبي طَالِبٍ عن رسولِ الله ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلا يَرْفَعُ يَدَيْهِ في شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ.

۷۴۴- سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو [اللہ اکبر] کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے۔ اور جب اپنی قراءت پوری کر لیتے اور رکوع کرنا چاہتے تو اسی طرح ہاتھ اُٹھاتے اور جب رکوع سے اُٹھتے تو اسی طرح کرتے۔ اور نماز میں بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں آپ رفع الیدین نہ کرتے تھے اور جب دو رکعتیں پڑھ کر اُٹھتے تو اپنے ہاتھ اُٹھاتے اور [اللہ اکبر] کہتے۔

561

٧٤٤ـ تخريج: [إسناده حسن] أخرجه الترمذي، الدعوات، باب منه [دعاء "وجهت وجهي للذي فطر السماوات والأرض ..."]، ح: ٣٤٢٣ عن الحسن بن علي به، وقال: "حسن صحيح"، ورواه ابن ماجه، ح: ٨٦٤، وصححه ابن خزيمة، ح: ٥٨٤.

فائدہ: اس حدیث میں بھی سجدوں کے رفع الیدین کی نفی ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہوا کہ تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو کر رفع الیدین کرنا ہے نہ کہ بیٹھے ہوئے۔

۲- كتاب الصلاة
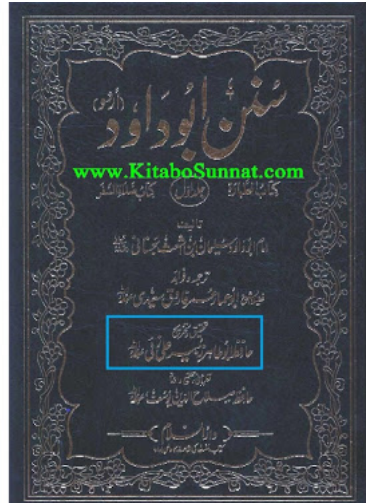
٧٤٤ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاةِ الْمَكْتُوبَةِ ، كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ ، إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ ، وَلا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ ، رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ .

- حسن صحيح .

٧٤٥ - عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ ، حَتَّى يَبْلُغَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ .

- صحيح: م.

٧٤٦ - عن أبي هُرَيْرَةَ ، قال: لَوْ كُنْتُ قُدَّامَ النَّبِيِّ ﷺ لَرَأَيْتُ إِبِطَيْهِ . . .

قال لاحِقٌ[راويه]: ألا تَرَى أَنَّهُ فِي الصَّلاةِ ، وَلا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَكُونَ قُدَّامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ !

وفي زيادة : يَعْنِي: إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ .

- صحيح .

٧٤٧ - عن عَبْدِاللهِ بن مسعود ، قال: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّلاةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ ، قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدًا ، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي، قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا، ثُمَّ أُمِرْنَا بِهَذَا. - يَعْنِي: الإِمْسَاكَ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ-.

- صحيح .

٢١٥

تأليف
محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الأول

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد
الرياض

غیر مقلدین حضرات کے اشکالات کے جوابات

موجودہ دور کے تقریباً تمام غیر مقلدین حضرات اس پُرفتن دور کے اپنے ایک عالم زبیر علی زئی صاحب کی اندھی تقلید کرتے ہوئے اپنے ہی جید عالم و محدث علامہ ناصرالدین البانیؒ کی تحقیق اور فتویٰ علماءِ اہلحدیث تک کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے سجدوں کی رفع یدین کی تمام احادیث پر ضعیف ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کی سنن نسائی کی حدیث میں راوی (شعبہ) کے نام کی غلطی کی وجہ سے یہ حدیث تدلیس سعید کی بناپر ضعیف ہے۔ اور اپنے اس اعتراض پر گواہی بھی ان لوگوں سے پیش کرتے ہیں جن کو یہ مقلد و مشرک کہہ کر ان پر گمراہ ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں۔ اگر موصوف کے نزدیک علامہ انورشاہ کشمیریؒ کی تحقیق اتنی ہی معتبر ہے تو ان کی باقی تحقیقی اقوال کو بھی قبول کرلیں ورنہ صرف اپنے مطلب کی بات سے استدلال کرنا عام اور لاعلم مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔

نورالعینین ﷺ رفع الیدین 101

وإذا رفع رأسه من السجود حتى يحاذي بهما فروع أذنيه "

[ج ۲ ص ۲۰۵، ۲۰۶ ح ۱۰۸۶ طبع دارالسلام]

یاد رہے کہ امام نسائی کی سنن صغریٰ (المجتبیٰ) کے عام نسخوں میں غلطی سے "عن سعید" کے بجائے "عن شعبة" چھپ گیا ہے۔

نورالعینین ﷺ رفع الیدین 99

انور شاہ کاشمیری دیوبندی کہتے ہیں: " وشعبة في النسخة غلط "إلخ

اور (سنن نسائی کے) نسخہ میں شعبہ (کالفظ) غلط ہے الخ (نیل الفرقدین ص ۳۲)

یہ عبارت حبیب اللہ ڈیروی دیوبندی نے نقل کر کے اس پر حسبِ عادت نیش زنی کر رکھی ہے۔ [دیکھئے نورالصباح ص ۲۳۰]

نورالعینین ﷺ رفع الیدین 100

محمد یوسف بنوری دیوبندی صاحب نے کہا:

" تنبيه وقع في نسخة النسائي المطبوعة بالهند: شعبة عن قتادة بدل سعيد عن قتادة وهو تصحيف صرح عليه شيخنا أيضاً فيه " نيل الفرقدين" وقال فيه (۳۲)...... [معارف السنن ج ۲ ص ۴۵۶]

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بنوری صاحب بھی اپنے استاد انور شاہ کاشمیری کی طرح "شعبہ" کے لفظ کو وہم سمجھتے ہیں اور صحیح لفظ "سعید" قرار دیتے ہیں۔ یہ دو دیوبندی اکابر کی گواہی ہے۔

حضرت مالک بن حویرثؓ کی سجدوں میں رفع الیدین والی سب سے قوی حدیث کو غیر مقلدین حضرات زبیر علی زئی صاحب کی تعصبانہ واحمقانہ تحقیق پر صرف (شعبہ) کے نام کی غلطی کو جواز بناکر رد کر دیتے ہیں، حالانکہ جو اعتراض یہ کرتے ہیں ان کے پاس نہ تو اس کی کوئی مستند دلیل ہے اور ناہی آج تک کسی محدث نے اس اعتراض کو پیش کیا جس سے اس کے صحیح ہونے کی دلیل ملتی ہو۔ اب یا تو زبیر علی زئی صاحب علم غیب جانتے ہیں جو ان کو ۱۲۰۰ سال پہلے ہونے والی اس غلطی کا علم ہوگیا یا پھر یہ انکا وہم اور دھوکہ بازی ہے جس سے یہ اپنے اندھے مقلدین کو بیوقوف بنارہے ہیں۔ اب میں آپ کو زئی صاحب کی اس دھوکہ بازی کی دلیل پیش کرتا ہوں جس سے یہ واضح ہوجائے گا یہ کاتب کی غلطی نہیں بلکہ زئی صاحب کا جھوٹ ہے۔ اگر چند لمحوں کے لئے ان کی اس دلیل کو قبول کر لیا جائے تو بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس کتاب کا حوالہ زبیر علی زئی صاحب نے پیش کیا ہے (جس میں سعید کا نام درج ہے) وہ صحیح ہے؟ اور یہ اشکال بھی ہوتا ہے کہ یہ بات آپ کے زبیر علی زئی صاحب کی سمجھ میں تو آئی مگر آپ کے فرقے کے کسی دوسرے عالم کی سمجھ میں نہیں آئی اور نہ ہی پچھلے ۱۲۰۰ سالوں میں کسی محدث کی سمجھ میں آئی کہ وہ سجدوں کی رفع یدین کی اس صحیح حدیث پر سعید سے شعبہ نام کی تبدیلی کا اعتراض اٹھاتا۔ سجدوں کی رفع الیدین کی اس حدیث کو اہلحدیث علماء اور آج کے سعودی عرب کے علماء بھی صحیح کہتے ہیں لہٰذا اس بنا پر غیر مقلدین حضرات نے اپنے فتویٰ علماء اہلحدیث کے فتویٰ کو بھی رد کر دیا اور آل سعود کے فتوں کو بھی وہ بھی صرف زبیر علی زئی صاحب کی اندھی تقلید کرتے ہوئے۔

سجدوں کی رفع یدین کی احادیث کے صحیح ہونے کے تحقیقی اور الزامی دلائل پیش کرنے سے پہلے میں تمام غیر مقلدین حضرات سے صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ صحیح بخاری کی ان احادیث کو تو آپ خود نماز میں رفع الیدین کی دلیل بناکر پیش کرتے ہیں۔ تو برائے مہربانی مجھے اس بات کا جواب دیدیں کہ رفع یدین کی تقریباً جتنی بھی احادیث ہیں ان میں ہر حدیث کے آخر میں لکھا ہے کہ " سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے"، "دو سجدوں کے درمیان آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے"، "سجدہ کرتے وقت یا سجدے سے سر اٹھاتے وقت اس طرح رفع یدین نہیں کرتے تھے"، "البتہ سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے"۔ اگر سجدوں میں رفع الیدین کی تمام احادیث ضعیف ہیں تو پھر کیا وجہ تھی کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث میں سجدوں کی رفع الیدین کے نہ کرنے کا ذکر کیا گیا؟

جب کوئی عمل متواتر کیا جاتا ہو تبھی اس کی منسوخی پر اس کے کرنے سے منع کیا جاتا ہے۔ اور ناسخ و منسوخ کے اصول تحت جب تک کسی عمل کا ناسخ نہیں ہوتا تب تک اس کی منسوخی کا جواز نہیں ہوسکتا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بقول تمام غیر مقلدین حضرات اور ان کے زبیر علی زئی صاحب کے جب سجدوں کی رفع یدین کی تمام احادیث ضعیف ہیں تو پھر بخاری و مسلم کی احادیث میں سجدوں کے رفع الیدین کرنے سے عین ان ہی مواقعوں پر منع کیوں کیا گیا ہے جن مواقعوں پر سجدوں کے رفع الیدین کرنے کی احادیث ملتی ہیں؟ بخاری و مسلم کی احادیث میں سجدوں کے رفع الیدین سے منع کیا جانا اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ سجدوں کے رفع یدین کی تمام احادیث بالکل صحیح ہیں اور یہ عمل بعد میں منسوخ ہوا ہے۔

سجدوں میں جاتے وقت رفع یدین کرنا

علامہ ابن رشد المالکیؒ (متوفی ۵۹۰ھ) اثبات رفع یدین پر تیسری حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ إِلَى رَفْعِهَا عِنْدَ

السُّجُودِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْهُ۔۔۔وَالْحَدِيثُ الثَّالِثُ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، وَفِيهِ زِيَادَةٌ عَلَى مَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ «أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ السُّجُودِ» "۔ "بعض اہل حدیث علماء نے سجدہ کرتے وقت اور سجدہ سے اٹھتے وقت بھی رفع الیدین کی حمایت کی ہے۔۔۔ تیسری حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر یہ اضافہ موجود ہے کہ «آپ سجدوں میں بھی رفع یدین کرتے» "۔ (بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد: ج۱، الفصل الثانی، المسألۃ الاولیٰ[رفع الیدین]، ص۳۲۶، ۳۲۷)

فرائض الصلاة لفعله ﷺ ، وذلك أن حديث أبي هريرة إنما فيه أنه قال له : « وكبر » ولم يأمره برفع يديه، وثبت عنه ﷺ من حديث ابن عمر[1] وغيره: « أنه كان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة » .

وأما اختلافهم في المواضع التي ترفع فيها فذهب أهل الكوفة: أبو حنيفة وسفيان الثوري وسائر فقهائهم إلى أنه لا يرفع المصلي يديه إلا عند تكبيرة الإحرام فقط ، وهي رواية ابن القاسم عن مالك ، وذهب الشافعي وأحمد وأبو عبيد وأبو ثور وجمهور أهل الحديث وأهل الظاهر إلى الرفع عند تكبيرة الإحرام، وعند الركوع ، وعند الرفع من الركوع ، وهو مروي عن مالك إلا أنه عند بعض أولئك فرض وعند مالك سنة . وذهب بعض أهل الحديث ، إلى رفعها عند السجود وعند الرفع منه . والسبب في هذا الاختلاف كله اختلاف الآثار الواردة في ذلك ومخالفة العمل بالمدينة لبعضها ، وذلك أن في ذلك أحاديث :

أحدها : حديث عبد الله بن مسعود[2] ، وحديث البراء بن ....

= وقد تقدم وهو حديث المسيء صلاته .

(١) أخرجه البخاري (٢ /٢١٩ رقم ٧٣٦) ، ومسلم (١ /٢٩٢ رقم ٢٢ /٣٩٠) . وغيرهم .

(٢) أخرجه أبو داود (١ /٤٧٧ رقم ٧٤٨) ، والترمذي (٢ /٤٠ رقم ٢٥٧) والنسائي (٢ /١٨٢) ، وأحمد (١ /٣٨٨) ، والطحاوي في شرح معاني الآثار (١ /٢٢٤) ، وابن حزم في المحلى بالآثار (٢ /٢٦٤ -٢٦٥) .
قال عبد الله بن مسعود: «ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ قال : فصلى ، فلم يرفع يديه إلا مرة » .
قال الترمذي : حديث حسن ، وصححه ابن حزم (٢ /٢٦٤) ، وابن القطان كما في الدراية (١ /١٥٠) وضعفه بعضهم بدون دليل .
قلت : والخلاصة أن الحديث صحيح . انظر الكلام عليه في (مرويات ابن مسعود) للدكتور الشريف منصور بن عون العبدلي (١ /٤٨٣ -٤٨٨) فقد أجاد وأفاد .

٣٢٦

عازب[1] « أنه كان ﷺ يرفع يديه عند الإحرام مرة واحدة ، لا يزيد عليها » .

والحديث الثاني : حديث ابن عمر عن أبيه[2] أن رسول الله ﷺ كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه ، وإذا رفع رأسه من الركوع رفعهما أيضاً كذلك وقال : « سَمِعَ الله لمنْ حَمِدَهُ رَبَّنا وَلَكَ الحَمْدُ » كان لا يفعل ذلك في السجود ، وهو حديث متفق على صحته ، وزعموا أنه روى ذلك عن النبي ﷺ ثلاثة عشر رجلًا من أصحابه[3] .

والحديث الثالث : حديث وائل بن حجر[4] ، وفيه زيادة على ما في حديث عبد الله بن عمر « أنه كان يرفع يديه عند السجود » .

(١) أخرجه أبو داود (١ /٤٧٨ رقم ٧٤٩) ، والطحاوي في شرح معاني الآثار (١ /٢٢٤) ، والدارقطني (٢ /٢٩٣ رقم ١٨ و٢١ و٢٣) ، والبيهقي (٢ /٧٦) عن البراء بن عازب « أن رسول الله ﷺ كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه إلى قريب من أذنيه ثم لا يعود » .
قال النووي في المجموع (٣ /٤٠٢) عن حديث البراء هذا بأنه ضعيف باتفاق . ثم تكلم عليه فانظره .

(٢) قلت : الصواب حديث سالم بن عبد الله عن أبيه .
أخرجه البخاري (٢ /٢١٨ رقم ٧٣٥) ، ومسلم (١ /٢٩٢ رقم ٢١ /٣٩٠) ، وأبو داود (١ /٤٦١ رقم ٧٢١) ، والترمذي (٢ /٣٥ رقم ٢٥٥) ، وابن ماجه (١ /٢٧٩ رقم ٨٥٨) ، وأبو عوانة (٢ /٩٠) ، والدارقطني (١ /٢٨٧ رقم ٢) ، والبيهقي (٢ /٢٦) ، وأبو نعيم في الحلية (٩ /١٥٧) ، والدارمي (١ /٢٨٥) ، وأحمد (١ /١٤٧) ، والشافعي في ترتيب المسند (١ /٧٢ رقم ٢١١) ، ومالك (١ /٧٥ رقم ١٦) .

(٣) قلت : بلغ من رواه من الصحابة نحو خمسين صحابياً . انظر تخريج أحاديثهم في كتابنا « إرشاد الأمة إلى فقه الكتاب والسنة » جزء الصلاة .

(٤) الذي فيه الرفع عند السجود . ذكره البخاري في « قرة العينين برفع اليدين في الصلاة » رقم (٦٩) عن وكيع ، عن الأعمش عن إبراهيم ، أنه ذكر له حديث وائل بن حجر أن النبي ﷺ كان يرفع يديه إذا ركع وإذا سجد . قال إبراهيم :=

٣٢٧

غیر مقلدین کے مانے ہوئے اور مستند محقق محدث علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی سجدہ میں جاتے وقت بھی رفع یدین کرتے تھے"۔

"یہ رفع یدین ۱۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم اور حسن بصریؒ، طاؤسؒ، ابن عمر رضی اللہ عنہ کے غلام نافعؒ، سالم بن نافعؒ، قاسم بن محمدؒ، عبداللہ بن دینارؒ اور عطاءؒ اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ عبدالرحمٰن بن مھدی نے اس کو سنت کہا ہے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اس پہ عمل کیا ہے،امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی ایک قول یہی ہے"۔(نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ ناصر الدین البانی: صفحہ۱۳۱)

(131) نمازِ نبوی

ہیں ان میں حافظ عبداللہ روپڑی، پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری اور پیر محب اللہ شاہ راشدی (رحمہم اللہ) قابل ذکر ہیں جبکہ رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کے قائل دارالافتاء، ریاض سعودی عرب کے مفتیٔ اعظم الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز، سید بدیع الدین شاہ راشدی پیر آف جھنڈا (رحمہم اللہ) اور شیخ عبداللہ ناصر رحمانی کراچی (حفظہ اللہ) و دیگر علماء ہیں، بہر حال اس مسئلہ کو متنازع بنایا جائے اور نہ محاذ آرائی کی جائے۔

سجدہ کرنے کا بیان

اس کے بعد رسول اکرم ﷺ اللّٰہ اکبر کہہ کر سجدہ میں گر جاتے۔[1]

چنانچہ اس بات کا حکم دیتے ہوئے آپ ﷺ نے اس انسان سے کہا جس نے رکوع وسجود وغیرہ میں اطمینان نہیں کیا تھا کسی انسان کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہہ کر سیدھا کھڑا نہیں ہو جاتا پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سجدہ میں نہیں جاتا اور سجدہ میں اطمینان نہیں کرتا۔[2]

رسول اکرم ﷺ کا معمول تھا جب سجدہ میں جانے کا ارادہ کرتے تو اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے اور سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے پھر سجدہ کرتے۔[3]

اور کبھی سجدہ میں جاتے وقت بھی رفع الیدین کرتے۔[4]

اس حدیث میں جس رفع الیدین کا ذکر ہے وہ دس صحابہ سے مروی ہے اور ابن عمر، ابن عباس، حسن بصری، طاؤس، عبداللہ بن طاؤس ابن عمر کا غلام نافع، سالم بن نافع، قاسم بن محمد، عبداللہ بن دینار، عطاء اس کو جائز سمجھتے ہیں، عبدالرحمن بن مہدی نے اس کو سنت کہا ہے امام احمد بن حنبل نے اس سنت پر عمل کیا ہے امام مالک، امام شافعی کا بھی ایک قول یہی ہے۔

سجدہ میں گرتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھنے کا بیان

رسول اکرم ﷺ سجدے میں جاتے وقت گھٹنوں سے پہلے زمین پر دونوں ہاتھ رکھتے۔[5]

[1] صحیح بخاری ح ۸۰۳ کتاب الاذان باب ۱۲۸، صحیح مسلم ح ۲۸ کتاب الصلاۃ باب ۱۰ [2] صحیح ابوداؤد ۱/۱۶۲ کتاب الصلاۃ باب ۱۴۹، حاکم نے صحیح کہا، ذہبی نے موافقت کی [3] مسند ابویعلیٰ ق ۲/۲۲۸، سند نہایت عمدہ ہے، ابن خزیمہ ۱/۷۹/۲ دوسری صحیح سند کے ساتھ [4] سنن نسائی ۱/۱۴۹ کتاب الافتتاح، سنن دارقطنی ۱/۲۹۰، المخلص فی الفوائد ۱/۲/۲ دو صحیح سندوں کے ساتھ [5] ابن خزیمہ ۱/۷۶/۱، سنن دارقطنی ۱/۳۴۵، حاکم نے صحیح کہا، ذہبی نے موافقت کی

جب سجدوں کا رفع یدین حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ ساتھ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صحیح سند کے ساتھ غیر مقلدین کے تصدیق شدہ محقق کی تصریح کے ساتھ ثابت ہے تو غیر مقلد حضرات ان صحیح احادیث پہ عمل کیوں نہیں کرتے؟ یہ وہی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ ہیں جن سے غیر مقلدین حضرات رکوع میں جاتے، رکوع سے اٹھتے اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے رفع یدین کی حدیث روایت کرتے ہیں۔

سجدوں سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنا

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ سجدوں سے سر اٹھاتے وقت کے رفع یدین کو بھی صحیح کہتے ہیں اور فرماتے ہیں: "امام احمد رحمہ اللہ اس مقام پر رفع یدین کے قائل ہیں بلکہ وہ ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کے قائل ہیں، چنانچہ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابن الاثیر امام احمد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے رفع یدین کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ جب بھی نمازی اوپر یا نیچے ہو دونوں صورتوں میں رفع یدین ہے نیز اثرم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد رحمہ اللہ کو دیکھا وہ نماز میں اٹھتے بیٹھتے وقت رفع یدین کرتے تھے"۔

"یہ رفع یدین انس، ابن عمر رضی اللہ عنہم، نافعؒ، طاؤسؒ، حسن بصریؒ، ابن سیرینؒ اور ایوب سختیانیؒ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے"۔(نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، علامہ ناصر الدین البانی: صفحہ ۱۴۲)

(142) نمازِ نبوی

موجود ہے لہٰذا کسی کے مباح گردانے سے کسی دھوکے میں نہیں آنا چاہیے۔

سجدہ سے سر اٹھانے کا بیان

رسول اکرم ﷺ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھاتے۔[1] اور اس کا حکم آپ نے اس انسان کو دیا جس نے جلدی جلدی رکوع وسجود کر کے نماز ادا کر لی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کسی انسان کی نماز اس وقت تک درست نہیں جب تک کہ وہ ایسا سجدہ نہیں کرتا جس میں اسکے تمام اعضاء اپنی اصلی حالت میں نہیں آ جاتے پھر وہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھائے اور صحیح طور پر بیٹھ جائے۔[2]

اور اس مقام پر آپ ﷺ اللہ اکبر کے ساتھ کبھی کبھی رفع الیدین بھی کرتے تھے۔[3]

سجدہ سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا: امام احمد اس مقام پر رفع الیدین کے قائل ہیں بلکہ وہ ہر تکبیر کے وقت رفع الیدین کے قائل ہیں چنانچہ علامہ ابن القیم فرماتے ہیں ابن الاثرم امام احمد سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے رفع الیدین کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا جب بھی نمازی نیچے یا اوپر ہو دونوں صورتوں میں رفع الیدین ہے نیز اثرم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد کو دیکھا کہ وہ نماز میں اٹھتے بیٹھتے رفع الیدین کیا کرتے تھے۔[4]

شافعی علماء میں سے ابن المنذر اور ابوعلی اسی کے قائل ہیں امام مالک، امام شافعی سے بھی اسی طرح کا قول مروی ہے جیسا کہ (طرح التثریب) میں ہے اور یہ رفع الیدین انس، ابن عمر، نافع، طاؤس، حسن بصری، ابن سیرین، اور ایوب سختیانی سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے۔[5]

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت کا بیان

رسول اکرم ﷺ سجدہ سے سر اٹھا کر برابر بیٹھ جاتے اپنے بائیں پاؤں اور اس پر اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاتے۔[6]

چنانچہ آپ ﷺ نے اس بات کا حکم اس انسان کو دیا جس نے جلدی جلدی نماز ادا کر لی تھی آپ نے فرمایا جب تو سجدہ کرے تو سجدہ کے وقت اطمینان اختیار کر اور جب سجدے سے سر

[1] صحیح بخاری ح ۷۸۹ کتاب الاذان باب ۱۱۷، صحیح مسلم ح ۲۸ کتاب الصلاۃ باب ۱۱ [2] صحیح ابوداؤد ۱/۱۶۱ کتاب الصلاۃ باب ۱۴۹، حاکم نے صحیح کہا ذہبی نے موافقت کی [3] مسند احمد ۳/۳۷۴، صحیح ابوداؤد ۱/۲۳۹ کتاب الصلاۃ باب ۱۱۷ سند صحیح ہے [4] البدائع لابن القیم ۴/۸۹ [5] مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۱۰۶ [6] بخاری فی جزء رفع الیدین، صحیح
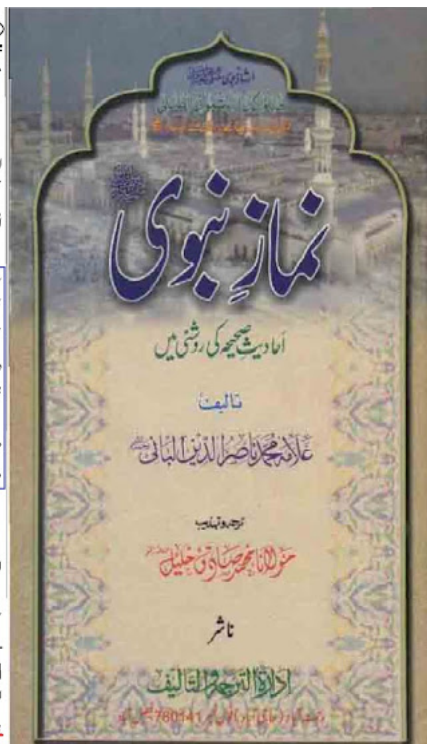
یہاں علامہ البانیؒ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سجدوں سے سر اٹھاتے وقت کا رفع یدین بھی صحیح سند سے ثابت کیاہے، توپھر غیر مقلدین سجدوں میں جاتے وقت اور سر اٹھاتے وقت رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟

سجدوں کے رفع یدین کی احادیث کے متعلق علماءِ غیر مقلدین کے فتاوٰے

۱۔ حدیث ہٰذا صحیح ہے۔متروک العمل نہیں ہے۔

۲۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ان دونوں احادیث میں سے کسی حدیث پر کوئی جرح نہیں ہے۔

۳۔یہ رفع یدین منسوخ نہیں۔

۴۔ اس رفع یدین کے عامل صحابہ کرامؓ میں سے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور تابعین سے طاؤسؒ اور نافعؒ اور عطاءؒ ہیں۔ (فتاوٰے علماءِحدیث، صفحہ نمبر: ۳۰۴_۳۰۶)

ضمیر کتاب الصلوٰۃ ۳۰۴ فتاوٰے علمائے حدیث

الاستفتاء ایک شخص سنن نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارقطنی، مسند احمد، جزء رفع الیدین للبخاریؒ، طبرانی، بیہقی، صحیح ابی عوانہ، ابویعلی، ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق اور تلخیص الحبیر کی احادیث کی بنا پر سجدے میں جاتے ہوئے اور بین السجدتین (پہلے سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے) احیاناً رفع الیدین کرتا ہے۔

۱۔ مانعین مصیب ہیں یا عامل؟ ۲۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ ۳۔ اگر صحیح ہے تو اس زمانے میں متروک

ضمیر کتاب الصلوٰۃ ۳۰۵ فتاوٰے علمائے حدیث

کیوں ہو چکی ہے؟ ۴۔ اگر مجروح ہے تو سنن نسائی کی دو روایتوں (جو من طریق شعبہ اور سعید بن ابی عروبہ مروی ہیں) ان پر کیا جرح ہے؟ مبہم جرح نہ ہو۔ اصل بنا انہی دو حدیثوں کو وہ شخص قرار دیتا ہے۔ باقی سب روایات ان ہی کی تائید میں ہیں۔ عام اس سے کہ صحاح سے یا ضعاف سے۔ ۵۔ رفعیدین منسوخ ہو چکی ہے؟ ۶۔ اگر منسوخ ہو چکی ہے تو حدیث ناسخ مع الاسناد تحریر فرما دیں؟ ۷۔ اگر منسوخ نہیں ہوئی تو کون کون سے صحابہ اس پر عامل تھے؟ ۸۔ اور کون کون سے تابعین اس طرف گئے؟ ۹۔ کیا اس کے عامل کی اقتداء میں نماز درست ہو سکتی ہے؟ ۱۰۔ کیا اسکو مردہ سنت قرار دیا جا سکتا ہے؟ ۱۱۔ جو شخص اس کو زندہ کرے وہ من احیی سنتی الحدیث کا مصداق ہو سکتا ہے؟ ۱۲۔ جو شخص اس فعل سے ناراض ہو کر اس کی مخالفت کرے، روافض وغیرہ فرق مبتدعہ کے ساتھ تشبیہ دے، اس کا عندالشرع کیا حکم ہے؟ بینوا بالسنۃ والکتاب لا باقوال العلماء ذوی الانتساب توجروا عنداللہ یوم الحساب۔ نوٹ، جواب از راہ کرم بالترتیب نمبروار مفصل مع حوالہ مکمل تحریر فرمائیں۔

المستفتی ابوحفص العثمانی الداجلی از ملتان۔ محلہ قدیر آباد جامع اہل حدیث ۲۱ ۳/۲

الجواب ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ عامل رفع بین السجود پر جو دائماً یہ عمل رکھے مصیب نہیں ہے۔ کیوں کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر مداومت نہیں ہے۔ وکان لایفعل ذلک فی السجود اس کا مخفی ہونا ثابت کرتا ہے اور مطلقاً مانع جو ہو وہ بھی حق پر نہیں ہے۔

۲۔ حدیث ہذا صحیح ہے۔ متروک العمل نہیں ہے۔

۳۔ عامل بالسنۃ لوگ وقتاً فوقتاً جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے۔ اس پر عمل کرتے ہیں۔

۴۔ جہاں تک مجھ کو معلوم ہے ان دونوں احادیث میں سے کسی حدیث پر کوئی جرح نہیں ہے۔

فتاوٰی علمائے حدیث
www.KitaboSunnat.com
مولانا ابوالحسنات علی محمد سعیدی
مکتبہ سعیدیہ خانیوال

ضمیر کتاب الصلوٰۃ ۳۰۶ فتاوٰے علمائے حدیث

۱۲۔ اس فعل پر ناراض ہونے والا غالی ہے۔ اور محب سنت نظر نہیں آتا۔

ہٰذا واللہ اعلم محمد عبدالتواب بقلم خود تاب اللہ علیہ (ملتان)

جواب سوال ۱۔ عامل رفع الیدین عند ارادۃ السجدۃ و بین السجدتین مصیب ہے۔ اور مانع مخطی لان المنع وقع علی الامر المشروع وکل منع وقع علی الامر المشروع فھو خطاء۔

جواب سوال ۲۔ بلاشک حدیث صحیح ہے۔ فتح الباری ملاحظہ ہو۔

جواب سوال ۳۔ یہ حدیث تغافل یا تساہل کی وجہ سے متروک العمل ہوئی۔ ورنہ کوئی وجہ ترک کی نہیں۔

جواب سوال ۴۔ اس حدیث میں سوائے تدلیس قتادہ کے اور کوئی جرح نہیں، لیکن شعبہ کے قول سے یہ تدلیس مرتفع ہے۔ شعبہ کی عادت تھی کہ قتادہ سے مدلس حدیث کو روایت نہیں کرتا تھا۔

جواب سوال ۵۔ یہ رفعیدین منسوخ نہیں، بلکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمر کا فعل ہے۔ کیونکہ اس کا راوی مالک بن الحویرث مدینہ طیبہ میں حضور علیہ السلام کی آخری عمر میں داخل ہوا ہے۔ اور اس کے بعد کوئی ایسی حدیث صریح نہیں آئی ہے جس سے نسخ ثابت ہو۔ احتمالات سے نسخ ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ ابن عمر کا اس رفع کو قبول کرنا بعد روایت منع رفع الیدین عند السجود اول دلیل ہے۔ کہ رفع بعد منع وارد ہوا ہے۔

جواب سوال ۶، ۷، ۸۔ اس رفعیدین کے عامل صحابہ کرام سے ابن عمر و ابن عباس اور تابعین سے طاؤس اور نافع اور عطاء مجھے معلوم ہیں۔ باقی صحابہ کی موافقت معلوم نہیں تو مخالفت بھی کہیں مروی نہیں ہیں۔ علاوہ بریں حدیث بنفسہٖ محتاج عمل عامل نہیں ہوتی۔ قال الشافعی فی الام فاذا کان للحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مخالف له عندو کان یروی عمن دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث یوافقه لم یزدہ قوۃ وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستغن بنفسه وان کان یروی عمن دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث یخالفه لم التفت الی ما خالفه وحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی ان یوخذ به اھ

جواب سوال ۹۔ بلاشک اس رفعیدین کے عامل کے پیچھے اقتداء جائز ہے۔ اقتداء کو ناجائز کہنے والا جاہل اور اسرار شریعت سے محروم۔

فتاوٰی علمائے حدیث
www.KitaboSunnat.com
مولانا ابوالحسنات علی محمد سعیدی
مکتبہ سعیدیہ خانیوال

سجدے سے سر اٹھاتے ہے رفع الیدین؟

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

سجدے سے سر اٹھاتے ہے رفع الیدین؟

اگر حدیث ہٰذا صحیح ہے، متروک العمل نہیں ، اور نہ ہی منسوخ ہے تو پھر غیر مقلدین حضرات ان احادیث پر عمل کرکے سجدوں کی رفع یدین کی سنت کیوں ادا نہیں کرتے اور اس کا صواب کیوں حاصل نہیں کرتے؟

امام بخاری والی یہی بات بوقت سجدہ رفع الیدین کے اثبات ونفی کے سلسلے میں جاری کرنی ضروری ہے کیونکہ تمام اہل علم اس اصول پر متفق ہیں کہ مثبت (اثبات کنندہ) کی بات منفی ومنکر کی بات پر مقدم ہے جبکہ مثبت ومنفی دونوں ثقہ ومعتبر ہوں کسی کی بات کو رد نہیں کیا جائے گا بلکہ منفی ومنکر کی بات اس کے اپنے علم کے مطابق اور اپنی جانکاری وواقفیت یا اپنے حفظ و یادداشت کے مطابق مانی جائے گی کہ اس نے اپنی معلومات کے مطابق انکار کیا ہے اور مثبت نے اپنے علم ومشاہدہ وجانکاری کے مطابق اثبات کیا ہے یہ اصول بہت پختہ اور ٹھوس ہے اور اس کلیہ سے صرف وہی چیز مستثنیٰ قرار پائے گی جس کے مستثنیٰ ہونے پر معتبر ثبوت ودلیل ہو۔

ہم سمجھتے ہیں کہ معاملہ فہمی کے لئے مذکورہ بالا بات بہت کافی ہے۔ اب ناظرین کرام آگے پڑھیں۔

رفع الیدین سے متعلق حدیث
مالک بن الحویرث

۱۶۔۔۔۔ سنن نسائی میں ہے کہ:۔

"عن مالک بن الحویرث أنہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ فی صلوتہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع واذا سجد واذا رفع رأسہ من السجود الحدیث"، (سنن نسائی باب رفع الیدین للسجود حدیث نمبر ۱۰۸۶)

یعنی مالک بن حویرث نے کہا کہ انھوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تحریمہ ورکوع وسجود کے وقت جھکتے اور اٹھتے وقت رفع الیدین کرتے تھے (نیز ملاحظہ ہو المحلی لابن حزم ج۴ ص۱۲۶ وفتح الباری بحوالہ صحیح ابی عوانہ غیر حدیث ۳۹، ج۲ ص۲۲۳)

مذکورہ بالا حدیث کی سند میں صرف یہ علت موجود ہے کہ قتادہ کی تدلیس پائی جاتی ہے ورنہ اس کے رواۃ بلند پایہ ثقہ ہیں اور یہ علت تدلیس گذشتہ روایتوں کی متابعت سے نیز بعد میں آنے والی روایات کی متابعت سے دور ہو جاتی ہے اور یہ روایت بذات خود بھی اس معنی کی گذشتہ اور آنے والی روایات کی متابع وشاھد ہے۔

روایات کی متابعت سے دور ہو جاتی ہے اور یہ روایت بذات خود بھی اس معنی کی گذشتہ اور آنے والی روایات کی متابع وشاھد ہے۔

۱۷۔۔۔۔ مسند ابی یعلی وغیرہ میں حضرت انس سے مروی ہے کہ:۔

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ فی الرکوع والسجود"، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود کے وقت رفع الیدین کرتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ ص۲۳۵ ومجمع الزوائد ج۲ ص۱۰۲ بحوالہ مسند ابی یعلی المحلی لابن حزم ج۴ ص۱۲۷ سنن دارقطنی ج۱ ص۲۹، تلخیص ج۱ ص۲۱۹)

امام ھیثمی اور ابن دقیق العید وغیرہ نے کہا کہ اس حدیث کی سند کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ اس کے رواۃ اگرچہ ثقہ ہیں مگر حضرت انس سے اسے روایت کرنے والے حمید طویل مدلس ہیں اور ان کی اس روایت میں تدلیس واقع ہوئی ہے مگر یہ علت تدلیس اس کے پہلے والی روایات کی متابعت سے دور ہو جاتی ہے اور یہ روایت بھی اپنے پہلے والی روایات کی متابع ہے نیز آنے والی روایات سے بھی اس کی متابعت ہوتی ہے۔

رفع الیدین سے متعلق حدیث ابن عمر

۱۸۔۔۔۔ امام بخاری نے جزء رفع الیدین میں کہا کہ:۔

"أخبرنا ایوب بن سلیمان ثنا أبوبکر بن ابی أویس عن سلیمان بن بلال عن العلاء أنہ سمع سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب ان اباہ کان اذا رفع رأسہ من السجود واذا اراد أن یقوم رفع یدیہ"، یعنی سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب نے کہا کہ میرے باپ ابن عمر نماز میں جب سجدہ کر کے سر اٹھاتے تھے اور قیام کا ارادہ کرتے تھے تو موصوف ابن عمر رفع الیدین کرتے تھے" (جزء رفع الیدین حدیث نمبر ۱۲ ص ۵/۵۲)

مذکورہ بالا روایت کی سند صحیح ہے ابن عمر سے اسے روایت کرنے والے ان کے صاحبزادے سالم مشہور ومعروف ثقہ ہیں۔ سالم سے اس کے ناقل علاء بن عبد الرحمٰن بن یعقوب حرقی مدنی متوفی ۱۳۹ھ

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جو بعض روایات منقول ہے کہ وہ خود اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بوقت سجدہ رفع یدین نہیں کرتے تھے تو اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ کبھی کبھار بعض مرتبہ سجدہ کے وقت ابن عمر رضی اللہ عنہ رفع یدین نہیں بھی کرتے تھے کیونکہ سجدہ کے وقت والارفع یدین واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ بھی نہیں صرف مستحب وغیرہ مؤکدہ سنت ہے جس کا کبھی کبھار بلکہ بسا اوقات چھوڑ دیناجائز ہے۔ (رسول اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا صحیح طریقۂ نماز: صفحہ نمبر۳۶۱)

رسول اکرم ﷺ کا صحیح طریقہ نماز ۳۶۱

ثقہ و حجت ہیں ان کے پاس احادیث پر مشتمل ان کا تیار کردہ ایک نسخہ کتاب تھا جس کی بابت ابن سعد نے کہا و صحیفۃ العلاء بالمدینۃ مشہورۃ وکان ثقۃ کثیر الحدیث "یعنی موصوف علاء کا تحریر کردہ صحیفہ حدیث مدینہ میں مشہور رہے اور وہ کثیر الحدیث ثقہ راوی تھے۔ ابن عدی نے کہا و للعلاء نسخ یرویہا عنہ الثقات "یعنی علاء کا تیار کردہ نسخہ احادیث تھا جسے ثقہ رواۃ روایت کرتے ہیں۔ عام اہل علم نے موصوف کو ثقہ و حجت قرار دیا ہے اور ان کی حدیث کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔ اس حدیث معتبر کا واضح مفاد یہ ہے کہ پہلی یا دوسری، تیسری یا چوتھی رکعت کی کسی قید کے بغیر علی الاطلاق ابن عمر سجدہ سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ ہر سجدہ سے اٹھتے وقت موصوف ابن عمر رفع الیدین کرتے تھے نیز اس سے یہ بھی مستفاد ہوتا ہے کہ ہر رکعت کے دوسرے والے سجدہ سے اٹھتے وقت بھی موصوف ابن عمر رفع الیدین کرتے تھے پہلی اور تیسری رکعت کے آخری سجدے سے اٹھتے ہی فوراً نمازی تیسری رکعت کے قیام کے لئے کھڑا ہونے لگتا ہے اور دوسری اور چوتھی رکعت کے سجدۂ اخیرہ سے اٹھنے کے بعد قعدہ میں بیٹھتا ہے اس کا لازمی مطلب ہے کہ ابن عمر سجدہ کے وقت رفع الیدین کرتے تھے اس کے علاوہ اس حدیث کا کوئی دوسرا معنی و مطلب بتلانا خلاف ظاہر ہے اور ظاہر سے عدول بلا دلیل جائز نہیں جزء رفع الیدین کے تعلیق نگار شیخ ابو محمد بدیع الدین راشدی نے اس کے ظاہری معنی سے عدول کیا ہے جو مناسب نہیں خصوصاً اس صورت میں کہ دوسری روایات سے اس کے ظاہری معنی ہی کی تائید و تعیین ہوتی ہے (کما سیاتی) ابن عمر سے جو بعض روایات میں منقول ہے کہ وہ خود اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت سجدہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے تو اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ کبھی کبھار بعض مرتبہ سجدہ کے وقت ابن عمر رفع الیدین نہیں بھی کرتے تھے کیونکہ سجدہ کے وقت والا رفع الیدین واجب نہیں بلکہ سنت مؤکدہ بھی نہیں صرف مستحب و غیر مؤکدہ سنت ہے جس کا کبھی کبھار بلکہ بسا اوقات چھوڑ دینا جائز ہے۔

یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے یعنی صرف فعل ابن عمر ہے مگر معنوی طور پر یہ مرفوع حدیث نبوی کے حکم میں ہے کیونکہ ابن عمر ہی سے اس معنی و مفہوم کی مرفوع حدیث بھی منقول ہے جیسا کہ آگے تفصیل آرہی ہے۔

ہم مذکورہ بالا حدیث کو معنوی طور پر ابن زبیر والی حدیث کی متابع و شاہد سمجھتے ہیں اور آنے
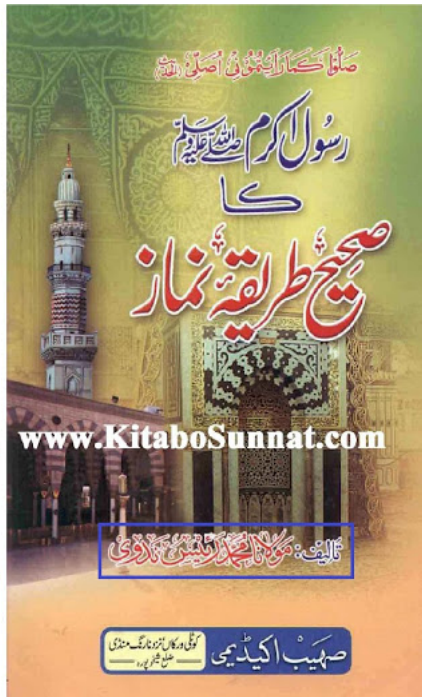
اگر سجدہ کے وقت والارفع یدین نہ واجب ہے نہ سنت مؤکدہ ،صرف مستحب ہے جس کا بسا اوقات چھوڑ دیناجائز ہے تو پھر باقی مقامات والا رفع یدین کیسے واجب ہوگیا جس کے ترک کرنے سے نماز نہیں ہوتی؟

۶۔ ہر تکبیر اور ہر اونچ نیچ کے رفع الیدین کی منسوخیت کی چھٹی دلیل

سب سے پہلے میں وہ منسوخ احادیث پیش کرونگا جن سے ہر تکبیر اور ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کرنے کی دلیل ملتی ہے پھر اس کے نسخ کی احادیث پیش کرونگا جس سے ہر تکبیرواونچ نیچ پررفع یدین نہ کرنے کی دلیل ملتی ہے۔

۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا رِفْدَةُ بْنُ قُضَاعَةَ الْغَسَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عُمَيْرِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ـ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ۔ "حضرت عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے"۔ (صحیح سنن ابن ماجہ: جلد نمبر۱، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، رقم الحديث ۸۶۱)

۸۶۱- حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا رِفْدَةُ بْنُ قُضَاعَةَ الْغَسَّانِيُّ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عُمَيْرِ بْنِ قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ فِي الصَّلاَةِ الْمَكْتُوبَةِ.

۸۶۱- حضرت عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔

۲۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ـ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ ۔ "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے"۔ (صحیح سنن ابن ماجہ: جلد نمبر۱، کتاب إقامة الصلاةوالسنة فيها، رقم الحديث ۸۶۵)

۵- أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها — رفع الیدین سے متعلق احکام ومسائل

۸۶۵- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيُّ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ [رِيَاحٍ]، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيرَةٍ.

۸۶۵- حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے تھے۔

۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ، حَدَّثَنِي أَهْلُ، بَيْتِي عَنْ أَبِي أَنَّهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ، رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرَةِ۔ "جناب عبدالجبار بن وائل نے کہاکہ مجھ سے میرے اہل خانہ نے میرے والد (وائل بن

حُجر رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا، میرے والد نے ان سے بیان کیا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ وہ تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے"۔ (صحیح سنن أبی داؤد: علامہ ناصر الدین البانی، جلد نمبر ۱، کتاب الصلاۃ، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، رقم الحدیث ۷۲۵)

۲-كتاب الصلاة

افتتاح نماز اور رفع الیدین کے احکام و مسائل

۷۲۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حدثنا يَزِيدُ يَعْنِي ابنَ زُرَيْعٍ: حدثنا الْمَسْعُودِيُّ: حدثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بنُ وَائِلٍ: حدثني أَهْلُ بَيْتِي عن أَبي أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّهُ رَأَى رسولَ الله ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مع التَّكْبِيرِ.

۷۲۵- جناب عبدالجبار بن وائل نے کہا کہ مجھ سے میرے اہل خانہ نے میرے والد (وائل بن حجر ﷜) سے روایت کیا' میرے والد نے ان سے بیان کیا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ وہ تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتے تھے۔

صَحِيحُ سُنَنِ أَبِي دَاوُد

لِلإمَامِ الحَافِظِ سُلَيْمَانَ بنِ الأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيِّ

المتوفى سنة ۲۷۵هـ رحمه الله

تأليف

محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الأول

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع

لصاحبها سعد بن عبدالرحمن الراشد

الرياض

۲-كتاب الصلاة

صَلاةَ أَبِي ، قَالَ : فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، فَكَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، قَالَ: ثُمَّ الْتَحَفَ ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ ، وَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ ، قَالَ: فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ سَجَدَ ، وَوَضَعَ وَجْهَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ - أَيْضًا- رَفَعَ يَدَيْهِ ، حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ .

قَالَ مُحَمَّدٌ [راويه]: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ ، فَقَالَ: هِيَ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَلَهُ مَنْ فَعَلَهُ ، وَتَرَكَهُ مَنْ تَرَكَهُ.

- صحيح.

۷۲۵ - عنْ وائلِ بنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرَةِ.

- صحيح.

۷۲٦ - عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي ، قَالَ: فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ الْمَنْزِلِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ، ثُمَّ جَلَسَ ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى ، وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ، وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ ، وَحَلَّقَ حَلْقَةً ، وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ هَكَذَا. - وَحَلَّقَ بِشْرٌ الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ -.

- صحيح.

۲۱۰

۴۔ حَدَّثَنِی الحُمَیْدِی، اَنبَانَاالوَلِید بِن مُسلِمِ، قَالَ سَمِعَت زَیْد بِن وَاقَدْ یَحدِث، عَن نَافِعْ، اَن عَبْدُاللّٰہِ بِن عُمَررَضِیاللّٰہعَنہُمَا کَا اِذَارَأَی رَجُلاً لا یَرفَعْ یَدَیْہِ وَإِذَا رَکَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَمَاہ بَالحِصِی۔ "نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کرتے نہ دیکھتے تو اس کو کنکریاں مارتے"۔ (جزرفع الیدین للبخاری: ص۲۷۲)

جزء رفع الیدین للبخاریؒ

﴿۲۷۲﴾

(۱۵) ......حدثنی الحمیدی انبانا الولید بن مسلم قال سمعت زید بن واقد یحدث عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اذا رأی رجلاً لا یرفع یدیہ اذا رکع و اذا رفع رماہ بالحصی۔

ترجمہ......نافع سے روایت ہے کہ ابن عمرؓ جب کسی کو ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کرتے نہ دیکھتے تو اس کو کنکریاں مارتے۔

جزء القراءة

جزء رفع اليدين

مولانا نعیم احمد

مندرجہ بالا احادیث میں ہر تکبیر و اونچ نیچ میں رفع یدین کرنااور ذیل میں پیش کردہ حدیث میں صرف رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کرنا اور پھر پوری نماز میں رفع یدین نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے ہر تکبیر و اونچ نیچ میں رفع یدین کیا جاتا تھا اور بعد میں ایسا کرناترک کر دیا گیا۔ ذیل میں رقم حدیث میں ہراونچ نیچ اور تکبیر کے رفع یدین کی لفظ"لا "سے نفی و منع اور نسخ و ترک ثابت ہے جوکہ رفع یدین کی منسوخیت کی چھٹی واضح دلیل ہے۔

۱۔ أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ الدَاوُدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ صَدْرِهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُهُ بَعْدَ ذَلِكَ"۔ "حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور اس کے بعد(پوری نماز میں)رفع یدین نہیں کرتے تھے"۔(ناسخ ومنسوخ من الحدیث لابن شاھین، بابٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، صفحہ نمبر ۱۵۳)

لنجاشي سلّمنا عليه فلمْ يَرُدُّ علينا وقال: إنَّ في الصلاةِ لشغلاً(1).

٢٤١ ـــ **حدثنا** عبد الله بن محمد قال (نا) أحمد بن جعفر قال حدثني أبي قال حدثني إبراهيم بن طَهْمان عن أبي الزبير عن محمد بن علي بن حسين قال: كان النبيُّ ﷺ يُصلّي تطوعاً فمرّ عليه عمّارٌ فسلّم عليه فردّ عليه النبيُّ ﷺ(2).

٢٤٢ ـــ **حدثنا** عبد الله بن محمد بن زياد النيسابوري قال (نا) عبد الرحمن بن بشر بن الحكم قال (نا) سفيان عن عمرو عن محمد بن علي أبي جعفر أن عماراً سلّم على النبيِّ ﷺ وهو يُصَلّي فَرَدَّ عليه.

٢٤٣ ـــ **حدثنا** عبد الله قال (نا) الحسن بن يحيى (أنا) عبد الرزاق (أنا) ابن جريج أخبرني عون بن عبد الله عن حميد الحميري أن ابن مسعود سلّم على النبيِّ ﷺ بمكةَ والنبيُّ ﷺ يُصلي فردَّ عليه السَّلامَ.

[باب رفع اليدين في الصلاة]

٢٤٤ ـــ **حدثنا** القاضي أبو بكر الذاوودي قال (نا) عمر بن أحمد بن عثمان (نا) أحمد بن عبد الله الرَّقيّ (نا) رزق الله بن موسى (نا) يحيى بن سعيد القطّان (نا) مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمرَ قال:

كان رسولُ اللهِ ﷺ إذا دخَلَ في الصلاةِ رَفَعَ يديه نحو صدْرِه وإذا رَكَعَ وإذا رَفَعَ رَأْسَهُ من الركُوعِ، ولا يرفعُ بعْد ذلك(3).

انتهى الجزء الثالث.

(1) أخرجه البخاري ٣/٧٢ في كتاب العمل في الصلاة باب ما ينهى من الكلام في الصلاة ١١٩٩ ومسلم (١/٣٨٢) في المساجد باب تحريم الكلام في الصلاة ٣٤/٥٣٨.

(2) أخرجه النسائي ٣/٦ (١١٨٨).

(3) في إسناده رزق الله بن موسى صدوق يهم التقريب (١/٢٥٠) والحديث بهذا المتن أخرجه البخاري ٢/٢٥٥ في كتاب الأذان باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء (٧٣٥ ـ ٧٣٦ ـ ٧٣٨ ـ ٧٣٩) وأخرجه مسلم (١/٢٩٢) في كتاب الصلاة باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين ٢١/٣٩٠.

١٥٣

٢۔"حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلاَ أُصَلِّي بِكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ۔ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ۔ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَالتَّابِعِينَ۔ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ"۔ "حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہمانے فرمایا: کیامیں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کیسے نماز پڑھتے تھے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔ اس باب میں براءبن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن صحیح ہےاور یہی قول ہے بہت سارے صحابہؓ و تابعینؒ میں اہل علم کا سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے"۔(جامع ترمذی: باب مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَرْفَعْ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ، ج ۱،ص ۱۸۵؛ سنن النسائی: ج۱، ص۱۵۸؛ سنن ابی داوٗد: ج۱،ص۱۱٦)

۲۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ نَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّىْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِىْ اَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِى الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ .

۲۴۴: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔ اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے اور یہی قول ہے صحابہؓ وتابعینؒ میں سے اہل علم کا اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (یعنی احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

صحیح سنن أبي داود

للإمام الحافظ سليمان بن الأشعث السجستاني

المتوفى سنة ٢٧٥هـ رحمه الله

تأليف

محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الأول

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع

لصاحبها سعد بن عبد الرحمن الراشد

الرياض

«صحيح سنن أبي داود»

١١٩- بَاب مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ

٧٤٨ - عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الله بْنُ مَسْعُودٍ: ألا أُصَلِّي بِكُمْ صَلاةَ رَسُولِ الله ﷺ ؟ قَالَ: فَصَلَّى ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إلا مَرَّةً.

قَالَ أَبُو دَاوُد: هَذَا حَدِيثٌ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ ، وَلَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ .

- صحيح.

٧٥١ - عن البراء ؛: فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ، وفي لفظ: مَرَّةً وَاحِدَةً .

- صحيح.

٧٥٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ الله ﷺ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدّاً .

- صحيح.

٧٥٥ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى .

- حسن.

١٢٠ - بابُ وضع اليُمْنى على اليُسْرى في الصلاة

٧٥٩ - عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ الله ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ ، وَهُوَ فِي الصَّلاةِ .

- صحيح.

٢١٦

حافظ زبیر علی زئی صاحب اپنی کتاب نورالعینین فی مسئلہ رفع الیدین میں حافظ ابن حزمؒ کے قول سے رفع الیدین کی اہمیت ثابت کرنے کے لئے لکھتے ہیں:

"حافظ ابن حزمؒ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں: اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہر جھکنے، بلند ہونے، تکبیر اور تحمید کے وقت رفع الیدین فرض ہوتا۔ (المحلیٰ: ج ۴، ص۸۸)

لہٰذا قارئین فیصلہ کریں کہ ابن حزمؒ کے نزدیک رفع الیدین کا کیا مقام ٹھہرتا ہے"۔ (نورالعینین فی مسئلہ رفع الیدین:ص۱۴۲)

نور العینین رفع الیدین 142

نہیں ہوئی تھی۔ اس کے بعد (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی) تطبیق منسوخ ہوگئی اور سنت میں رفع الیدین رکوع سے پہلے اور بعد کا شروع ہو گیا اور یہ دونوں باتیں (تطبیق اور بعد کا شروع ہونے والا رفع الیدین) سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر مخفی رہ گئے۔

[معرفۃ السنن والآثار قلمی ج ا ص ۲۲۰، التحقیق الراسخ فی ان احادیث رفع الیدین لیس لہا ناسخ ص ۱۱۸ للشیخ الامام حافظ محمد گوندلوی]

تنبیہ: یہ الزامی جواب ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہ روایت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہی نہیں۔

امام بیہقی کے دعویٰ کی تصدیق اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام حافظ عبداللہ بن ادریس (ثقہ بالاجماع) نے اس حدیث کو بعینہ اسی سند کے ساتھ عاصم بن کلیب سے روایت کیا ہے۔

[مسند احمد ج ا ص ۴۱۸ و اسنادہ صحیح]

اس میں رکوع میں تطبیق کا ذکر ہے جو کہ بالاتفاق منسوخ ہے۔

آخری بات

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

" ولو لا هذا الخبر لكان رفع اليدين عند كل رفع وخفض وتكبير و تحميد في الصلوة فرضاً..."

اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہر جھکنے، بلند ہونے، تکبیر اور تحمید کے وقت رفع الیدین فرض ہوتا۔ [المحلیٰ ج ۴ ص ۸۸]

درج بالا تحقیق کی رو سے ابن حزم کی پیش کردہ حدیث متعدد علل کی وجہ سے ضعیف اور ناقابل استدلال ہے۔

لہٰذا قارئین فیصلہ کریں کہ ابن حزم کے نزدیک رفع الیدین کا کیا مقام ٹھہرتا ہے؟

کیا وہ ابن حزم کے نزدیک فرض نہیں ہو جاتا؟

کہا جاتا ہے کہ کبھی کبھار اللہ پاک باطل کی زبان سے بھی کلمہ حق ادا کروادیتے ہیں جیسا کہ شیطان سے آیت الکرسی بیان کروائی۔ بالکل اسی طرح زبیر علی زئی صاحب حافظ ابن حزمؒ سے رفع الیدین کی اہمیت کو ثابت کرتے ہوئے حق بات کہہ گئے کہ "اگر حدیث ابن مسعودؓ نہ ہوتی تو ہر تکبیر و تحمید اور ہر اونچ نیچ کا رفع یدین فرض ہوتا" یعنی ابن حزمؒ بھی ابن مسعودؓ کی حدیث کو صحیح تسلیم کرتے ہیں ،اسی لئے انہوں نے حدیث ابن مسعودؓ سے رفع الیدین کی منسوخی کو قبول کرتے ہوئے اس کی فرضیت کا انکار کردیا۔ یہی بات سمجھنے کی ہے کہ اگر رفع یدین منسوخ نہ ہوتا تو ہر تکبیر و تحمید اور ہر اونچ نیچ میں رفع یدین فرض ہوتا کیونکہ احادیث صحیحہ سے ہمیں صرف رکوع میں جاتے، رکوع سے اٹھتے اور تیسری رکعت کے شروع میں ہی نہیں بلکہ ہر تکبیر و اونچ نیچ پر رفع یدین کرنے کی روایات ملتی ہیں۔

۷۔ تیسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین کی منسوخیت کی ساتویں دلیل

سب سے پہلے میں وہ منسوخ حدیث پیش کرونگا جس سے تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرنے کی دلیل ملتی ہے پھر اس کے نسخ کی حدیث پیش کرونگا جس سے اس موقع پر رفع یدین نہ کرنے کی دلیل ملتی ہے۔

حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى، قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ. وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم. رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم. وَرَوَاهُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ مُخْتَصَرًا۔ ”نافع بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے اور ساتھ ہی رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب وہ رکوع کرتے تب اور جب « سمع اللہ لمن حمدہ » کہتے تب بھی (رفع یدین کرتے) دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب قعدہ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ نے اس فعل کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے)“۔ (صحیح البخاری: جلد نمبر ۱،کتاب الآذان، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، رقم الحدیث ۷۳۹)

٨٦- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ. إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب (چار رکعت نماز میں) قعدۂ اولیٰ سے اٹھنے کے بعد رفع یدین کرنا۔

٧٣٩- حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ: (أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ. وَرَفَعَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ). [راجع: ٧٣٥]

(۷۳۹) ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے بیان کیا' کہا کہ ہم سے عبید اللہ عمری نے نافع سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے اور ساتھ ہی رفع یدین کرتے۔ اسی طرح جب وہ رکوع کرتے تب اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع یدین کرتے۔ آپ نے اس فعل کو نبی کریم ﷺ تک پہنچایا۔ (کہ آنحضرت ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے)

تشریح: تکبیر تحریمہ کے وقت اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کے لئے اٹھنے کے وقت دونوں

مندرجہ بالا حدیث میں رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کرنااور ذیل میں پیش کردہ حدیث میں صرف رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کرنا اوراس کے بعدپوری نماز میں رفع یدین نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت بھی رفع یدین کیاجاتا تھا اور بعد میں ایسا کرناترک کردیا گیا۔ ذیل میں رقم حدیث میں تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت رفع یدین کی لفظ ”لا“ سے نفی ومنع اور نسخ و ترک ثابت ہے جوکہ رفع یدین کی منسوخیت کی ساتویں واضح دلیل ہے۔

أَخْبَرَنَا الْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ الدَاوُدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ صَدْرِهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُهُ بَعْدَ ذَلِكَ"۔ ”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ اور اس کے بعد (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کرتے تھے“۔ (ناسخ ومنسوخ من الحدیث لابن شاھین، بَابٌ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، صفحہ نمبر ۱۵۳)

لنجاشي سلّمنا عليه فلمْ يَرُدَّ علينا وقال: إنَّ في الصلاةِ لشغلاً[1].

٢٤١ ــ حدثنا عبد الله بن محمد قال (نا) أحمد بن جعفر قال حدثني أبي قال حدثني إبراهيم بن طَهْمان عن أبي الزبير عن محمد بن علي بن حسين قال: كان النبيُّ ﷺ يُصلّي تطوعاً فمرّ عليه عمّارٌ فسلّم عليه فردّ عليه النبيُّ ﷺ[2].

٢٤٢ ــ حدثنا عبد الله بن محمد بن زياد النيسابوري قال (نا) عبد الرحمن بن بشر بن الحكم قال (نا) سفيان عن عمرو عن محمد بن علي أبي جعفر أن عماراً سلّم على النبيِّ ﷺ وهو يُصلّي فَرَدَّ عليه.

٢٤٣ ــ حدثنا عبد الله قال (نا) الحسن بن يحيى (أنا) عبد الرزاق (أنا) ابن جريج أخبرني عون بن عبد الله عن حميد الحميري أن ابن مسعود سلّم على النبيِّ ﷺ بمكةَ والنبيُّ ﷺ يُصلي فردَّ عليه السَّلامَ.

[باب رفع اليدين في الصلاة]

٢٤٤ ــ حدثنا القاضي أبو بكر الداوودي قال (نا) عمر بن أحمد بن عثمان (نا) أحمد بن عبد الله الرَّقيّ (نا) رزق الله بن موسى (نا) يحيى بن سعيد القطّان (نا) مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمرَ قال:

كان رسولُ اللهِ ﷺ إذا دخَلَ في الصلاةِ رَفَعَ يديه نحو صدْرِه وإذا رَكَعَ وإذا رَفَعَ رَأْسَهُ من الركُوعِ، ولا يرفعُ بعْد ذلك[3].

انتهى الجزء الثالث.

(١) أخرجه البخاري ٣/٧٢ في كتاب العمل في الصلاة باب ما ينهى من الكلام في الصلاة ١١٩٩ ومسلم (١/٣٨٢) في المساجد باب تحريم الكلام في الصلاة ٥٣٨/٣٤.

(٢) أخرجه النسائي ٣/٦ (١١٨٨).

(٣) في إسناده رزق الله بن موسى صدوق يهم التقريب (١/٢٥٠) والحديث بهذا المتن أخرجه البخاري ٢/٢٥٥ في كتاب الأذان باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح سواء (٧٣٥ ـ ٧٣٦ ـ ٧٣٨ ـ ٧٣٩) وأخرجه مسلم (١/٢٩٢) في كتاب الصلاة باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين ٢١/٣٩٠.

١٥٣

۸۔ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کی منسوخیت کی آٹھویں دلیل

سب سے پہلے میں وہ منسوخ حدیث پیش کرونگا جس سے رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے کی دلیل ملتی ہے پھر اس کے نسخ کی حدیث پیش کرونگا جس سے اس موقع پر رفع یدین نہ کرنے کی دلیل ملتی ہے۔

۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ "سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"۔ وَكَانَ لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔ ’’ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا، انہوں نے امام مالک سے، انہوں نے ابن شہاب زہری سے، انہوں نے سالم بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے باپ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھاتے، اسی طرح جب رکوع کے لیے «اللہ اکبر» کہتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو دونوں ہاتھ بھی اٹھاتے (رفع یدین کرتے) اور رکوع سے سر مبارک اٹھاتے ہوئے «سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد» کہتے تھے۔ سجدہ میں جاتے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے“۔(صحیح البخاری: جلد نمبر ۱، کتاب الأذان، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الأُولَى مَعَ الاِفْتِتَاحِ سَوَاءً، رقم الحدیث ۷۰۲)

۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رضى الله عنهما ۔ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلاَةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ فَعَلَ مِثْلَهُ وَقَالَ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ"۔ وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلاَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔ ’’ہم سے ابوالیمان حکم بن نافع نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری سے خبر دی، انہوں نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تکبیر تحریمہ سے شروع کرتے اور تکبیر کہتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھا کر لے جاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور جب «سمع اللہ لمن حمدہ» کہتے تب بھی اسی طرح کرتے اور «ربنا ولک الحمد» کہتے۔ سجدہ کرتے وقت یا سجدے سے سر اٹھاتے وقت اس طرح رفع یدین نہیں کرتے تھے“۔ (صحیح البخاری: جلد نمبر ۱، کتاب الأذان، باب إِلَى أَيْنَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، رقم الحدیث ۷۰۵)

۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضى الله عنهما قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا قَامَ فِي الصَّلاَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ " سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ"۔ وَلاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔ ’’ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، کہا کہ ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا کہ ہم کو یونس بن یزید ایلی نے زہری سے خبر دی، انہوں نے کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی، انہوں نے بتلایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر تحریمہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھ اس وقت مونڈھوں (کندھوں) تک اٹھے اور اسی طرح جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے لیے تکبیر کہتے اس وقت بھی (رفع یدین) کرتے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے «سمع اللہ لمن حمدہ»۔ البتہ سجدہ میں آپ رفع یدین نہیں کرتے تھے“۔(صحیح البخاری: جلد نمبر ۱، کتاب الأذان، باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ، رقم الحدیث ۷۰۳)

مندرجہ بالا احادیث میں رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کرنا اور ذیل میں پیش کردہ احادیث میں صرف تکبیر اولیٰ کا رفع یدین کرنا اور اس کے بعد پوری نماز میں رفع یدین نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پہلے رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت بھی رفع یدین کیا جاتا تھا اور بعد میں ایسا کرنا ترک کردیا گیا۔ ذیل میں رقم احادیث میں رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت رفع یدین کی لفظ ”لا“ سے نفی و منع اور نسخ و ترک ثابت ہے جو کہ رفع یدین کی منسوخیت کی آٹھویں اور سب سے بڑی دلیل ہے۔

۱۔ ”حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلاَ أُصَلِّي بِكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ۔ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ۔ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ۔ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَالتَّابِعِينَ۔ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ“۔ ”حضرت علقمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کیسے نماز پڑھتے تھے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔ اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن صحیح ہے اور یہی قول ہے بہت سارے صحابہؓ و تابعینؒ میں اہل علم کا سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے“۔(جامع ترمذی: باب مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَرْفَعْ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ، ج ۱، ص ۱۸۵؛ سنن النسائی: ج۱، ص۱۵۸؛ سنن ابی داوٗد: ج۱، ص۱۱۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترکِ رفع یدین کی حدیث پر زبیر علی زئی صاحب اور دیگر غیر مقلدین حضرات کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ اور ان کے مدلل جوابات اس لنک پر ملاحضہ فرمائیں۔

۲۴۴: حَدَّثَنَا هَنَّادٌنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ قَالَ وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَآءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ اَبُوْ عِيْسٰى حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوْفَةِ .

۲۴۴: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کرنہ دکھاؤں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے نماز پڑھی اور تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا۔ اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں حدیث ابن مسعودؓ حسن ہے اور یہی قول ہے صحابہؓ وتابعینؒ میں سے اہل علم کا اور سفیان ثوریؒ اور اہل کوفہ (یعنی احناف) کا بھی یہی قول ہے۔

معاذٍ يقول: كان سفيانُ بن عُيينةَ وعُمرُ بن هارون والنَّضر بن شُمَيْلٍ يرفعون أيديهم إذا افتتحوا الصلاةَ، وإذا ركعوا، وإذا رَفَعوا رُؤوسَهم. [انظر ما قبله].

٧٩ ـ بَاب مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْفَعْ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

٢٥٧ ـ (صحيح) حَدَّثَنا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنا وكيعٌ، عن سفيانَ، عن عاصمِ بن كليبٍ، عن عبدالرحمن بن الأسْوَدِ، عن عَلْقمةَ، قال: قال عبدالله بن مسعودٍ: ألاَ أُصَلِّي بِكُمْ صلاةَ رسول الله ﷺ؟ فَصَلّى، فلم يرفعْ يديه إلاّ في أوّلِ مَرَّةٍ. وفي البابِ عن البَرَاءِ بن عَازِبٍ. حديثُ ابن مسعودٍ حديثٌ حَسَنٌ. وبه يقولُ غيرُ واحدٍ من أهل العلم من أصحاب النبيِّ ﷺ والتابعينَ. وهو قولُ سفيانَ الثّوريِّ وأهلِ الكوفةِ. [«صفة الصلاة» ـ الأصل ـ، «المشكاة» (٨٠٩)].

(٨٠) باب ما جاء في وَضْعِ اليَدَيْنِ على الرُّكبتين في الركوع

٢٥٨ ـ (صحيح الإسناد) حَدَّثَنا أحمد بن مَنيعٍ، قَالَ: حَدَّثَنا أبو بكرِ بن عَيَّاشٍ، قَالَ: حَدَّثَنا أبو حَصِينٍ، عن أبي عبدالرحمن السُّلَمِيِّ، قال: قال لنا عمر بن الخطابِ: إنَّ الرُّكَبَ سُنَّتْ لكم، فَخُذُوا بِالرُّكَبِ. وفي البابِ عن سعدٍ، وأنسٍ، وأبي حُمَيْدٍ، وأبي أُسَيْدٍ، وسَهْلِ بن سعدٍ، ومحمدِ بن مَسْلمةَ، وأبي مسعودٍ. حديثُ عمرَ حديثٌ حَسَنٌ صحيحٌ. والعملُ على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبيِّ ﷺ والتابعين ومن بعدَهم، لا اختلافَ بينهم في ذلك، إلاّ ما رُوِي عن ابن مسعودٍ وبعضِ أصحابه: أنهم كانوا يُطَبِّقُونَ. والتطبيقُ منسوخٌ عند أهل العلم.

٢٥٩ ـ (صحيح) قال سعدُ بن أبي وَقَّاصٍ: كُنَّا نفعلُ ذلك، فَنُهِينا عنه، وأُمِرْنا أن نَضَعَ الأكُفَّ على الرُّكَبِ. حدثنا قُتيبةُ، قَالَ: حَدَّثَنا أبو عَوانةَ، عن أبي يَعْفُورٍ، عن مُصْعَبِ بن سعد، عن أبيهِ سَعْد بهذا. وأبو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسمه: عبدُالرحمن بن سعد بن المُنْذر. وأبو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسمه: مالك بن رَبِيعَةَ. وأبو حَصِينٍ اسمه: عثمان بن عاصم الأسَدِيُّ. وأبو عبدالرحمن السُّلَمِيُّ اسمه: عبدالله بن حَبِيبٍ. وأبو يَعْفُورٍ: عبدالرحمن بن عُبَيْدِ بن نِسْطَاسٍ. وأبو يعفورِ العَبْدِيُّ اسمه: وَاقِدٌ، ويقال: وَقْدَانُ، وهو الذي رَوَى عن عبدالله بن أبي أوْفَى. وكلاهما من أهلِ الكوفة. [«ابن ماجه» (٨٧٣): ق].

(٨١) باب ما جاء أنه يُجَافِي يديهِ عن جنبيهِ في الركوع

٢٦٠ ـ (صحيح) حَدَّثَنا محمدُ بنُ بَشَّارٍ بُنْدارٌ، قَالَ: حَدَّثَنا أبو عامرٍ العَقَدِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنا فُلَيْحُ بن سليمانَ، قَالَ: حَدَّثَنا عَبَّاسُ بن سهل بن سَعدٍ، قال: اجتمعَ أبو حُمَيْدٍ وأبو أُسَيْدٍ وسهلُ بن سعدٍ ومحمدُ بن مَسْلمةَ، فذكَرُوا صلاةَ رسول الله ﷺ، فقال أبو حُمَيْدٍ: أنا أعْلَمُكُمْ بصلاةِ رسول الله ﷺ: إنّ رسولَ الله ﷺ ركَعَ فوضَعَ يديه على ركبتيهِ، كأنّهُ قابضٌ عليهما. ووَتَّرَ يديه فنَحّاهُمَا عن جَنْبَيْهِ. وفي البابِ عن أنسٍ. حديثُ أبي حُمَيْدٍ حديثٌ حَسَنٌ صحيحٌ. وهو الذي اختارهُ أهلُ العلم: أن يُجَافِيَ الرجلُ يديه عن جنبيهِ في الركوعِ والسجودِ. [«صحيح أبي داود» (٧٢٣)، «مشكاة المصابيح» (٨٠١)، «صفة الصلاة» (١١٠)].

(٨٢) باب ما جاء في التَّسْبِيحِ في الركوعِ والسجودِ

٢٦١ ـ (ضعيف) حَدَّثَنا عليُّ بن حُجْرٍ، قال: أخبرنَا عيسى بن يونسَ، عن ابن أبي ذئبٍ، عن إسحاق

٧٤

«صحيح سنن أبي داود»

١١٩- بَاب مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ

٧٤٨ - عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَلا أُصَلِّي بِكُمْ صَلاةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ: فَصَلّى ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلا مَرَّةً.

قَالَ أَبُو دَاوُد: هَذَا حَدِيثٌ مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ طَوِيلٍ ، وَلَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ .

ـ صحيح .

٧٥١ - عن البراءِ ؛ : فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ ، وفي لفظ: مَرَّةً وَاحِدَةً .

ـ صحيح .

٧٥٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدّاً .

ـ صحيح .

٧٥٥ - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى .

ـ حسن .

١٢٠ - بابُ وضع اليُمنى على اليُسرى في الصلاة

٧٥٩ - عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ، ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ ، وَهُوَ فِي الصَّلاةِ .

ـ صحيح .

٢١٦

صَحِيحُ سُنَنِ أَبِي دَاوُد

لِلإِمَامِ الحَافِظِ سُلَيْمَانَ بْنِ الأَشْعَثِ السِّجِسْتَانِيّ
المتوفى سنة ٢٧٥هـ رحمه الله

تأليف
محمد ناصر الدين الألباني

المجلد الأول

مكتبة المعارف للنشر والتوزيع
لصاحبها سعد بن عبدالرحمن الراشد
الرياض

٤ـ كتاب الصلاة ١٠ ـ باب صفة الصلاة الحديث (٨٠٨)

وعشرين تكبيرة . فقلت لابن عباس : إنه أحمق . فقال : ثكلتك[1] أمك ، سنة أبي القاسم صلى الله عليه وسلم . رواه البخاري .

٨٠٨ ـ (١٩) وعن علي بن الحسين مرسلاً ، قال : كان رسول الله ﷺ يكبر في الصلاة كلما خفض ورفع ، فلم تزل تلك صلاته ﷺ حتى لقي الله تعالى . رواه مالك[2] .

٨٠٩ ـ (٢٠) وعن علقمة ، قال : قال لنا ابن مسعود : ألا أصلي بكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ فصلى ، ولم يرفع يديه إلا مرة واحدة مع تكبيرة الافتتاح . رواه الترمذي ، وأبو داود ، والنسائي . وقال أبو داود : ليس هو بصحيح على هذا المعنى[3] .

٨١٠ ـ (٢١) وعن أبي حميد الساعدي ، قال : كان رسول الله ﷺ إذا قام إلى الصلاة استقبل القبلة ، ورفع يديه ، وقال : «الله أكبر» . رواه ابن ماجه[4] .

٨١١ ـ (٢٢) وعن أبي هريرة ، قال : صلى بنا رسول الله ﷺ الظهر ، وفي مؤخر الصفوف رجل ، فأساء الصلاة ، فلما سلم ناداه رسول الله ﷺ : «يا فلان !

(١) كلمة تعجب ، ظاهرها دعاء عليه ، وقد تذكر في موضع المدح والذم . اهـ مرقاة .

(٢) في «الموطأ» (١/٧٦ رقم ١٧) وإسناده موصل صحيح .

(٣) قلت : وخالفه الترمذي فقال : حديث حسن . والحق أنه حديث صحيح ، وإسناده صحيح على شرط مسلم ، ولم نجد لمن أعله حجة يصلح التعلق بها ، ورد الحديث من أجلها ، وقد فصلت هذا الإجمال في « صحيح السنن » (٧٣٣ و٧٣٤) ولكن لا يجوز أن يعارض بهذا الحديث ما تقدم من الأحاديث المثبتة لرفع اليدين عند الركوع والسجود ، لأنه ناف وتلك مثبتة . ومن المقرر في علم الأصول أن المثبت مقدم على النافي . وهذه الحقيقة اضطر بعض العلماء من الحنفية إلى القول بشروعية الرفع المذكور كما بينته في « صفة الصلاة » .

(٤) في سننه رقم (٨٠٣) وإسناده صحيح .

ـ ٢٥٤ ـ

٢ـحَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قِطَافٍ النَّهْشَلِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، ''أَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لَا يَعُودُ''۔ ''امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ روایت کرتے ہیں کہ ان سے وکیع بن الجراح نے اور ان سے ابوبکر بن عبداللہ بن قطاف النہشلی نے اور ان سے عاصم بن کلیب نے اور ان سے ان کے والد (کلیب بن شہاب) روایت کرتے ہیں کہ بےشک حضرت علی کرم اللہ وجہہ نماز کی پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے اس کے بعد (پھر) رفع یدین نہیں کرتے تھے''۔ (الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار المؤلف: أبو بكر بن أبي شيبة، عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان بن خواستي العبسي[المتوفى: ٢٣٥ھ]، باب مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ، كِتَابُ الصَّلَوات، جلد نمبر٢، صفحہ نمبر٥٩، رقم الحدیث٢٤٦٠) (المعانی الآثار للطحاوی:ج١، ص٢٢٥) (نصب الرایۃ: ج١، ص٤٠٦)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ترکِ رفع یدین کی حدیث پرزبیر علی زئی صاحب اوردیگر غیرمقلدین حضرات کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ اور ان کے مدلل جوابات اس لنک پر ملاحظہ فرمائیں۔

المصنف

لابن أبي شيبة

الإمام الحافظ

أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم أبي شيبة العبسي

١٥٩-٢٣٥هـ

تحقيق

أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد

المجلد الثاني

الصلاة - الجمعة

٢١٣٦ - ٥٦٣٢

الناشر

الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

مصنف ابن أبي شيبة ٥٩

٢٤٥٧- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابن عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُه يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذا؟ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ[1]. ٢٣٦/١

٤٦- مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرة، ثُمَّ لاَ يَعُودُ

٢٤٥٨- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابن أَبِي لَيْلَىٰ، عَنِ الحَكَمِ وَعِيسَىٰ، عَنْ عَبْدِ الرحمن بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إذَا أَفْتَتَحَ الصَّلاَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا حَتَّىٰ يَفْرُغَ[2].

٢٤٥٩- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ [عَبْدِ الرحمن][3] بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَلاَ أُرِيكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلاَّ مَرَّةً[4].

٢٤٦٠- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قِطَافٍ النَّهْشَلِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا أَفْتَتَحَ الصَّلاَةَ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ[5].

٢٤٦١- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ

جلد ① ۲۳۹ طحاوی شریف (مترجم)

کے بجیر مسواک اور پاپوش بردار تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو آپ کے حالات سے جس قدر واقفیت تھی وائل بن حجر کو اس کا عشر عشیر بھی نہیں پس ان کی روایات کو ترجیح حاصل ہوگی۔

مؤقف اوّل کے قائلین کا جواب:

جواب کی ابتداء سے پہلے یہاں فکان کا لفظ تین مرتبہ استعمال ہوا پہلی مرتبہ تو اپنے دلائل کی طرف متوجہ کرنے کے لئے لایا گیا دوسری مرتبہ مخالفین کے اشکال کا ذکر کیا کہ ہماری روایات متواتر ہیں اور سند کے اعتبار سے پختہ ہیں پس ہمارا قول قابل ترجیح ہے تیسری دفعہ لائے اور اس سے ان کی روایات کا جواب شروع کر دیا روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ جس کو ابی الزناد کی سند سے پیش کیا گیا اس کے بالمقابل عاصم بن کلیب کی روایت ہے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل کو پیش کیا گیا روایت یہ ہے۔

۱۳۲۰: فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ .

۱۳۲۰: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب علی رضی اللہ عنہ نماز کی تکبیر افتتاح کے وقت ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد پھر نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۳/۱۔

۱۳۲۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ ـ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ .فَحَدِيْثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ هٰذَا، قَدْ دَلَّ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَلٰى أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِهِ سَقِيْمًا أَوْ لَا يَكُوْنُ فِيْهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ أَصْلًا، كَمَا قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ فَإِنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح .

۱۳۲۱: ابوبکر نہشلی نے عاصم بن کلیب اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی افتتاحی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر اس کے بعد نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے یہ کلیب علی رضی اللہ عنہ کے قابل اعتماد حلقہ احباب میں سے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۱۳/۱۔

حاصل روایت یہ ہے کہ عبدالرحمن بن ابی الزناد تو رفع یدین نقل کر رہے ہیں اور کلیب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عدم رفع نقل کرتے ہیں اب روایت عبدالرحمن بن ابی الزناد میں تین احتمال ہیں۔

نمبر①: عبدالرحمن بن ابی الزناد خود متکلم فیہ راوی ہے تو سقیم و کمزور راوی کی روایت مضبوط راوی کے مقابلے قابل احتجاج نہیں۔

٢ - كتاب الصلاة ٢٢٥ ٢٠ - باب التكبير

فذكرت ذلك لإبراهيم فغضب وقال رآه هو ولم يره ابن مسعود رضي الله عنه ولا أصحابه .

فكان هذا مما احتج به أهل هذا القول ، لقولهم مما رويناه ، عن النبي ﷺ .

فكان من حجة مخالفيهم عليهم في ذلك أن قال ما روينا نحن ، يتواتر الآثار ، وصحة أسانيدها واستقامتها ، فقولنا أولى من قولكم .

فكان من الحجة عليهم في ذلك ما سنبينه إن شاء الله تعالى.

أما ما روى في ذلك عن علي رضي الله عنه عن النبي ﷺ في حديث ابن أبي الزناد الذي بدأنا بذكره في أول هذا الباب .

١٣٤ - فإن أبا بكرة قد حدثنا قال : ثنا أبو أحمد ، قال : ثنا أبو بكر النهشلي ، قال : ثنا عاصم بن كليب ، عن أبيه أن عليا رضي الله عنه كان يرفع يديه في أول تكبيرة من الصلاة ، ثم لا يرفع بعدُ .

١٣٥ - حدثنا ابن أبي داود قال : ثنا أحمد بن يونس ، قال : ثنا أبو بكر النهشلي ، عن عاصم ، عن أبيه - ؟ وكان من أصحاب علي رضي الله عنه؟ عن علي مثله .

فحديث عاصم بن كليب هذا ، قد دل أن حديث ابن أبي الزناد على أحد وجهين .

١٣٦ - إما أن يكون في نفسه سقيما أولا يكون فيه ذكر الرفع أصلا ، كما قد رواه غيره فإن ابن خزيمة حدثنا قال : ثنا عبد الله بن رجاء ح .

١٣٧ - وحدثنا ابن أبي داود قال : ثنا عبد الله بن صالح والوهبي ، قالوا أنا عبد العزيز بن أبي سلمة ، عن عبد الله ابن الفضل .

فذكروا مثل حديث ابن أبي الزناد في إسناده ومتنه ، ولم يذكروا الرفع في شيء من ذلك .

فإن كان هذا هو المحفوظ ، وحديث ابن أبي الزناد خطأ ، فقد ارتفع بذلك أن يجب لكم بحديث خطأ حجة .

وإن كان ما روى ابن أبي الزناد صحيحاً لأنه زاد على ما روى غيره ، فإن علياً لم يكن ليرى النبي ﷺ يرفع ، ثم يترك هو الرفع بعده إلا وقد ثبت عنده نسخ الرفع .

فحديث علي رضي الله عنه ، إذا صح ، ففيه أكثر الحجة لقول ، من لا يرى الرفع .

وأما حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، فإنه قد روى عنه ما ذكرنا عنه ، عن النبي ﷺ ثم روى عنه ، من فعله بعد النبي ﷺ خلاف ذلك .

١٣٨ - حدثنا ابن أبي داود قال: ثنا أحمد بن يونس قال: ثنا أبو بكر بن عياش ، عن حصين ، عن مجاهد قال: صليت خلف ابن عمر رضي الله عنهما فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى من الصلاة .

فهذا ابن عمر قد رأى النبي ﷺ يرفع ، ثم قد ترك هو الرفع بعد النبي ﷺ فلا يكون ذلك إلا وقد ثبت عنده نسخ ما قد رأى النبي ﷺ فعله وقامت الحجة عليه بذلك .

فإن قال : قائل « هذا حديث منكر » قيل له « وما دلك على ذلك ؟ فلن تجد إلى ذلك سبيلا » .

صورة صفحة عنوان الطبعة الهندية

من زاد برواية من ترك ، والحسن بن عياش أبو محمد هو أخو أبي بكر بن عياش ، قال فيه ابن معين : ثقة ، هكذا رواه ابن أبي خيثمة عنه ، وقال عثمان بن سعيد الدارمى : الحسن . وأخوه أبو بكر بن عياش كلاهما من أهل الصدق والأمانة ، وقال ابن معين : كلاهما عندى ثقة .

١٧٢٧ أثر آخر أخرجه الطحاوى (١) عن أبي بكر النهشلى ثنا عاصم بن كليب عن أبيه أن علياً رضى الله عنه كان يرفع يديه فى أول تكبيرة من الصلاة ، ثم لا يعود يرفع ، انتهى . وهو أثر صحيح ،

١٧٢٨ قال البخارى فى "كتابه - فى رفع اليدين" : وروى أبو بكر النهشلى عن عاصم بن كليب عن أبيه أن علياً رفع يديه فى أول التكبيرة ، ثم لم يعد ، وحديث عبيد الله بن أبي رافع أصح ، انتهى . فجعله دون حديث عبيد الله بن أبي رافع فى الصحة ، وحديث ابن أبي رافع صححه الترمذى . وغيره ، وسيأتى فى أحاديث الخصوم . وقال الدارقطنى فى "علله" : واختلف على أبي بكر النهشلى فيه ، فرواه عبد الرحيم بن سليمان عنه عن عاصم بن كليب عن أبيه عن النبي ﷺ ، وَوَهِمَ فى رفعه ، وخالفه جماعة من الثقات : منهم عبد الرحمن بن مهدى . وموسى بن داود . وأحمد بن يونس . وغيرهم ، فرووه عن أبي بكر النهشلى موقوفا على علىّ ، وهو الصواب ، وكذلك رواه محمد بن أبان عن عاصم موقوفا ، انتهى . فجعله الدارقطنى موقوفا صوابا ، والله أعلم .

١٧٢٩ أثر آخر أخرجه البيهقى عن سوار بن مصعب عن عطية العوفى أن أبا سعيد الخدرى . وابن عمر كانا يرفعان أيديهما أول مايكبران ، ثم لا يعودان ، انتهى . قال البيهقى : قال الحاكم : وعطية . سيء الحال ، وسوار أسوأ حالا منه ، وأسند البيهقى عن البخارى أنه قال : سوار بن مصعب منكر الحديث ، وعن ابن معين أنه غير محتج به .

١٧٣٠ أثر آخر* أخرجه الطحاوى فى "شرح الآثار (٢)" عن إبراهيم النخعى ، قال : كان عبد الله بن مسعود لا يرفع يديه فى شيء من الصلوات ، إلا فى الافتتاح ، انتهى . قال الطحاوى : فان قالوا : إن إبراهيم عن عبد الله غير متصل ، قيل لهم : كان إبراهيم لا يرسل عن عبد الله إلا ما صح عنده وتواترت به الرواية عنه ، كما أخبرنا ، وأسند عن الأعمش (٣) أنه قال لإبراهيم : إذا حدثتنى عن

(١) ص ١٣٢ ، قال فى "الدراية" ص ٨٥ : رجاله ثقات (٢) ص ٣١٣ - ج ١ رجاله ثقات ، سكت عليه الحافظ فى "الدراية" .

(٣) قلت : روى الطحاوى فى "شرح الآثار" ص ١٣٣ ، والترمذى فى "علله - فى آخر الترمذى" ص ٢٣٩ - ج ٢ ، وابن سعد فى "طبقاته" ص ١٩٠ - ج ٦ ، كلهم من طريق شعبة عن الأعمش ، قال : قلت لإبراهيم : إذا حدثتنى عن عبد الله فأسند ، قال : إذا قلت لك : عبد الله ، فقد سمعته من غير واحد من أصحابه ، وإذا قلت : حدثنى عن عبد الله فلان ، فحدثنى فلان ، اه . واللفظ لابن سعد ، وأسند البيهقى فى "سننه" ص ١٤٨ - ج ١ عن ابن معين ، قال : مرسلات إبراهيم صحيحة ، إلا حديث : تاجر البحرين ، وحديث الضحك فى الصلاة ، اه =

۳۔ "حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَصْحَابُ عَلِيٍّ، لَا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، قَالَ وَكِيعٌ، ثُمَّ لَا يَعُودُونَ"۔ "امام بخاریؒ کے استاذامام ابوبکربن ابی شیبہؒ(۲۳۵ھ) حضرت ابواسحاق السبیعی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھی نماز میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کرتے تھےاور وکیع کی روایت میں ہے کہ پھردوبارہ رفع الیدین نہ کرتے تھے"۔ (رواۃابن اَبی شیبۃ فی المصنف وسند صحیح علی شرط الشیخین:ج۲، ص۶۰) (المعانی الآثار للطحاوی: ج۱، ص۲۲۵)

٦٠ كتاب الصلاة

الله، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَا [يَفْتَتِحُ]، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا(١).

٢٤٦٢- حَدَّثَنَا ابن مُبَارَكٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِةِ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا.

٢٤٦٣- حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا كَبَّرْت فِي فَاتِحَةِ الصلاة فَارْفَعْ يَدَيْك، ثُمَّ لاَ تَرْفَعْهُمَا فِيمَا بَقِيَ.

٢٤٦٤- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ الله وَأَصْحَابُ عَلِيٍّ لاَ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلاَّ فِي افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ، قَالَ وَكِيعٌ: ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ.

٢٤٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ وَمُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ تَرْفَعْ يَدَيْك فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلاَةِ إِلاَّ فِي الافْتِتَاحَةِ الأُولَى.

٢٤٦٦- حَدَّثَنَا أبو بكر عَنِ الحَجَّاجِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ وَإِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَا لاَ يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِلاَّ فِي بَدْءِ الصَّلاَةِ.

٢٤٦٧- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: كَانَ قَيْسٌ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَا يَدْخُلُ فِي الصَّلاَةِ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا.

١/٢٣٧ ٢٤٦٨- حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابن عَبَّاسٍ، قَالَ: [ترفع الأيدي](٢) فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ، وَإِذَا رَأَى البَيْتَ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي عَرَفَاتٍ، وَفِي جَمْعٍ، وَعِنْدَ الجِمَارِ(٣).

٢٤٦٩- حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ [هُشَام](٤)، عَنْ سُفْيَانَ، [عَنِ](٥) مُسْلِمِ الجُهَنِيِّ،

(١) في إسناده زياد بن كليب أبو معشر، وثقة النسائي، وقال أبو حاتم: صالح من قدماء أصحاب إبراهيم، ليس بالمتين في حفظه، وهذا جرح مفسر.

(٢) كذا في الأصول، ووقع في المطبوعه: [لا ترفع الأيدي إلا].

المُصنَّف

لابن أبي شيبة

الإمام الحافظ

أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم أبي شيبة العبسي

١٥٩-٢٣٥هـ

تحقيق

أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد

المجلد الثاني

الصلاة - الجمعة

٢١٣٦ - ٥٦٣٢

الناشر

الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

٢ - كتاب الصلاة ٢٢٥ ٢٠ - باب التكبير

فذكرت ذلك لإبراهيم فغضب وقال رآه هو ولم يره ابن مسعود رضي الله عنه ولا أصحابه .

فكان هذا مما احتج به أهل هذا القول ، لقولهم مما روياه ، عن النبي ﷺ .

فكان من حجة مخالفهم عليهم في ذلك أن قال ما روينا نحن ، بتواتر الآثار ، وصحة أسانيدها واستقامتها ، فقولنا أولى من قولكم .

فكان من الحجة عليهم في ذلك ما سنبينه إن شاء الله تعالى .

أما ما روي في ذلك عن علي رضي الله عنه عن النبي ﷺ في حديث ابن أبي الزناد الذي بدأنا بذكره في أول هذا الباب .

١٣٤ - فإن أبا بكرة قد حدثنا قال : ثنا أبو احمد ، قال : ثنا أبو بكر النهشلي ، قال : ثنا عاصم بن كليب ، عن أبيه أن عليا رضي الله عنه كان يرفع يديه في أول تكبيرة من الصلاة ، ثم لا يرفع بعد .

١٣٥ - حدثنا ابن أبي داود قال : ثنا أحمد بن يونس ، قال : ثنا أبو بكر النهشلي ، عن عاصم ، عن أبيه - وكان من أصحاب علي رضي الله عنه - عن علي مثله .

فحديث عاصم بن كليب هذا ، قد دل أن حديث ابن أبي الزناد على أحد وجهين .

١٣٤ - إما أن يكون في نفسه سقيما أولا يكون فيه ذكر الرفع أصلا ، كما قد رواه غيره فإن ابن خزيمة حدثنا قال : ثنا عبد الله بن رجاء ح .

١٣٤ - وحدثنا ابن أبي داود قال : ثنا عبد الله بن صالح والوهبي ، قالوا أنا عبد العزيز بن أبي سلمة ، عن عبد الله ابن الفضل .

فذكروا مثل حديث ابن أبي الزناد في إسناده ومتنه ، ولم يذكروا الرفع في شيء من ذلك .

فإن كان هذا هو المحفوظ ، وحديث ابن أبي الزناد خطأ ، فقد ارتفع بذلك أن يجب لكم بحديث خطأ حجة .

وإن كان ما روى ابن أبي الزناد صحيحاً لأنه زاد على ما روى غيره ، فإن عليا لم يكن ليرى النبي ﷺ يرفع ، ثم يترك هو الرفع بعده إلا وقد ثبت عنده نسخ الرفع .

فحديث علي رضي الله عنه ، إذا صح ، ففيه أكثر الحجة لقول ، من لا يرى الرفع .

وأما حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، فإنه قد روى عنه ما ذكرنا عنه ، عن النبي ﷺ ثم روى عنه ، من فعله بعد النبي ﷺ خلاف ذلك .

١٣٤ - حدثنا ابن أبي داود قال: ثنا أحمد بن يونس قال: ثنا أبو بكر بن عياش ، عن حصين ، عن مجاهد قال: صليت خلف ابن عمر رضي الله عنهما فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى من الصلاة .

فهذا ابن عمر قد رأى النبي ﷺ يرفع ، ثم قد ترك هو الرفع بعد النبي ﷺ فلا يكون ذلك إلا وقد ثبت عنده نسخ ما قد رأى النبي ﷺ فعله وقامت الحجة عليه بذلك .

فإن قال : قائل « هذا حديث منكر » قيل له « وما دلك على ذلك ؟ فلن تجد إلى ذلك سبيلا » .

صورة صفحة عنوان الطبعة الهندية

۴۔"حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُد، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ:حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاش، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إبْرَاهِيمَ، عَنْ الأَسْوَدِ، قَالَ: رَأَيْت عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضي الله عنه يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ، ثُمَّ لاَ يَعُود۔ قَالَ: وَرَأَيْت إبْرَاهِيم، وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلاَنِ ذَلِكَ۔ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَهَذَا عُمَرُ رضي الله عنه لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ، وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ لِأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَيَّاشٍ، وَإِنْ كَانَ هَذَا الْحَدِيثُ إنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ، قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ"۔ "حضرت ابراہیم نے اسود سے نقل کی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پہلی تکبیر میں صرف ہاتھ اٹھاتے پھر دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے اور میں نے ابراہیم نخعیؒ اور شعبیؒ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اس روایت کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے ہیں اور یہ روایت صحیح ہے۔کیونکہ اس کا دارمدار حسن بن عیاش راوی پر ہے۔ اور وہ قابل اعتماد وپختہ راوی ہے۔جیساکہ یحیٰی بن معینؒ وغیرہ نے بیان کیا ہے"۔ (المعانی الآثار للطحاوی: ج۱، ص۲۲۸؛ نصب الرایۃ: ج۱، ص۴۰۵،رقم ۱۷۲۴)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ترکِ رفع یدین کی حدیث پر زبیر علی زئی صاحب اوردیگر غیر مقلدین حضرات کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ اور ان کے مدلل جوابات اس لنک پر ملاحضہ فرمائیں۔

٢ - كتاب الصلاة ٢٢٧ ٢٠ - باب التكبير

١٣٦ - حدثنا بذلك إبراهيم بن مرزوق ، قال : ثنا وهب أو بشر بن عمر ، شك أبو جعفر ، عن شعبة ، عن الأعمش بذلك .

قال أبو جعفر : فأخبر أن ما أرسله عن عبد الله ، فمخرجه عنده أصح من مخرج ما ذكره عن رجل بعينه عن عبد الله . فكذلك هذا الذي أرسله عن عبد الله لم يرسله إلا ومخرجه عنده أصح من مخرج ما يرويه عن رجل بعينه عن عبد الله .

ومع ذلك فقد رويناه متصلا في حديث عبد الرحمن بن الأسود ، وكذلك كان عبد الله يفعل في سائر صلاته .

١٣٦ - كما حدثنا ابن أبي داود ، قال : ثنا أحمد بن يونس ، قال : ثنا أبو الأحوص ، عن حصين ، عن إبراهيم ، قال: كان عبد الله لا يرفع يديه في شيء من الصلاة إلا في الافتتاح .

١٣٦ - وقد روي مثل ذلك أيضاً عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه ، كما حدثنا ابن أبي داود ، قال : ثنا الحماني ، قال : ثنا يحيى بن آدم ، عن الحسن بن عياش ، عن عبد الملك بن أبجر ، عن الزبير بن عدي ، عن إبراهيم ، عن الأسود ، قال : رأيت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يرفع يديه في أول تكبيرة ، ثم لا يعود ، قال : ورأيت إبراهيم والشعبي يفعلان ذلك .

قال أبو جعفر : فهذا عمر رضي الله عنه لم يكن يرفع يديه أيضاً إلا في التكبيرة الأولى في هذا الحديث ، وهو حديث صحيح لأن الحسن بن عياش ، وإن كان هذا الحديث إنما دار عليه ، فإنه ثقة حجة ، قد ذكر ذلك يحيى ابن معين وغيره .

أفترى عمر بن الخطاب رضي الله عنه خفي عليه أن النبي ﷺ كان يرفع يديه في الركوع والسجود ، وعلم بذلك مَنْ دونه ، أو من هو معه يراه يفعل غير ما رأى رسول الله ﷺ يفعل ، ثم لا ينكر ذلك عليه ، هذا عندنا محال .

وفعل عمر رضي الله عنه هذا وترك أصحاب رسول الله ﷺ إياه على ذلك ، دليل صحيح أن ذلك هو الحق الذي لا ينبغي لأحد خلافه .

وأما ما رووه عن أبي هريرة رضي الله عنه من ذلك ، فإنما هو من حديث إسماعيل بن عياش ، عن صالح ابن كيسان .

وهم لا يجعلون إسماعيل فيما روى عن غير الشاميين ، حجة ، فكيف يحتجون على خصمهم ، بما لو احتج بمثله عليهم ، لم يسوغوه إياه .

وأما حديث(١) أنس بن مالك رضي الله عنه فهم يزعمون أنه خطأ ، وأنه لم يرفعه أحد إلا عبد الوهاب الثقفي خاصة ، والحفاظ يوقفونه ، على أنس رضي الله عنه .

وأما حديث عبد الحميد بن جعفر ، فإنهم يضعفون عبد الحميد ، فلا يقيمون به حجة ، فكيف يحتجون به في مثل هذا

(١) ليس في هذا الباب حديث أنس رضي الله عنه ولا حديث طاوس الذي مر ذكره آنفاً في حديث ابن عمر رضي الله عنه ولا روايته أيضا مذكوران في باب آخر أو هما سقطا من الكتاب ، أو أثار المصنف على ما أورده الخصم ، وهما مذكوران في كتب أخر في موضعه . المترجم سلمه الله تعالى .

صورة صفحة عنوان الطبعة الهندية

جلد ① | ۲۳۲ | طحاوی شریف (مترجم)

حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْإِفْتِتَاحِ.
وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۳۲۸: ابراہیم کہتے ہیں کہ عبداللہ نماز کے کسی بھی جزء میں ابتدائی تکبیر کے علاوہ نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔
حاصل روایت یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تکبیر افتتاح کے علاوہ نماز میں کہیں رفع یدین نہ فرماتے تھے۔ پس ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے ارسال کی وضاحت کے بعد ابن ان کے ارسال پر اعتراض بے جا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی عدم رفع کی روایت ملاحظہ ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے:

۱۳۲۹ : كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ، قَالَ : وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ، وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لِأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَيَّاشٍ، وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ إِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهٗ.

۱۳۲۹: ابراہیم نے اسود سے نقل کی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پہلی تکبیر میں صرف ہاتھ اٹھاتے پھر دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے تھے اور میں نے ابراہیم نخعی اور شعبی کو اسی طرح کرتے دیکھا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اس روایت کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے ہیں اور یہ روایت صحیح ہے کیونکہ اس کا دارومدار حسن بن عیاش راوی پر ہے۔ اور وہ قابل اعتماد و پختہ راوی ہے۔ جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

الْحَدِيْثُ إِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهٗ. أَفَتَرَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، وَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَنْ دُوْنَهٗ، وَمَنْ هُوَ مَعَهٗ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ مَا رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ. وَفِعْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا وَتَرْكُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَلٰى ذٰلِكَ، دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ خِلَافُهٗ. وَأَمَّا مَا رَوَوْهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيْثِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ. وَهُمْ لَا يَجْعَلُوْنَ إِسْمَاعِيْلَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّيْنَ، حُجَّةً، فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمْ، بِمَا لَوِ احْتَجَّ بِمِثْلِهٖ عَلَيْهِمْ، لَمْ

کتاب الصلاة ٤٠٥

فهما فى نوع من الملم ، وتأمل هذه الأحاديث علم أنها موضوعة على رسول الله ﷺ ، انتهى .
وهذا الحديث رواه ابن الجوزى بإسناده فى "الموضوعات" عن محمد بن عكاشة به ، ثم نقل عن الدارقطنى أنه قال : محمد بن عكاشة هذا كان يضع الحديث ، ثم رواه ابن الجوزى من حديث ١٧٢٣ المأمون بن أحمد السلمى ثنا المسيب بن واضح عن ابن المبارك عن يونس عن الزهرى عن سعيد عن أبى هريرة عن النبى ﷺ أنه قال : «من رفع يديه فى الصلاة فلا صلاة له» ، انتهى . وكذلك رواه فى "كتاب التحقيق" ، ونقل فى الكتابين عن ابن حبان أنه قال : مأمون هذا كان دجالا من الدجاجلة ، قال ابن الجوزى : وما أبله من وضع هذه الأحاديث الباطلة لتقاوم بها الأحاديث الصحيحة ، فقد روى الرفع من الصحابة جماعة كثيرون ، وسمى ستة وعشرين رجلا ، قال : ومن لم يكن الحديث صناعته لم ينكر عليه الاحتجاج بالبواطيل ، انتهى .

الآثار فى ذلك : روى الطحاوى[1] ، ثم البيهقى من حديث الحسن بن عياش عن عبدالملك ١٧٢٤ ابن أبجر عن الزبير بن عدى عن إبراهيم عن الأسود ، قال : رأيت عمر بن الخطاب يرفع يديه فى أول تكبيرة ، ثم لا يعود ، قال : ورأيت إبراهيم . والشعبي يفعلان ذلك ، قال الطحاوى : فهذا عمر لم يكن يرفع يديه أيضاً إلا فى التكبيرة الأولى ، والحديث صحيح ، فان مداره على الحسن بن عياش ، وهو ثقة حجة ، ذكر ذلك يحى بن معين عنه ، انتهى . واعترضه الحاكم : بأن هذه رواية شاذة لا تقوم بها حجة ، ولا تعارض بها الأخبار الصحيحة عن طاوس بن كيسان عن ابن عمر[2] أن ١٧٢٥ عمر كان يرفع يديه فى الركوع ، وعند الرفع منه ، وروى هذا الحديث سفيان الثورى عن الزبير ابن عدى به ، ولم يذكر فيه : لم يعد ، ثم رواه الحاكم ، وعنه البيهقى بسنده عن سفيان عن الزبير ١٧٢٦ ابن عدى عن إبراهيم عن الأسود أن عمر[3] كان يرفع يديه فى التكبير ، انتهى . قال الشيخ :
وما ذكره الحاكم فهو من باب ترجيح رواية على رواية لا من باب التضعيف ، وأما قوله : إن سفيان لم يذكر عن الزبير بن عدى فيه : لم يَعُدْ ، فضعيف جداً ، لأن الذى رواه سفيان في مقدار الرفع ، والذى رواه الحسن بن عياش فى محل الرفع ، ولا تعارض بينهما ، ولو كانا فى محل واحد لم تعارض رواية

(١) ص ١٣٣ . قال الحافظ فى "الدراية" ، ص ٨٥ : رجاله ثقات
(٢) قلت : هذه المعارضة ذكرها الحافظ أيضاً فى "الدراية" ، ص ٨٥ ، وذكر ابن عمر فقط ، ولم يذكر عمر ، وقال الشيخ المحقق : ظهير أحسن "النيموى - الهندى" ، فى كتابه "آثار السنن" ، ص ١٠٦ - ج ١ : راجعت إلى نسخة صحيحة مكتوبة من "نصب الراية" ، فى الخزانة المعروفة "بأيشياتك سوسائتى - كلكته" ، فوجدت فيها هكذا : عن ابن عمر أنه كان يرفع يديه فى الركوع ، وعند الرفع منه ، اهـ . وفى "فتح القدير" ، ص ٢١٩ - ج ١ : وعارضه الحاكم برواية طاوس بن كيسان عن ابن عمر رضى الله عنه : كان يرفع يديه فى الركوع ، وعند الرفع منه
(٣) متنه عند ابن أبي حاتم فى "العلل" ، ص ٩٥ - ج ١ هكذا : أنه كان يرفع يديه فى افتتاح الصلاة حتى تبلغا منكبيه ، اهـ .

۵۔ "روى ابن أبي شيبة من طريق أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ"۔ "ابو بکر بن عیاشؒ نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے تھے"۔ (رواہ ابن أبي شيبۃ فی المصنف وسند صحیح علی شرط الشیخین: ج۲، ص۶۱؛ والبیہقی فی المعرفۃ:ج۲، ص۴۲۸)

۶۔ "حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَّا حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ"۔ "حضرت اسودؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے نماز میں کسی جگہ بھی رفع یدین نہیں کیا سوائے ابتداء نماز کے"۔ (رواہ ابن أبي شيبۃ فی المصنف وسند صحیح علی شرط الشیخین: ج۲، ص۶۱)

مصنف ابن أبي شيبة ٦١

قَالَ: كَانَ ابن أَبِي لَيْلَى يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَوَّلَ شَيْءٍ إِذَا كَبَّرَ.

٢٤٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: مَا رَأَيْت ابن عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُ(١).

٢٤٧١- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِذَا افْتَتَحَا، ثُمَّ لاَ يَعُودَانِ.

٢٤٧٢- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: صَلَّيْت مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلاَتِهِ إِلاَّ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ، قَالَ عَبْدُ المَلِكِ: وَرَأَيْت الشَّعْبِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ وَأَبَا إِسْحَاقَ لاَ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلاَّ حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلاَةَ(٢).

٤٧- فِي [التَّعَوُّذِ](٣) كَيْفَ هُوَ قَبْلَ القِرَاءَةِ أَوْ بَعْدَهَا

٢٤٧٣- حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: افْتَتَحَ عُمَرُ الصَّلاَةَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ الحَمْدُ للهِ رَبِّ العَالَمِينَ(٤).

٢٤٧٤- حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ [شقيق](٥)، عَنِ الأَسْوَدِ،

المُصَنَّف

لِابْنِ أَبِي شَيْبَة

الإمام الحافظ

أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم أبي شيبة العبسي

١٥٩-٢٣٥هـ

تحقيق

أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد

المجلد الثاني

الصلاة - الجمعة

٢١٣٦ - ٥٦٣٢

الناشر

الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

۷۔ ”روى أبو جعفر الطحاوي عن ابْنُ أَبِي دَاوُد، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاش، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَلَّيْت خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنها فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مِنْ الصَّلاَةِ“۔ ”ابوبکربن عیاشؒ نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی وہ صرف تکبیرِ افتتاح میں ہاتھ اٹھاتے تھے“۔(المعانی الآثار للطحاوی: ج۱، ص۲۲۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ترکِ رفع یدین کی حدیث پر زبیر علی زئی صاحب اور دیگر غیر مقلدین حضرات کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ اور ان کے مدلل جوابات اس لنک پر ملاحضہ فرمائیں۔

٢ - كتاب الصلاة ٢٢٥ ٢٠ - باب التكبير

قد ذكرت ذلك لإبراهيم فغضب وقال رآه هو ولم يره ابن مسعود رضي الله عنه ولا أصحابه .

فكان هذا مما احتج به أهل هذا القول ، لقولهم مما رويناه ، عن النبي ﷺ .

فكان من حجة مخالفيهم عليهم في ذلك أن قال ما رويتا نحن ، بتواتر الآثار ، وصحة أسانيدها واستقامتها ، فقولنا أولى من قولكم .

فكان من الحجة عليهم في ذلك ما سنبينه إن شاء الله تعالى.

أما ما روى في ذلك عن علي رضي الله عنه عن النبي ﷺ في حديث ابن أبي الزناد الذي بدأنا بذكره في أول هذا الباب .

١٣٤ - فإن أبا بكرة قد حدثنا قال : ثنا أبو احمد ، قال : ثنا أبو بكر النهشلي ، قال : ثنا عاصم بن كليب ، عن أبيه أن عليا رضي الله عنه كان يرفع يديه في أول تكبيرة من الصلاة ، ثم لا يرفع بعد .

١٣٥ - حدثنا ابن أبي داود قال : ثنا أحمد بن يونس ، قال : ثنا أبو بكر النهشلي ، عن عاصم ، عن أبيه - ؟ وكان من أصحاب علي رضي الله عنه؟ عن علي مثله .

فحديث عاصم بن كليب هذا ، قد دل أن حديث ابن أبي الزناد على أحد وجهين .

١٣٤ - إما أن يكون في نفسه سقيما أولا يكون فيه ذكر الرفع أصلا، كما قد رواه غيره فإن ابن خزيمة حدثنا قال : ثنا عبد الله بن رجاء ح .

١٣٦ - وحدثنا ابن أبي داود قال : ثنا عبد الله بن صالح والوهبي ، قالوا أنا عبد العزيز بن أبي سلمة ، عن عبد الله ابن الفضل .

فذكروا مثل حديث ابن أبي الزناد في إسناده ومتنه ، ولم يذكروا الرفع في شيء من ذلك .

فإن كان هذا هو المحفوظ ، وحديث ابن أبي الزناد خطأ ، فقد ارتفع بذلك أن يجب لكم بحديث خطأ حجة .

وإن كان ما روى ابن أبي الزناد صحيحا لأنه زاد على ما روى غيره ، فإن عليا لم يكن ليرى النبي ﷺ يرفع ، ثم يترك هو الرفع بعده إلا وقد ثبت عنده نسخ الرفع .

فحديث علي رضي الله عنه ، إذا صح ، ففيه أكثر الحجة لقول ، من لا يرى الرفع .

وأما حديث ابن عمر رضي الله عنهما ، فإنه قد روى عنه ما ذكرنا عنه ، عن النبي ﷺ ثم روى عنه ، من فعله بعد النبي ﷺ خلاف ذلك .

١٣٧ - حدثنا ابن أبي داود قال: ثنا أحمد بن يونس قال: ثنا أبو بكر بن عياش ، عن حصين ، عن مجاهد قال: صليت خلف ابن عمر رضي الله عنهما فلم يكن يرفع يديه إلا في التكبيرة الأولى من الصلاة .

فهذا ابن عمر قد رأى النبي ﷺ يرفع ، ثم قد ترك هو الرفع بعد النبي ﷺ فلا يكون ذلك إلا وقد ثبت عنده نسخ ما قد رأى النبي ﷺ فعله وقامت الحجة عليه بذلك .

فإن قال : قائل « هذا حديث منكر » قيل له « وما دلك على ذلك ؟ فلن تجد إلى ذلك سبيلا » .

شرح معاني الآثار

صورة صفحة عنوان الطبعة الهندية

۸۔ ”حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُد، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ الصَّلاَةِ إِلَّا فِي الِافْتِتَاحِ“۔ ”حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے کسی بھی جزء میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے سوائے ابتداءِ نماز کے“۔(شرح المعانی الآثار للطحاوی: ج۱، ص۲۲۷، رقم الحدیث ۱۳۶۳؛ نصب الرایۃ: ج۱، ص۴۰۶، رقم ۱۷۳۰)

جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے ترکِ رفع یدین کی احادیث پر زبیر علی زئی صاحب اور دیگر غیر مقلدین حضرات کے اعتراضات کا تحقیقی جائزہ اور ان کے مدلل جوابات اس لنک پر ملاحضہ فرمائیں۔

٢ ـ كتاب الصلاة ٢٢٧ ٢٠ ـ باب التكبير

١٣٦ ـ حدثنا بذلك إبراهيم بن مرزوق ، قال : ثنا وهب أو بشر بن عمر ، شك أبو جعفر ، عن شعبة ، عن الأعمش بذلك .

قال أبو جعفر : فأخبر أن ما أرسله عن عبد الله ، فمخرجه عنده أصح من مخرج ما ذكره عن رجل بعينه عن عبد الله . فكذلك هذا الذي أرسله عن عبد الله لم يرسله إلا ومخرجه عنده أصح من مخرج ما يرويه عن رجل بعينه عن عبد الله.

ومع ذلك فقد رويناه متصلا في حديث عبد الرحمن بن الأسود ، وكذلك كان عبد الله يفعل في سائر صلاته .

١٣٦ ـ كما حدثنا ابن أبي داود ، قال : ثنا أحمد بن يونس ، قال : ثنا أبو الأحوص ، عن حصين ، عن إبراهيم ، قال: كان عبد الله لا يرفع يديه في شيء من الصلاة إلا في الافتتاح .

١٣٦ ـ وقد روى مثل ذلك أيضاً عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه ، كما حدثنا ابن أبي داود ، قال : ثنا الحمّاني ، قال : ثنا يحيي بن آدم ، عن الحسن بن عياش ، عن عبد الملك بن أبجر ، عن الزبير بن عدي ، عن ابراهيم ، عن الأسود ، قال : رأيت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يرفع يديه في أول تكبيرة ، ثم لايعود ، قال : ورأيت إبراهيم، والشعبي يفعلان ذلك .

قال أبو جعفر : فهذا عمر رضي الله عنه لم يكن يرفع يديه أيضاً إلا في التكبيرة الأولى في هذا الحديث ، وهو حديث صحيح لأن الحسن بن عياش ، وإن كان هذا الحديث إنما دار عليه ، فإنه ثقة حجة ، قد ذكر ذلك يحيي ابن معين وغيره .

أفترى عمر بن الخطاب رضي الله عنه خفي عليه أن النبي ﷺ كان يرفع يديه في الركوع والسجود ، وعلم بذلك مَنْ دونه ، أومن هو معه يراه يفعل غير مارأى رسول الله ﷺ يفعل ، ثم لا ينكر ذلك عليه ، هذا عندنا محال .

وفعل عمر رضي الله عنه هذا وترك أصحاب رسول الله ﷺ إياه على ذلك ، دليل صحيح أن ذلك هو الحق الذي لاينبغي لأحد خلافه .

وأما ماروَوه عن أبي هريرة رضي الله عنه من ذلك ، فإنما هو من حديث إسماعيل بن عياش ، عن صالح ابن كيسان .

وهم لايجعلون إسماعيل فيما روى عن غير الشاميين ، حجة ، فكيف يحتجون على خصمهم ، بما لو احتج بمثله عليهم ، لم يسوغوه إياه .

وأما حديث(١) أنس بن مالك رضي الله عنه فهم يزعمون أنه خطأ ، وأنه لم يرفعه أحد إلا عبد الوهاب الثقفي خاصة ، والحفاظ يوقفونه ، على أنس رضي الله عنه .

وأما حديث عبد الحميد بن جعفر ، فإنهم يضعفون عبد الحميد ، فلايقيمون به حجة ، فكيف يحتجون به في مثل هذا

(١) ليس في هذا الباب حديث أنس رضي الله عنه ولا حديث طاوس الذي مر ذكره آنفاً في حديث ابن عمر رضي الله عنه ولا روايته أيضا مذكوران في باب آخر أو هما سقطا من الكتاب ، أو آثار المصنف على ما أورده الخصم ، وهما مذكوران في كتب أخر في موضعه ، المترجم سلمه الله تعالى .

صورة صفحة عنوان الطبعة الهندية

٤٠٦ نصب الراية

من زاد برواية من ترك ، والحسن بن عياش أبو محمد هو أخو أبي بكر بن عياش ، قال فيه ابن معين : ثقة ، هكذا رواه ابن أبي خيثمة عنه ، وقال عثمان بن سعيد الدارمي : الحسن . وأخوه أبوبكر بن عياش كلاهما من أهل الصدق والأمانة ، وقال ابن معين : كلاهما عندي ثقة .

١٧٢٧ أثر آخر أخرجه الطحاوي (١) عن أبي بكر النهشلي ثنا عاصم بن كليب عن أبيه أن علياً رضي الله عنه كان يرفع يديه في أول تكبيرة من الصلاة ، ثم لايعود يرفع ، انتهى . وهو أثر صحيح ،

١٧٢٨ قال البخاري في "كتابه ـ في رفع اليدين" : وروى أبو بكر النهشلي عن عاصم بن كليب عن أبيه أن علياً رفع يديه في أول التكبيرة ، ثم لم يعد ، وحديث عبيد الله بن أبي رافع أصح ، انتهى . فجعله دون حديث عبيد الله بن أبي رافع في الصحة ، وحديث ابن أبي رافع صححه الترمذي . وغيره ، وسيأتي في أحاديث الخصوم . وقال الدارقطني في "علله" : واختلف على أبي بكر النهشلي فيه ، فرواه عبد الرحيم بن سليمان عنه عن عاصم بن كليب عن أبيه عن النبي ﷺ ، وَوَهِمَ في رفعه ، وخالفه جماعة من الثقات : منهم عبد الرحمن بن مهدي . وموسى بن داود . وأحمد بن يونس . وغيرهم ، فرووه عن أبي بكر النهشلي موقوفا على علي ، وهو الصواب ، وكذلك رواه محمد بن أبان عن عاصم موقوفا ، انتهى . فجعله الدارقطني موقوفا صوابا ، والله أعلم .

١٧٢٩ أثر آخر أخرجه البيهقي عن سوار بن مصعب عن عطية العوفي أن أبا سعيد الخدري . وابن عمر كانا يرفعان أيديهما أول مايكبران ، ثم لايعودان ، انتهى . قال البيهقي : قال الحاكم : وعطية . سيء الحال ، وسوار أسوأ حالا منه ، وأسند البيهقي عن البخاري أنه قال : سوار بن مصعب منكر الحديث ، وعن ابن معين أنه غير محتج به .

١٧٣٠ أثر آخر أخرجه الطحاوي في "شرح الآثار(٢)" عن إبراهيم النخعي ، قال : كان عبد الله بن مسعود لايرفع يديه في شيء من الصلوات ، إلا في الافتتاح ، انتهى . قال الطحاوي : فان قالوا : إن إبراهيم عن عبد الله غير متصل ، قيل لهم : كان إبراهيم لايرسل عن عبد الله إلا ما صح عنده وتواترت به الرواية عنه ، كما أخبرنا ، وأسند عن الأعمش (٣) أنه قال لإبراهيم : إذا حدثتني عن

(١) ص ١٣٢ ، قال في "الدراية" ص ٨٥ : رجاله ثقات (٢) ص ٣١٣ ـ ج ١ رجاله ثقات ، سكت عليه الحافظ في "الدراية" .

(٣) قلت : روى الطحاوي في "شرح الآثار" ص ١٣٣ ، والترمذي في "علله ـ في آخر الترمذي" ص ٢٣٩ ـ ج ٢ ، وابن سعد في "طبقاته" ص ١٩٠ ـ ج ٦ ، كلهم من طريق شعبة عن الأعمش ، قال : قلت لابراهيم : إذا حدثتني عن عبدالله فأسند ، قال : إذا قلت لك : عبد الله ، فقد سمعته من غير واحد من أصحابه ، وإذا قلت : حدثني عن عبد الله فلان ، فحدثني فلان ، اه . واللفظ لابن سعد ، وأسند البيهقي في "سننه" ص ١٤٨ ـ ج ١ عن ابن معين ، قال : مرسلات إبراهيم صحيحة ، إلا حديث : تاجر البحرين ، وحديث الضحك في الصلاة ، اه =

۹۔ ”حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَا يَسْتَفْتِحُ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا“ ۔”حضرت ابراہیم نخعیؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے“ ۔(رواۃ ابن اَبی شیبۃ فی المصنف وسند صحیح علی شرط الشیخین: ج۲، ص۵۹)

٢٤٥٧- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابن عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُه يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذا؟ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ(١). ٢٣٦/١

٤٦- مَنْ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَة، ثُمَّ لاَ يَعُودُ

٢٤٥٨- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابن أَبِي لَيْلَىٰ، عَنِ الحَكَمِ وَعِيسَىٰ، عَنْ عَبْدِ الرحمن بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ، عَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إذَا أفْتَتَحَ الصَّلاَةَ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا حَتَّىٰ يَفْرُغَ(٢).

٢٤٥٩- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ [عَبْدِ الرحمن](٣) بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: ألاَ أُرِيكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إلاَّ مَرَّةً(٤).

٢٤٦٠- حَدَّثَنَا أبو بكر قال: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قِطَافٍ النَّهْشَلِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ، ثُمَّ لاَ يَعُودُ(٥).

٢٤٦١- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَا [يَفْتَتِحُ]، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا(١).

١٠۔ ”حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَة، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قُلْت لِإِبْرَاهِيمَ (حَدِيثُ وَائِلٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلاَةَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ؟) فَقَالَ إِنْ كَانَ وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذَلِكَ، فَقَدْ رَآهُ عَبْدُ اللَّهِ خَمْسِينَ مَرَّةً، لاَ يَفْعَلُ ذَلِكَ“۔”سفیان مغیرہ سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے کہاکہ وائل بن حجر کی روایت میں ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نماز شروع کرتے اوررکوع میں جاتے اوررکوع سے سراٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھاتوابرہیم نے جواب دیا، اگروائلؓ نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے تو ابن مسعودؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو پچاسوں مرتبہ ہاتھ نہ اٹھاتے دیکھا“۔ (شرح المعانی الآثار للطحاوی: ج۱، ص۲۲۴، رقم الحدیث۱۳۵۱)

۱۱۔ ”حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُد، قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: دَخَلْت مَسْجِدَ حَضْرَمَوْت، فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوعِ، وَبَعْدَهُ۔ فَذَكَرْت ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رضي الله عنه وَلاَ أَصْحَابُهُ“۔ ”عمروبن مرہ کہتے ہیں کہ میں”حضر موت“ کی مسجد میں گیا، وہاں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت علقمہ اپنے والد گرامی کے حوالے سے یہ حدیث سنا رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے قبل ،اور بعد از رکوع رفع الیدین کیاکرتے تھے۔ تو یہ حدیث سن کر میں ابراہیم النخعی کے پاس آیا اور یہ حدیث سنا کر اس کے متعلق ان سے پوچھا۔ تو وہ یہ حدیث سن کر غصہ میں آگئے۔ اور کہنے لگے کہ: وائل بن حجرؓ نےرسول اللہ ﷺ کو دیکھ لیا اورعبداللہ بن مسعودؓ اوران کے ساتھی نہ دیکھ سکے۔ (شرح المعانی الآثار للطحاوی: ج۱، ص۲۲۴،رقم الحدیث ۱۳۵۲)

١٣٤٥ - حدثنا محمد بن عمرو قال: ثنا عبد الله بن نمير عن سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة، عن نصر بن عاصم، عن مالك ابن الحويرث، قال رأيت رسول الله ﷺ إذا ركع، وإذا رفع رأسه من ركوعه، يرفع يديه، حتى يحاذى بهما فوق أذنيه.

١٣٤٦ - حدثنا ابن أبي داود قال: ثنا سعيد بن منصور قال: ثنا إسماعيل بن عياش، عن صالح بن كيسان عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ، كان يرفع يديه إذا افتتح الصلاة، وحين يركع، وحين يسجد.

قال أبو جعفر: فذهب قوم إلى هذه الآثار، فأوجبوا الرفع عند الركوع وعند الرفع من الركوع وعند النهوض إلى القيام من القعود في الصلاة كلها.

وخالفهم في ذلك آخرون فقالوا لا نرى الرفع إلا في التكبيرة الأولى.

واحتجوا في ذلك بما حدثنا أبو بكرة قال: ثنا مؤمل، قال: ثنا سفيان قال: ثنا يزيد بن أبي زياد عن ابن أبي ليلى عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال: كان النبي ﷺ إذا كبر لافتتاح الصلاة، رفع يديه حتى يكون إبهاماه قريبا من شحمتي أذنيه، ثم لا يعود.

١٣٤٧ - حدثنا ابن أبي داود قال: ثنا عمرو بن عون، قال أنا خالد، عن ابن أبي ليلى، عن عيسى بن عبد الرحمن، عن أبيه، عن البراء بن عازب، عن النبي ﷺ مثله.

١٣٤٨ - حدثنا محمد بن النعمان، قال ثنا يحيى بن يحيى، قال: ثنا وكيع، عن ابن أبي ليلى، عن أخيه، وعن الحكم، عن ابن أبي ليلى عن البراء عن النبي ﷺ مثله.

١٣٤٩ - حدثنا ابن أبي داود قال: ثنا نعيم بن حماد، قال: ثنا وكيع، عن سفيان، عن عاصم بن كليب، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن علقمة، عن عبد الله، عن النبي ﷺ أنه كان(١) يرفع يديه في أول تكبيرة، ثم لا يعود.

١٣٥٠ - حدثنا محمد بن النعمان، قال: ثنا يحيى بن يحيى، قال: ثنا وكيع، عن سفيان، فذكر مثله بإسناده.

١٣٥١ - حدثنا أبو بكرة، قال: ثنا مؤمل، قال: ثنا سفيان، عن المغيرة قال: قلت لإبراهيم (حديث وائل أنه رأى النبي ﷺ، يرفع يديه إذا افتتح الصلاة، وإذا ركع، وإذا رفع رأسه من الركوع؟).
فقال إن كان وائل رآه مرة يفعل ذلك، فقد رآه عبد الله خمسين مرة، لا يفعل ذلك.

١٣٥٢ - حدثنا أحمد بن داود قال: ثنا مسدد، قال: ثنا خالد بن عبد الله قال: ثنا حصين، عن عمرو بن مرة، قال: دخلت مسجد حضرموت، فإذا علقمة بن وائل يحدث، عن أبيه، أن رسول الله ﷺ كان يرفع يديه قبل الركوع، وبعده فذكرت ذلك لإبراهيم فغضب وقال رآه هو ولم يره ابن مسعود رضي الله عنه ولا أصحابه.

(١) كان يرفع يديه، أخرجه الترمذي، وقال حديث حسن وأخرجه النسائي في المجتبى، قال: حدثنا سويد بن نصر، حدثنا عبد الله بن المبارك، عن سفيان إلى آخر السند ولفظه، فقام فرفع يديه أول مرة، ثم لم يعد.

قال العلامة [illegible]

۱۲۔”حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، وَحَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ

أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرْنَا صَلاَةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلاَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ"۔ "ہم سے یحیٰ بن بکیر نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا، انہوں نے خالد سے بیان کیا، ان سے سعید نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا (دوسری سند) اور کہا کہ مجھ سے لیث نے بیان کیا، اور ان سے یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے بیان کیا، ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہونے لگا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے، جب آپ رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح پکڑ لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ سیدھے ہو جاتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلے ہوئے ہوتے اور نہ سمٹے ہوئے۔ پاؤں کی انگلیوں کے منہ قبلہ کی طرف رکھتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے پھر مقعد پر بیٹھتے"۔ (صحیح البخاری: کتاب الأذان، باب سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ، جلد نمبر ۱، رقم الحدیث ۸۲۸)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ترک رفع الیدین کی صحیح بخاری کی حدیث پر زبیر علی زئی صاحب اور ان کے متبعین کی طرف سے پیش کیئے جانے والے اشکالات کا تحقیقی جائزہ اور ان کے مدلل جوابات اس لنک پر ملاحضہ فرمائیں۔

۸۲۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ح قَالَ. وَحَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرْنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: ((أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ)) وَسَمِعَ اللَّيْثُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَلْحَلَةَ، وَابْنُ حَلْحَلَةَ مِنِ ابْنِ عَطَاءٍ. وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ عَنِ اللَّيْثِ: كُلُّ فَقَارٍ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَهُ (كُلُّ فَقَارٍ).

(۸۲۸) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ ہم سے لیث نے بیان کیا' انہوں نے خالد سے بیان کیا' ان سے سعید نے بیان کیا' ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے بیان کیا' ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا (دوسری سند) اور کہا کہ مجھ سے لیث نے بیان کیا' اور ان سے یزید بن ابی حبیب اور یزید بن محمد نے بیان کیا' ان سے محمد بن عمرو بن حلحلہ نے بیان کیا' ان سے محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اصحاب رضوان اللہ علیہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ذکر ہونے لگا تو ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تم سب سے زیادہ یاد ہے میں نے آپ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک لے جاتے' جب آپ رکوع کرتے تو گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پوری طرح پکڑ لیتے اور پیٹھ کو جھکا دیتے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ تمام جوڑ سیدھے ہو جاتے۔ جب آپ سجدہ کرتے تو آپ اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلے ہوئے ہوتے اور نہ سمٹے ہوئے پاؤں کی انگلیوں کے منہ قبلہ کی طرف رکھتے۔ جب آپؐ دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو آگے کر لیتے اور دائیں کو کھڑا کر دیتے پھر مقعد پر بیٹھتے۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اور یزید بن محمد بن حلحلہ سے سنا اور محمد بن حلحلہ نے ابن عطاء سے' اور ابو صالح نے لیث سے كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ نقل کیا ہے اور ابن المبارک نے یحییٰ بن ایوب سے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا کہ محمد بن عمرو بن حلحلہ نے ان سے حدیث میں كُلُّ فَقَارٍ بیان کیا۔

جلیل القدر تابعین اور ائمہ دین کا ترکِ رفع یدین پر عمل

۱۔ "حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا"۔ "امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے" ۔(ابن ابی شیبہ فی المصنف: ج۲، ص۶۰)

المصنف
لابن أبي شيبة
الإمام الحافظ
أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن أبي شيبة العبسي
١٥٩-٢٣٥هـ
تحقيق
أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد
المجلد الثاني
الصلاة – الجمعة
٢١٣٦ – ٥٦٣٢
الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

٦٠ — كتاب الصلاة

اللهِ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَا [يَفْتَتِحُ]، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا(١).

٢٤٦٢- حَدَّثَنَا ابن مُبَارَكٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ التَّكْبِيرَةِ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا.

٢٤٦٣- حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا كَبَّرْت فِي فَاتِحَةِ الصلاة فَارْفَعْ يَدَيْك، ثُمَّ لاَ تَرْفَعْهُمَا فِيمَا بَقِيَ.

٢٤٦٤- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ وَأَصْحَابُ عَلِيٍّ لاَ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلاَّ فِي افْتِتَاحِ الصَّلاَةِ، قَالَ وَكِيعٌ: ثُمَّ لاَ يَعُودُونَ.

٢٤٦٥- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ وَمُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لاَ تَرْفَعْ يَدَيْك فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلاَةِ إِلاَّ فِي الافْتِتَاحَةِ الأُولَى.

٢٤٦٦- حَدَّثَنَا أبو بكر عَنِ الحَجَّاجِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ وَإِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَا لاَ يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِلاَّ فِي بَدْءِ الصَّلاَةِ.

٢٤٦٧- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: كَانَ قَيْسٌ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَا يَدْخُلُ فِي الصَّلاَةِ، ثُمَّ لاَ يَرْفَعُهُمَا.

٢٤٦٨- حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابن عَبَّاسٍ، قَالَ: [ترفع الأيدي](٢) فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ، وَإِذَا رَأَى البَيْتَ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَفِي عَرَفَاتٍ، وَفِي جَمْعٍ، وَعِنْدَ الجِمَارِ(٣).

٢٤٦٩- حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ [هِشَامٍ](٤)، عَنْ سُفْيَانَ، [عَنْ](٥) مُسْلِمٍ الجُهَنِيِّ،

١/ ٢٣٧

(١) في إسناده زياد بن كليب أبو معشر، وثقة النسائي، وقال أبو حاتم: صالح من قدماء أصحاب إبراهيم، ليس بالمتين في حفظه، وهذا جرح مفسر.

(٢) كذا في الأصول، ووقع في المطبوعه: [لا ترفع الأيدي إلا].

۲۔ ’’حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ، وَعَلْقَمَةَ، أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِذَا افْتَتَحَا ثُمَّ لَا يَعُودَانِ‘‘۔ ’’حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت اسود یزید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے‘‘۔ (ابن ابی شیبہ فی المصنف: ج۲، ص۶۱)

المصنف
لابن أبي شيبة
الإمام الحافظ
أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن أبي شيبة العبسي
١٥٩-٢٣٥هـ
تحقيق
أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد
المجلد الثاني
الصلاة – الجمعة
٢١٣٦ – ٥٦٣٢
الناشر
الفاروق الحديثة للطباعة والنشر

مصنف ابن أبي شيبة — ٦١

قَالَ: كَانَ ابن أَبِي لَيْلَىٰ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَوَّلَ شَيْءٍ إِذَا كَبَّرَ.

٢٤٧٠- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: مَا رَأَيْت ابن عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلاَّ فِي أَوَّلِ مَا يَفْتَتِحُ(١).

٢٤٧١- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ أَنَّهُمَا كَانَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِذَا افْتَتَحَا، ثُمَّ لاَ يَعُودَانِ.

٢٤٧٢- حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: صَلَّيْت مَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلاَتِهِ إِلاَّ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاَةَ، قَالَ عَبْدُ المَلِكِ: وَرَأَيْت الشَّعْبِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ وَأَبَا إِسْحَاقَ لاَ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلاَّ حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلاَةَ(٢).

٤٧- فِي [التَّعَوُّذِ](٣) كَيْفَ هُوَ قَبْلَ القِرَاءَةِ أَوْ بَعْدَهَا

٢٤٧٣- حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الأَسْوَدِ، قَالَ: افْتَتَحَ عُمَرُ الصَّلاَةَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَك اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِك وَتَبَارَكَ اسْمُك وَتَعَالَىٰ جَدُّك، وَلاَ إِلَه غَيْرُك أَعُوذُ بالله مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ الحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ(٤).

٢٤٧٤- حَدَّثَنَا ابن فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ [شقيق](٥)، عَنِ الأَسْوَدِ،

۳۔ ’’وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي دَاوُد، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُس، قَالَ: ثِنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: مَا رَأَيْت فَقِيهًا قَطُّ يَفْعَلُهُ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي غَيْرِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى‘‘۔ ’’ابن ابی داوٗدؒ نے احمد بن یونسؒ سے انہوں نے امام ابوبکربن عیاش رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیاکہ میں نے کسی عالم فقیہ کو کبھی تکبیرافتتاح کے علاوہ رفع یدین کرتے نہیں پایا‘‘۔ (المعانی الآثار للطحاوی: ج۱، ص۲۲۸)

٢ ـ كتاب الصلاة ٢٢٨ ٢٠ ـ باب التكبير

ومع ذلك فإن ـمد بن عمرو بن عطاء لم يسمع ذلك الحديث من أبي حميد ، ولا ممن ذكر معه في ذلك الحديث بينهما رجل مجهول ، قد ذكر ذلك العطاف بن خالد عنه ، عن رجل ، وأنا ذاكر ذلك في باب الجلوس في الصلاة إن شاء الله تعالى .

وحديث أبي عاصم ، عن عبد الحميد هذا ، فيه « فقالوا جميعاً صدقت » فليس يقول ذلك أحد غير أبي عاصم .

١٣٦٥ ـ حدثنا علي بن شيبة قال : ثنا يحيى بن يحيى قال : ثنا هشيم ، ح .

١٣٦٦ ـ وحدثنا ابن أبي عمران قال : ثنا القواريري ، قال ثنا يحيى بن سعيد قالا : ثنا عبد الحميد ، فذكراه بإسناده[1] ولم يقولا « فقالوا جميعاً صدقت » وهكذا رواه غير عبد الحميد .

وقد ذكرنا في باب الجلوس في الصلاة .

فما نرى كشف هذه الآثار ، يوجب لما وقف على حقائقها وكشف مخارجها إلا ترك الرفع في الركوع فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار .

قال أبو جعفر : فما أردت بشيء من ذلك تضعيف أحد من أهل العلم ، وما هكذا مذهبي ، ولكني أردت بيان ظلم الخصم لنا .

وأما وجه هذا الباب من طريق النظر ، فإنهم قد أجمعوا أن التكبيرة الأولى ، معها رفع ، والتكبيرة بين السجدتين لا رفع معها .

واختلفوا في تكبيرة النهوض ، وتكبيرة الركوع

فقال قوم حكمها حكم تكبيرة الافتتاح ، وفيهما الرفع كما فيها الرفع .

وقال آخرون حكمها حكم التكبيرة بين السجدتين ، ولا رفع فيهما ، كما لا رفع فيها .

وقد رأينا تكبيرة الافتتاح من صلب الصلاة لا تجزئ الصلاة إلا بإصابتها ، ورأينا التكبيرة بين السجدتين ، ليست كذلك ، لأنه لو تركها تارك ، لم تفسد عليه صلاته .

ورأينا تكبيرة الركوع ، وتكبيرة النهوض ، ليستا من صلب الصلاة لأنه لو تركها تارك لم تفسد عليه صلاته ، وهما من سننها .

فلما كانت من سنة الصلاة ، كما أن التكبيرة بين السجدتين من سنة الصلاة ، كانتا كهي ، في أن لا رفع فيهما ، كما لا رفع فيها .

فهذا هو النظر في هذا الباب ، وهو قول أبي حنيفة ، وأبي يوسف ، ومحمد ، رحمهم الله تعالى .

١٣٦٧ ـ وقد حدثني ابن أبي داود قال : ثنا أحمد بن يونس ، قال : ثنا أبو بكر بن عياش قال : ما رأيت فقيهاً قط يفعله ، يرفع يديه في غير التكبيرة الأولى .

(١) راجع ص (٢٢٣) الحديث (١٣٤١).

صورة صفحة عنوان الطبعة الهندية

۴۔''حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: كَانَ قَيْسٌ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَا يَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا''۔ ''اسماعیل یحیٰی بن سعید رحمۃاللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ قیس رحمۃ اللہ علیہ جب نماز میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے رفع یدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے''۔(ابن ابی شیبہ فی المصنف: ج۲، ص۶۰)

۵۔''قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: وَرَأَيْتُ الشَّعْبِيَّ، وَإِبْرَاهِيمَ، وَأَبَا إِسْحَاقَ، لَا يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا حِينَ يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ''۔ ''حضرت عبدالملک بن ابجرؒ فرماتے ہیں:میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ،امام ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ اورامام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا یہ تینوں صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے''۔(ابن ابی شیبہ فی المصنف:ج۲، ص۶۱)

۶۔''حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الِافْتِتَاحَةِ الْأُولَى ''۔''حضرت حصینؒ اور حضرت مغیرہؒ فرماتے ہیں: ''امام ابراہیم نخعی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرے اس کے علاوہ پوری نماز میں دوبارہ رفع یدین نہ کرے''۔(ابن ابی شیبہ فی المصنف: ج۲، ص۶۰)

۷۔''حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، وَمُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا كَبَّرْتَ فِي فَاتِحَةِ الصَّلَاةِ فَارْفَعْ يَدَيْكَ، ثُمَّ لَا تَرْفَعْهُمَا فِيمَا بَقِيَ''۔ ''حضرت حصینؒ اور حضرت مغیرہؒ فرماتے ہیں: ''امام ابراہیم نخعی رحمۃاللہ علیہ نے فرمایانمازی صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرے اس کے بعد پوری نماز میں دوبارہ رفع یدین نہ کرے''۔(ابن ابی شیبہ فی المصنف: ج۲، ص۶۰)

۸۔''حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَيْثَمَةَ، وَإِبْرَاهِيمَ، قَالَ: كَانَا لَا يَرْفَعَانِ أَيْدِيَهُمَا إِلَّا فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ''۔ '' حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ ابتداءنماز کے علاوہ رفع یدین نہیں کرتے تھے ''۔ (ابن ابی شیبہ فی المصنف: ج۲، ص۶۰)

۹۔''حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ۔ قَالَ إِسْحَاقُ: بِهِ نَأْخُذُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا''۔''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ،حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ ان سب نے رفع یدین نہیں کیا مگر پہلی تکبیر کے وقت نماز کے شروع میں۔ محدث اسحٰق بن ابی اسرائیلؒ کہتے ہیں کہ ہم بھی اسی کو اپناتے ہیں پوری نماز میں''۔ (سنن دار قطنی: ج۱، ص۵۲، رقم الحدیث ۱۱۳۳؛ سنن الکبریٰ للبیہقی: ج۲، ص۷۹)

عن البَرَاء بن عازب ، قال : رأيتُ النبي ﷺ حين قام إلى الصلاة فكبَّر فَرفَعَ يديه حتى ساوَى بهما أُذُنيه ثم لم يَعُد .

قال عليٌّ : فلما قَدِمتُ الكوفةَ قيل لي : إن يزيدَ حيٌّ ، فأتيتُه فحدَّثني بهذا الحديث ، قال : حدثني عبدالرحمن بنُ أبي ليلى

عن البراء قال : رأيتُ النبيَّ ﷺ حين قام إلى الصلاة فكبَّر فَرَفع يديه حتى ساوَى بهما أُذُنيه . فقلت : إنه أخبَرني ابنُ أبي ليلى أنكَ قلتَ : ثم لم يَعُد ، قال : لا أحفظُ هذا . فعاودتُه فقال : ما أحفظُ هذا .

١١٣٣- حدثنا أبو عثمان سعيدُ بن محمد بن أحمد الحنَّاط وعبدُ الوهَّاب ابنُ عيسى بن أبي حَيَّة ، قالا : حدثنا إسحاق بنُ أبي إسرائيل ، حدثنا محمد ابنُ جابر ، عن حماد ، عن إبراهيم ، عن عَلْقمة

عن عبدالله ، قال : صليتُ مع النبي ﷺ ، ومَعَ أبي بكر ، ومع عُمر رضي الله عنهما ، فلم يرفَعوا أيدِيَهم إلاَّ عند التكبيرةِ الأولى في افتتاح الصلاة[1] .

قال إسحاق : به نأخُذُ في الصلاة كلِّها .

١١٣٣- قوله : «عن عبدالله ، قال : صليتُ» ، الحديث ضعيف كما بيَّنه المؤلف ، وأخرج البخاري في كتابه في «رفع اليدين» [انظر ص٥٦ - ٦٤] عن ابن عمر وابن عباس وابن الزبير وأبي سعيد وجابر وأبي هريرة وأنس بن مالك : أنهم كانوا يرفعون أيديَهم ، قال : ورويناه عن عدَّةٍ من التابعين ، وفقهاء مكة =

(١) هو في «مسنده» أحمد (٣٦٦٠) و(٣٧٣٦) و(٣٩٧٢) و(٤٠٥٥) أتم من هذا ولم يستثني ، وهو حديث صحيح .

٥٢

امام طحاویؒ کا عقلی استدلال اور منصفانہ نظریہ

آخر میں امام طحاویؒ کی پیش کردہ عقلی دلیل اور منصفانہ نظر و فکر پیش کر کے میں اپنی اس تحریر کا اختتام کرونگا

”قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَمَا أَرَدْت بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ تَضْعِيفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَمَا هَكَذَا مَذْهَبِي، وَلَكِنِّي أَرَدْت بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ لَنَا۔ وَأَمَّا وَجْهُ هَذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى، مَعَهَا رَفْعٌ، وَالتَّكْبِيرَةُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لاَ رَفْعَ مَعَهَا۔ وَاخْتَلَفُوا فِي تَكْبِيرَةِ النُّهُوضِ، وَتَكْبِيرَةِ الرُّكُوعِ فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ، وَفِيهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيهَا الرَّفْعُ۔ وَقَالَ آخَرُونَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَلاَ رَفْعَ فِيهِمَا، كَمَا لاَ رَفْعَ فِيهَا۔ وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الِافْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلاَةِ لاَ تُجْزِئُ الصَّلاَةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا، وَرَأَيْنَا التَّكْبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، لَيْسَتْ كَذَلِكَ، لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلاَتُهُ۔ وَرَأَيْنَا تَكْبِيرَةَ الرُّكُوعِ، وَتَكْبِيرَةَ النُّهُوضِ، لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ الصَّلاَةِ لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلاَتُهُ، وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا۔ فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلاَةِ، كَمَا أَنَّ الْكَبِيرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الصَّلاَةِ، كَانَتَا كَهِيَ، فِي أَنْ لاَ رَفْعَ فِيهِمَا، كَمَا لاَ رَفْعَ فِيهَا۔ فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هَذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى“۔ ”امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ اس سے کسی عالم راوی کی کمزوری ظاہر کرنا مقصود نہیں اور نہ ہی یہ میرا طریقہ ہے لیکن میرا مقصود صرف مخالف فریق کی زیادتی واضح کرنا ہے۔ اب بطور نظر و فکر کے اس بات پر غور کریں کہ اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ تکبیر افتتاح (تکبیر تحریمہ) میں رفع یدین ہے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر میں رفع یدین نہیں۔ اٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اس کا حکم تکبیر افتتاح والا ہے۔ جیسے اس میں ہاتھ اٹھاتے ہیں اسی طرح ان میں بھی ہاتھ اٹھائیں گے۔ جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ ان کا حکم دونوں سجدوں کے مابین تکبیر والا ہے۔ جیسا کہ اس میں رفع یدین نہیں ان دونوں میں بھی رفع یدین نہیں ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تکبیر افتتاح تو نماز کا اصل حصہ ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔ اور دونوں سجدوں کے مابین تکبیر وہ یہ حکم نہیں رکھتی کیونکہ بالفرض اگر اس کو کوئی ترک کر دے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور وہ دونوں نماز کے سنن میں سے ہیں۔ پس جب وہ نماز کی سنت میں سے ہیں جیسا کہ اٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان میں سے نہیں۔ اس لئے کہ بالفرض اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کی نماز نہ ٹوٹے گی۔ یہ دونوں تکبیرات نماز کی سنتوں میں سے ہیں۔ تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے جیسا کہ دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر، تو وہی حکم ان کا ہے تو ان دونوں (اٹھنے اور رکوع) میں بھی رفع یدین نہیں، جیسا کہ اس (سجدوں) میں رفع یدین نہیں۔ اس باب میں نظر و فکر کا یہی تقاضا ہے۔ ہمارے امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی معمول ہے“۔(شرح المعانی الآثار للطحاوی: ج۱، ص۲۲۸)

۲ - كتاب الصلاة ۲۲۸ ۲۰ - باب التكبير

ومع ذلك فإن محمد بن عمرو بن عطاء لم يسمع ذلك الحديث من أبي حميد ، ولا ممن ذكر معه في ذلك الحديث بينهما رجل مجهول ، قد ذكر ذلك العطاف بن خالد عنه ، عن رجل ، وأنا ذاكر ذلك في باب الجلوس في الصلاة إن شاء الله تعالى .

وحديث أبي عاصم ، عن عبد الحميد هذا ، فيه « فقالوا جميعاً صدقت » فليس يقول ذلك أحد غير أبي عاصم .

۱۳۶۵ - حدثنا علي بن شيبة قال : ثنا يحيى بن يحيى قال : ثنا هشيم ، ح .

۱۳۶۶ - وحدثنا ابن أبي عمران قال : ثنا القواريري ، قال ثنا يحيى بن سعيد قالا : ثنا عبد الحميد ، فذكراه بإسناده[1] ولم يقولا « فقالوا جميعاً صدقت » وهكذا رواه غير عبد الحميد .

وقد ذكرنا في باب الجلوس في الصلاة .

فما نرى كشف هذه الآثار ، يوجب لما وقف على حقائقها وكشف مخارجها إلا ترك الرفع في الركوع

فهذا وجه هذا الباب من طريق الآثار .

قال أبو جعفر : فما أردت بشيء من ذلك تضعيف أحد من أهل العلم ، وما هكذا مذهبي ، ولكني أردت بيان ظلم الخصم لنا .

وأما وجه هذا الباب من طريق النظر ، فإنهم قد أجمعوا أن التكبيرة الأولى ، معها رفع ، والتكبيرة بين السجدتين لا رفع معها .

واختلفوا في تكبيرة النهوض ، وتكبيرة الركوع

فقال قوم حكمها حكم تكبيرة الافتتاح ، وفيهما الرفع كما فيها الرفع .

وقال آخرون حكمها حكم التكبيرة بين السجدتين ، ولا رفع فيهما ، كما لا رفع فيها .

وقد رأينا تكبيرة الافتتاح من صلب الصلاة لا تجزىء الصلاة إلا بإصابتها ، ورأينا التكبيرة بين السجدتين ، ليست كذلك ، لأنه لو تركها تارك ، لم تفسد عليه صلاته .

ورأينا تكبيرة الركوع ، وتكبيرة النهوض ، ليستا من صلب الصلاة لأنه لو تركهما تارك لم تفسد عليه صلاته ، وهما من سننها .

فلما كانت من سنة الصلاة ، كما أن التكبيرة بين السجدتين من سنة الصلاة ، كانتا كهي ، في أن لا رفع فيهما ، كما لا رفع فيها .

فهذا هو النظر في هذا الباب ، وهو قول أبي حنيفة ، وأبي يوسف ، ومحمد ، رحمهم الله تعالى .

۱۳۶۷ - وقد حدثني ابن أبي داود قال : ثنا أحمد بن يونس ، قال : ثنا أبو بكر بن عياش قال : ما رأيت فقيهاً قط يفعله ، يرفع يديه في غير التكبيرة الأولى .

(۱) راجع ص (۲۶۳) الحديث (۱۳۴۱).

صورة صفحة عنوان لطبعة الهندية

نظر امام طحاویؒ کی تشریح

نظر وفکر سے اس مسئلے کو جانچ لیا جائے کہ تکبیر افتتاح میں رفع یدین سب کے ہاں متفق علیہ ہے اور دونوں سجدوں کے مابین تکبیر پر کیا جانے والا رفع یدین نہیں ہے۔ اب صرف رکوع کی تکبیرات اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے والی تکبیر کا رفع یدین رہ گئے، اسی کے متعلق اختلاف ہوا ہے۔ ایک جماعت نے کہا اس کا حکم تکبیر افتتاح والا ہے اس لئے ان دونوں مواقعوں پر بھی رفع یدین کیا جائے گا جیساکہ تکبیر افتتاح میں کیا جاتا ہے۔ دوسری جماعت نے کہا کہ اس کا حکم سجدوں کے رفع یدین کا ہے جیساکہ اس میں تکبیر تو ہے لیکن رفع یدین نہیں ہے اس لئے ان دونوں مواقعوں پر بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ دونوں جماعتوں کے نظریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے تکبیرات میں غور کیا کہ کس جماعت کا استدلال قوی اور مضبوط ہے اور دلائل کے ساتھ مشابہت ومناسبت رکھتا ہے تو ہمیں معلوم ہوا کہ تکبیر افتتاحی تو نماز کا ایسا جز ہے کہ جس کے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوتی جبکہ تکبیرات بین السجدتین اس طرح نہیں کیونکہ وہ سنت ہے اگر اس کو ترک کردیا جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اب تکبیرات رکوع اور تیسری رکعت پر اٹھنے کی تکبیر بھی بالکل اسی طرح سنت ہیں جس طرح تکبیرات بین السجدتین سنت ہیں اور یہ تمام نماز کا ایسا جز نہیں ہیں جس کے بغیر نماز نہ ہوگی۔ لہٰذا اگر اس کو چھوڑدیا جائے تو نماز ہرگز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ تمام تکبیرات مسنون ہیں اور جب ان دونوں کی حیثیت وہی ہے جو تکبیرات بین السجدتین کی ہے تو یہ دونوں اسی کی مثل ہوں گی۔ لہٰذا رکوع اور تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے پر بھی صرف تکبیر کہی جائے گی، رفع یدین نہیں ہوگا جیساکہ تکبیرات بین السجدتین میں رفع یدین نہیں ہے۔ یہ تقاضائے نظر کے اعتبار سے ہے اور ہمارے مجتہدین امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد رحمھم اللہ تعالیٰ کا مسلک یہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ پاک میری اس تحریر کے زریعے امت مسلمہ کی رہنمائی اور اصلاح فرمائے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کو فروعی مسائل میں اختلافات اور فرقہ واریت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری اس تحریر کو میرے اور میرے والدین کے لئے صدقۂ جاریہ بنائے۔ (آمین)

Posted by Noman Iqbal at Monday, July 18, 2016

G+

Newer Post Home Older Post